بیاناتِ عطّاریہ

جلد 8

صفحات: 342

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات

بیانات عطاریہ

(جلد 8)

مؤلف:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر عِلم و حِکْمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحْمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُستطرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیاناتِ عطاریہ (جلد 8)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نَظَر میں (جلد 1 تا 8)

جلد 1 [1]غفلت [2]پُراَسرار خَزانہ [3] خزانے کی اَنبار [4]بادشاہوں کے ہڈّیاں [5]کفن چوروں کے انکشافات [6]بُری موت کے اسباب [7]مُردے کی بے بسی [8]مُردے کے صدمے [9]قَبر کی پہلی رات [10]قبر کا اِمتحان [11]قِیامت کا اِمتحان [12]پُل صِراط کی دَہشت

جلد 2 [13]سَمُندری گُنبد [14]احتِرام مسلم [15]زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی [16]شیطان کے بعض ہتھیار [17]ظُلم کا انجام [18]عَفو و دَرگُزر کی فضیلت [19]ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی [20]بسنت میلا [21]باحَیا نوجوان [22]مدینے کی مچھلی [23]زخمی سانپ [24]اسلامی پردہ

جلد 3 [25] انمول ہیرے [26]ویران محل [27]نَہَر کی صدائیں [28]جنّتی محل کا سودا [29]میں سُدھرنا چاہتا ہوں [30]پُراَسرار بھکاری [31]کالے بچھو [32]ٹی وی کی تباہ کاریاں [33]گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار [34]سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات [35]وُضو اور سائنس [36]قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد 4 [37]تِلاوت کی فضیلت [38]ثواب بڑھانے کے نسخے [39]نیک بننے کا نسخہ [40]گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے [41]مسجِدیں خوشبو دار رکھئے [42]مِسواک شریف کی فضائل [43]کفن کی واپسی [44]آقا کا مہینا [45]ابلق گھوڑے سوار [46]میٹھے بول [47]خاموش شہزادہ [48]فاتحہ و ایصال ثواب کا طریقہ

جلد 5 [49]خودکشی کا عِلاج [50]ناراضیوں کا عِلاج [51]غصّے کا عِلاج [52]وسوسے اور ان کا عِلاج [53]چڑیا اور اندھا سانپ [54]بیمار عابد [55]مینڈک سوار بچھو [56]مدنی وصیّت نامہ [57]قبر والوں کی 25 حِکایات [58]ذِکر والی نعت خوانی [59]نعت خواں اور نذرانہ [60]بجلی اِستِعمال کرنے کے مدنی پھول

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''پیارے اَحمد رضا'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ اَعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ''**اللہ** پاک'' کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ''پاک'' یا ''کریم'' وغیرہ کلماتِ ثَنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ''سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

بیان:1

بھیانک اونٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بھیانک اُونٹ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیَان (32 صَفْحات) آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب و معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

مدینے کے سُلطان، رَحْمتِ عالَمیان، سَرْوَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مُصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٤١٤، بستانُ الْواعظین لِلْجَوزی ص ٢٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١﴾ بھیانک اُونٹ

کُفّارِ قریش ایک دن کَعْبۂ مُشَرَّفہ میں جَمْع تھے، نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی قریب ہی نَماز ادا فرما رہے تھے،

مدینہ

1۔ یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**۔

اَبُوجَہْل ایک بھاری پتَّھر اُٹھا کر دُکھیا دلوں کے چَین، رَحْمتِ کونَین، رسولِ ثَقَلَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ مُبارک کو **مَعاذَاللّٰہ** سَجدے کی حالت میں کُچلنے کے ناپاک اِرادے سے آگے بڑھا اور جُوں ہی نزدیک پہنچا تو ایک دم بَوکھلا کر پیچھے کی طرف بھاگا، کُفّارِ ناہَنجار نے حیرت سے پوچھا: **اَبُوالْحَکَم!** تجھے کیا ہوا؟ بولا: میں جُوں ہی قریب پہنچا میرے تو اَوسان ہی خطا ہوگئے، میں نے دیکھا کہ ایک دَہشت ناک سَر اور خوفناک گردن والا **بھیانک اُونٹ** مُنہ کھولے دانت کَچکچاتا ہوا مجھے ہَڑَپ کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے! ایسا **بھیانک اُونٹ** میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ **سرکارِ دو عالَم**، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جِبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) تھے، اگر اَبُوجَہْل اور نزدیک آتا تو اُسے پکڑ لیتے۔

(اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ھشّام ص۱۱۷)

نورِ خدا ہے کُفْر کی حَرَکت پہ خندہ زَن[1] (۱یعنی ہنسنے والا)

پھونکوں سے یہ چراغ بُجھایا نہ جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

واہ رے! شانِ بے نیازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ بے نیازی بھی خوب ہے! کبھی اپنے مَحبوب مُبلّغ کو دشمنوں کے ذَرِیعے مَصائِب و آلام میں مُبتَلا کر کے اِن کے خوب خوب

دَرَجات بُلند فرماتا ہے تو کبھی مُبَلِّغِ اعظم، رَحْمتِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمن کو وار کرنے سے قَبْل ہی خوفزدہ کرکے یہ باوَر کرادیتا ہے کہ کہیں ہمارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اکیلا مت سمجھ بیٹھنا!

آقائے مظلوم کو ستانے کا سبب

ہمارے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کُفّارِ بد اطوار کے ظُلْم وسِتَم کا سبب صِرْف یہی تھا کہ اب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کُھل کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنے لگے تھے، جب کہ ابتِداءً سَیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تینْ سال تک خُفْیَۃً (یعنی چُھپ کر) اسلام کی دعوت دی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عَلَی الْاِعْلان تبلیغ کا حُکْم ہوا۔ (ایضاً ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ کوہِ صَفا سے نیکی کی دعوت

پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء آیت نمبر 214 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ۱۹، الشعراء، ۲۱٤)

اِس حُکْمِ خُداوندی پر ہمارے آقائے قَرَشی، مولائے ہاشمی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوہِ صَفا پر جلوہ فِگَن ہوکر قبیلۂ قریش کو پکارا۔ جب لوگ جَمْع ہوگئے تو ارشاد فرمایا: بتاؤ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اگر میں تم سے کہوں کہ وادیِ مکّہ سے ایک لشکر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے؟ سب بَیَک زَبان بول اُٹھے: کیوں نہیں! ہم نے تو ہمیشہ آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو سچ بولتے ہی دیکھا ہے۔ مُبلِّغ اعظم، رَحْمتِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تو سُن لو اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر سَخْت عذاب نازِل ہو گا۔'' یہ سُن کر ابولَہَب بکواس کرنے لگ گیا اور لوگ مُنْتَشِر (مُنْ۔تَ۔شِر) ہو گئے۔ (بُخاری ج۳ ص۲۹٤ حدیث ٤٧٧٠، ٤٧٧١ مُلَخَّصاً)

مگر اُس رَحْمتِ عالَم کا گھر توحید کا گھر تھا
نہ آ سکتی تھی مایُوسی کہ یہ اُمّید کا گھر تھا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) دروازے پر خون

اسلام کی عَلَی الْاِعْلان تَبلیغ شُروع ہوتے ہی ظُلْم وسِتَم کی جاں سوز آندھیاں چل پڑیں۔ آہ! نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے جِسْمِ منوّر پر کُفّارِ بدگو ہر کبھی **کوڑا کرکٹ** اُچھالتے تو کبھی دروازۂ رَحْمت پر **جانوروں کا خون** ڈالتے، کبھی راستوں میں **کانٹے** وغیرہ بچھاتے تو کبھی بدنِ انور پر **پتّھر** برساتے۔ ایک بار تو ان میں سے ایک بے رَحْم نے سجدے کی حالت میں گردن شریف کو نہایت شدّت سے دبا دیا، قریب تھا کہ مُبارَک آنکھیں باہَر تشریف لے آتیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ

سَجدے کی حالت میں پُشتِ اطہر (یعنی مبارک پیٹھ) پر **بَچّہ دان** (یعنی وہ کھال جس میں اُونٹنی کا بچّہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) رکھ دیا۔ علاوہ ازیں کُفّارِ جفا کار آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عَظَمت نشان میں گُستاخانہ جُملے بَکتے، پَھبتیاں کَستے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جادوگر اور کاہِن بھی کہتے۔ (اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج۱ ص۱۱۸،۱۱۹ وغیرہ مُلَخَّصاً)

پَیَمبر دعوتِ اِسلام دینے کو نکلتا تھا نَویدِ راحت وآرام دینے کو نکلتا تھا
نکلتے تھے قُریش اِس راہ میں کانٹے بچھانے کو وُجُودِ پاک پر سَو سَو طرح کے ظُلم ڈھانے کو
خُدا کی بات سُن کر مَضْحَکے[1] میں ٹال دیتے تھے نبی کے جِسْمِ اطہر پر نَجاست ڈال دیتے تھے
تَمَسْخُر[2] کرتا تھا کوئی، کوئی پتھّر اُٹھاتا تھا کوئی توحید پر ہنستا تھا کوئی مُنہ چِڑاتا تھا
قُریشی مَرْد اُٹھ کر راہ میں آوازے کَستے تھے یہ ناپاکی کے چَھرّے چار جانِب سے برستے تھے
کلامِ حق کو سُن کر کوئی کہتا تھا یہ شاعِر ہے کوئی کہتا تھا کاہِن[3] ہے کوئی کہتا تھا ساحِر[4] ہے
مگر وہ مَنْبَعِ حِلْم وحَیا خاموش رہتا تھا
دُعائے خیر کرتا تھا جَفا و ظُلم سہتا تھا

راہِ خُدا میں مُصیبت جھیلنا سُنّت ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسلام کی خاطِر کیسی کیسی تکالیف اُٹھائیں! یہ سب

۱ مَضْ۔ حَ۔ کہ۔ یعنی ہنسی مذاق ۲ تَ۔ مَس۔ خُر۔ یعنی مَسخری ۳ جنّات سے پوچھ کر باتیں بتانے والا ۴ جادوگر۔

کچھ کُھل کر نیکی کی دعوت شُروع کرنے کے بعد ہوا۔ لہٰذا جب بھی کسی کو **نیکی کی دعوت** دینے اور اس کے سبب کوئی تکلیف اُٹھانی پڑ جائے تو **سُلطانِ خیرُ الْاَنام** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راہِ تبلیغِ اسلام میں پیش آنے والی تکالیف وآلام کو یاد کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیجئے کہ اُس نے **دِین کی خاطِر سختیاں جھیلنے والی سُنّت** ادا کرنے کی سَعادت بخشی۔ اِس طرح **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ شیطان ناکام ونامُراد ہوگا اور صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا۔ یقیناً راہِ خُدا میں تکلیفیں اُٹھانا بھی **سُنّت** اور اِن پر صَبْر کرنا بھی **سُنّت** اور باوُجود سَخْت ترین مُشکلات کے **نیکی کی دعوت** کا سلسلہ جاری رکھنا بھی **سُنّت** ہے۔ ؎

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) شِعْبِ اَبی طالِب

اعلانِ نُبُوَّت کے ساتویں سال جب کُفّارِ قُرَیْش نے دیکھا کہ اِن کے بے پناہ ظُلْم وسِتَم کے باوُجود مُسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور **حَمْزہ وعُمر** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما جیسے حَضرات بھی ایمان لاچکے ہیں۔ شاہِ حَبشہ **نَجَّاشی** نے بھی مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے تو ''**خصائِصِ کُبریٰ**'' کی رِوایت کے مُطابِق انہوں نے بِالاتِّفاق یہ فیصلہ کیا کہ (حضرتِ سیِّدُنا) **محمد** (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو (**مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ) **عَلَی الْاِعْلان** شہید کر دیا

جائے۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابو طالِب کو پتا چلا تو انہوں نے بھی بَنی ہاشِم و بَنی مُطَّلِب کو جَمْع کر کے کہا کہ (حضرتِ سیِّدُ نا) **مُحمّد** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو تَحَفُّظ کی خاطِر اپنے شِعْب (یعنی دَرّے۔گھاٹی) میں لے چلو۔ چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (خصائصِ کُبریٰ ج ۱ ص ۲۴۹) یہ دَرّہ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں واقع ہے جو بَنی ہاشِم کا مَورُوثی تھا۔ اور "**شِعْبِ ابی طالِب**" کہلاتا تھا۔ (دو پہاڑوں کے درمیانی راستے یا وہاں کے خشک قِطْعے یعنی زمین کو **شِعْب** کہتے ہیں)

سَماجِی قَطْعِ تعلُّق (یعنی سوشل بائیکاٹ)

جب کُفّارِ قُرَیْش کو پتا چلا کہ بَنی ہاشِم و بَنی مُطَّلِب نے (سوائے ابولَہَب کے) بِلا امتیازِ مذہب، سُلطانِ عَرَب، مَحبوبِ رب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ذِمّے لے لیا ہے، تو اُنہوں نے **مُحَصَّب** میں جو کہ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا اور مِنٰی شریف کے درمیان واقع ہے، آپس میں عَہْد کیا کہ "جب تک "بَنُو ہاشِم" **مُحمّد** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اِن کے حوالے نہیں کریں گے کوئی شَخْص ان سے کسی قِسْم کا تعلُّق نہیں رکھے گا۔ نہ اِن کے پاس کوئی چیز فَروخْت کی جائے گی نہ ان سے رِشتہ ناطہ کیا جائے گا اور نہ ہی اِنہیں کُھلے بندوں پھرنے دیا جائے گا۔" یہ **مُعاہَدہ** لکھ کر کعبۂ مُشرَّفہ کے دروازۂ مبارَکہ پر لٹکا دیا گیا۔ کُفّارِ قُرَیْش نے اس پر سختی سے عمل کرتے ہوئے بَنُو ہاشِم اور بَنُوعبدُالمُطَّلِب کا مُکَمَّل طور پر "**سماجی قَطْعِ تعلُّق**" (یعنی سوشل بائیکاٹ) کر دیا۔ چُنانچہ

یہ دُونوں خاندان بھی مُسلمانوں کے ساتھ ''شِعْبِ ابی طالِب'' میں مَحْصُور (یعنی مُقَیّد) تھے۔

بڑی سختی سے کرتے تھے قُریش اِس گھر کی نگرانی　　نہ آنے دیتے تھے غلّہ اِدھر تا حدِّ اِمکانی

کوئی غَلّے کا سوداگر اگر باہَر سے آجاتا　　تو رستے ہی میں جا کر بُولَہَب کمبخت بہکاتا

پہاڑوں کا دَرّہ اِک قَلْعۂ مَحْصُور تھا گویا　　خُدا والوں کو فاقوں مارنا منظُور تھا گویا

رسولُ اللّٰہ لیکن مُطْمَئِن تھے اور صابِر تھے

خُدا جس حال میں رکھے اِسی حالت پہ شاکر تھے

چمڑے کا ٹکڑا کھا لیا

اب صورتِ حال یہ تھی کہ مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں باہَر سے جو بھی غَلّہ (یعنی اَناج) آتا کُفّارِ جَفا کار اسے خود ہی خرید لیتے اور مُسلمانوں تک نہ پہنچنے دیتے۔ جب مَحْصُو رِین (یعنی شِعْبِ ابی طالِب میں مُقَیّد رہنے والوں) کے بچّے بھوک سے بلبِلاتے تو کُفّارِ ناہَنجار اِن کی آوازوں پر قہقہے لگاتے اور خُوشی مناتے تھے، خواتین کا دُودھ خشک ہو گیا تھا، مَحْصُورِین (مَحْ۔صُو۔رِین) کئی کئی روز تک بھوکے پڑے رہتے، بعض اوقات بھوک سے بے تاب ہو کر دَرَخْتوں کے پتّے اُبال کر کھا کر پیٹ بھرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا **سَعد ابن ابی وَقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رات کو انہیں سُوکھے ہوئے چمڑے کا ایک ٹکڑا کہیں سے مل گیا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے پانی سے دھویا، آگ پر بُھونا، کُوٹ کر پانی میں گھولا اور سَتُّو کی طرح پی کر اپنے پیٹ کی آگ بجھائی۔ (اَلرَّوْضُ الْاُنُف ج۲ ص ۱۶۱)

وہ بھوکی بچّیوں کا رُوٹھ کر فِی الْفَورمَن جانا | خُدا کا نام سُن کر صَبْر کی تصویر بن جانا

تڑپنا بھوک سے کچھ روز آخر جان کھو دینا | وہ ماؤں کا فلک کو دیکھ کر چُپ چاپ رو دینا

رِضا وصَبْر سے دِن کٹ گئے اِن نیک بختوں کے | کہ کھانے کے لیے ملتے رہے پتّے دَرَختوں کے

گزارے تین سال اِس رنگ سے ایمان والوں نے

دِکھادی شانِ اِسْتِقلال اپنی آن والوں نے

دِیمک کا کمال

جب تین۳ سال اِسی حال میں گزر گئے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو خبر دی کہ اس مُعاہَدے (مُ۔عا۔ہَ۔دے) کی تحریر **دِیمک** اِس طرح چاٹ گئی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کے سوا اِس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ خبر ابو طالِب کو دی، اُس نے جا کر کُفّارِ قُرَیْش سے کہا: ''اے گروہِ قُریش! میرے بھتیجے نے مجھ کو اِس طرح کی خبر دی ہے تم اپنا لکھا ہوا مُعاہَدہ لاؤ، اگر یہ خبر صحیح نکلی تو تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے) سے باز آؤ اور اگر غَلَط نکلی تو میں اپنے بھتیجے کو تمہارے حوالے کردوں گا۔'' وہ اِس پر راضی ہوگئے۔ جب ''مُعاہَدہ'' دیکھا گیا تو وَیسا ہی تھا جیسا کہ خبر دی گئی تھی۔ کچھ قِیل وقال (یعنی بَحْث ومُباحَثہ) کے بعد **پانچ۵ اَشخاص** (ہِشام بن عَمْرو، زُہَیر بن اَبی اُمَیّہ مَخْزُوْمی، مُطْعِم بن عَدِی، اَبُو الْبَخْتَرِی اورزَمْعہ بن اَسْوَد) اِس مُعاہَدے کو چاک کرنے (یعنی پھاڑ ڈالنے) پر مُتَّفِق ہوگئے اور آخر کار اَبُو الْبَخْتَرِی نے

لے کر پھاڑ ڈالا۔ مگر افسوس! کفّارِ بداَطوار بجائے نادِم وشَرمسار ہونے کے مزید درپے آزار ہوگئے۔(سیرتِ رسولِ عربی ص۶۳) "سُبُلُ الْھُدٰی" میں ہے: ان پانچ۵ میں سے حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سُبُلُ الْھُدٰی ج۲ ص۴۱۴)

حق کی راہ میں پتّھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں

دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا (وسائلِ بخشش ص۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ طائف کا لرزہ خیز سفر

اب سفرِ مدینہ کے دَوران مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے اِسلامی بھائیوں کی طرف اِرسال کردہ ایک "اجتماعی مکتوب" میں سے **طائف کی رِقّت انگیز داستان** حسبِ ضَرورت ترمیم کے ساتھ پیش کی جاتی ہے، اِسے اشکبار آنکھوں سے پڑھیے: **اعلانِ نُبُوّت** کے بعد نو سال تک ہمارے میٹھے میٹھے، پیارے پیارے آقا، مدینے والے **مصطفےٰ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے اندر لوگوں میں اِسلام کی تبلیغ فرماتے رہے، مگر بَہُت تھوڑے اَفراد نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت قبول کی۔ کُفّارِ بَد اَطوار کی طرف سے مُخالَفت کا زور روز بروز بڑھتا جارہا تھا۔ شاہِ خیرُ الْاَنَام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو کُفّار بے حد

ستاتے اور طرح طرح سے مذاق اُڑاتے تھے۔ ہاں کافِر ہونے کے باوُجُود بعض لوگ ایسے بھی تھے جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہمدردی رکھتے تھے، اِنہیں میں سے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چچا ابو طالِب بھی تھا، اس کا کُفّار پر کافی رُعْب و دَبْدَبہ تھا۔ دسویں سال اس کا اِنتِقال ہوگیا۔ اب کافِروں کے حوصلے ایک دم بُلند ہو گئے اور انکی طرف سے ظُلْم وسِتَم کی آندھیوں نے خوب زور پکڑ لیا۔ چُنانچہ رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **طائف** کا قَصْد (یعنی اِرادہ) فرمایا تاکہ وہاں جا کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت عِنایت فرمائیں، **طائف** پَہُنچ کر بانیِ اسلام، شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام، مَحبوبِ ربُّ السَّلَام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے پہل بَنُو ثَقِیف کے تین[3] سرداروں کو اِسلام کا پیغام پہنچایا۔

وہ ہادی جو نہ ہو سکتا تھا غیرُ اللّٰہ سے خائِف ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چلا اِک روز مکّے سے نکل کر جانِبِ طائف

دِیا پیغامِ حق طائف میں، طائِف کے رئیسوں کو ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ دکھائی جِنسِ رُوحانی کمینوں کو خَسِیْسوں[1] کو

قَلَم کانپتا ھے!

افسوس! ان نادانوں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت سُن کر بجائے سَرِ تسلیم خم کرنے کے انتہائی سَرکشی کا مُظاہَرہ کیا اور طرح طرح سے بکواس کرنے لگے۔ آہ! ان بداَخلاق سرداروں نے ایسے ایسے گُستاخانہ جُملے بَکے کہ اِن کو قلمبند کرنے سے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ[2] کا **قَلَم کانپتا** ہے،

---

[1] خَسِیْس کی جَمْع۔ نالائق۔ [2] عُ۔ فِ۔ یَ۔ عَنْہُ یعنی اسے مُعافی دی جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو مُعاف فرمائے۔

میرے پیارے آقا میٹھے میٹھے **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اب بھی ہمّت نہ ہاری، دوسرے لوگوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی۔ آہ! صد آہ! سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغامِ نَجات کو سننے کے لیے کوئی تیّار ہی نہ تھا، افسوس! وہ لوگ اپنے عظیم مُحسن کو دشمن سمجھ بیٹھے اور طرح طرح سے دل آزاریوں پر اُتر آئے۔ اُن کی بکواس کو صَفْحۂ قِرطاس (یعنی کاغذ کے صَفْحے) پر تحریر کرنے کی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ میں تاب کہاں! اُن بے رَحموں نے صِرف اُول فُول بکنے ہی پر اِکتِفا نہ کیا بلکہ اَوباش لڑکوں کو بھی پیچھے لگا دیا۔ یہ الفاظ تحریر کرتے ہوئے دل غم میں ڈوبا جارہا ہے، آنکھیں پُرنم ہوئی جارہی ہیں، آہ! وہ ظالم نوجوان، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے چَین، رَحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمین، سرورِ کَونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جان کو آگئے اور تالیاں بجاتے، طرح طرح سے پَھبتیاں کستے پیچھا کرنے لگے، یکایک اِن ظالموں نے پتّھر اُٹھالیے اور دیکھتے ہی دیکھتے...... آہ! آہ! صد ہزار آہ! میرے آقا ...... میرے میٹھے میٹھے آقا ...... میرے دل کے سُلطان آقا...... رَحمتِ عالمیان آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جِسمِ مُبارَک پر پتّھراؤ شُروع کر دیا، ہائے کاش! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ اُس وَقت پیدا ہو کر ایمان لا چکا ہوتا...... کاش! دیوانہ وار...... پروانہ وار...... مستانہ وار...... وہ سارے پتّھر اپنے جِسم پر جھیلتا۔ ؎

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

نہ جانے چشمِ فلک نے یہ خُونی منظر کیسے دیکھا ہوگا؟ آہ! جِسمِ نازنین پتّھروں سے زَخْمی ہوگیا اور اِس قدر خون شریف بہا کہ نَعْلَینِ مُبارَک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے قرار ہو کر بیٹھ جاتے تو کُفّارِ جفا کار بازو تھام کر اُٹھا دیتے۔ جب پھر چلنے لگتے تو دوبارہ پتّھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔ ؎

بڑھے اَنْبوہ[1] در اَنْبوہ پتّھر لے کے دیوانے لگے مینہ پتّھروں کا رَحْمتِ عالَم پہ برسانے
وہ اَبْرِ لُطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے یہاں طائف میں اُس کے جِسم پر پتّھر برستے تھے
وہ بازو جو غریبوں کو سہارا دیتے رہتے تھے پَیاپے آنے والے پتّھروں کی چوٹ سہتے تھے
وہ سینہ جس کے اندر نُورِ حق مَسْتُور[2] رہتا تھا وُہی اب شَق ہوا جاتا تھا اِس سے خون بہتا تھا
جگہ دیتے تھے جن کو حامِلانِ عرش[3] آنکھوں پر وہ نَعْلَینِ مُبارک ہائے خُوں سے بھر گئیں یکسر

حُضُور اِس جَور[4] سے جب چُور ہو کر بیٹھ جاتے تھے
شَقِی[5] آتے تھے بازو تھام کر اُوپر اُٹھاتے تھے

پہاڑوں کا فِرِشتہ

حضرتِ سیِّدُ ناجبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَلَکُ الْجِبال (یعنی پہاڑوں پر مُؤَکَّل فِرِشتے) کو لے کر تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر ہوئے۔ مَلَکُ الْجِبال نے آپ کی بارگاہ میں سلام عَرْض کر کے درخواست کی: اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حُکْم فرمائیں تو دونوں پہاڑوں کو ان کُفّار پر اُلَٹ دیتا

مدینہ

[1] اَم۔بوہ۔یعنی ہُجُوم [2] پوشیدہ۔چھپا ہوا [3] عرش اُٹھانے والے فِرِشتے [4] ظُلْم [5] بدبخت۔

Go To Index

ہوں۔ یہ سُن کر نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ کوثر وجنّت، سراپا جود وسخاوت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا: "میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک سے پُر اُمّید ہوں کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اِن کی اَولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کریں گے۔" (بُخاری ج ۲ ص ۳۸۲ حدیث ۳۲۳۱ ملخصاً)

اگر یہ لوگ آج اِسلام پر ایماں نہیں لاتے خدائے پاک کے دامانِ وَحدت میں نہیں آتے

مگر نسلیں ضَرور ان کی اِسے پہچان جائیں گی درِتوحید پر اِک روز آ کر سَر جھکائیں گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی ڈانٹ کر تو دِکھائے !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کوئی ذرا سا ڈانٹ دے بلکہ اِصلاح کی بات ہی کہہ دے تو بسا اوقات ہم آپے سے باہَر ہو جاتے ہیں، اگر کوئی گالی دے دے یا تھپّڑ وغیرہ مار دے تب تو مکمّل بلکہ کئی گُنا زیادہ اِنتِقام لے لینے کے باوُجود بھی شاید ہمارا غصّہ ٹھنڈا نہ ہو۔ مگر قربان جائیے! خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ اِتنا اِتنا ستائے جانے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ذات کے لیے غصّہ نہیں آتا اور نہ ہی اپنے دشمن کی بربادی و ہَلاکت کی آرزو ہے، اگر کوئی آرزو ہے تو فَقَط یِہی کہ اِسلام کا بول بالا ہو، ہر جانِب خدا عَزَّوَجَلَّ کے دِین کا اُجالا ہو اور لوگ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جُھک جائیں۔

آسانیوں کے باوُجود سُستی

اے عشقِ رسول کا دم بھرنے والے! مدینہ مدینہ کرنے والے عاشِقانِ رسول! کیا اسی کا نام عشقِ رسول ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو کانٹوں پر چل کر بھی تبلیغِ دِین کریں اور ہم ٹھنڈی ہوا پھینکنے والے پنکھوں کے سائے میں بلکہ A.C. کی ٹھنڈک میں قالینوں پر بیٹھ کر بھی **نیکی کی دعوت** نہ دے پائیں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فاقوں کے سَبَب اپنے مُبارَک پیٹ پر پتّھر باندھ کر بھی اسلام کی تبلیغ فرمائیں اور ہم ڈٹ کر اور وہ بھی عُمدہ سے عُمدہ نعمتیں کھانے کے باوُجُود بھی دین کیلئے کچھ نہ کر پائیں! کیا مَحَبَّتِ رسول اِسی کا نام ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر، مکّے مدینے کے تاجور، صَبْر و رضا کے پیکر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے بدنِ اطہر پر پتّھر کھا کر بھی اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بجالائیں اور ہم پر لوگ پھول نچھاور کریں پھر بھی ہم اس عظیم مَدَنی کام سے جی چُرائیں۔

ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار!

اے پیارے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دیوانگی میں جھومنے والے عاشِقانِ رسول! مُسلمانوں کی خَستہ حالی آپ کے سامنے ہے، کیا بے عَمَلی کے سَیلاب اور مسجِدوں کی ویرانی دیکھ کر آپ کا دل نہیں جلتا؟ آہ! مغرِبی فیشن کی یَلغار، فِرنگی تہذیب کی طُومار، بے حیائیوں سے بھرپور پروگرام دیکھنے کیلئے گھر گھر رکھے ہوئے ٹی وی اور وی سی آر،

قدم قدم پر گناہوں کی بھر مار، ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار! یہ سب باتیں مُسلمانوں کی خیر خواہی اور آخِرت کی بہتری کے طلب گار مسلمان کے لیے بے حد کَرب و اِضْطِراب کا باعِث ہیں اور وہ اِصلاحِ مُسلمین کے لیے بے قرار ہوجاتا ہے، اے کاش! ہمیں بے عمل مسلمانوں کے سُدھار کی کوشش کا عظیم جذبہ نصیب ہوجائے! کاش! ہم اپنے عظیم مَدَنی مقصد میں کامیاب ہوجائیں۔ آیئے! لگے ہاتھوں اپنا مَدَنی مقصد مل کر دوہرائے لیتے ہیں: **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ**

دو دَرْد سنّتوں کا پئے شاہِ کربلا
اُمّت کے دِل سے لَذّتِ فیشن نکال دو (وسائلِ بخشش ص۲۹۰)

نیکی کی دعوت کی فضیلت و عَظَمت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمیں خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانی چاہئیں، **نیکی کی دعوت** کی دُنیوی و اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) برکتوں کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے **بھلائی** کا حُکم دیا اور **بُرائی** سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طرف بلایا، قِیامت کے دن میرے **عرش کے سائے** میں ہوگا۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج٦ ص٣٦ رقم ٧٧١٦)

باوُجُودِ قدرت گناہ سے نہ روکنے والے کیلئے وعید

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو قوم قدرت کے باوُجُود گناہ کرنے والے

کو اِس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دُنیا ہی میں عذاب میں گرِفتار ہو جائے۔ چُنانچِہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اگر کسی قوم میں کوئی شَخْص گناہ کا مُرتکِب ہو اور قوم کے لوگ باوُجُودِ قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازِل فرمائے گا۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ١٦٤ حدیث ٤٣٣٩)

40 ہزار اچّھے بھی ہَلاک کروں گا کیوں کہ....

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے نَمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فِلموں، ڈراموں، گانوں باجوں، غیبتوں اور چغلیوں وغیرہ گناہوں سے باز نہ آنے والوں سے دوستیاں گانٹھنا، ان کی حوصلہ افزائی کا باعِث بننا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا وغیرہ دنیا و آخِرت کیلئے سَخْت تباہ کُن ہے۔ فُسّاق وفُجّار کی صُحبت اِختیار کرنے والوں کی مَذَمّت کرتے ہوئے **میرے آقا** اعلٰی حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحہ 211 تا 212 پر نَقْل کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام ٦٨)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں ''ظالمین'' سے مُراد کون لوگ ہیں، اِس کی وضاحت کرتے

ہوئے فرماتے ہیں) **تفسیرِ احمدی** میں ہے: **ظالم لوگ بدمذہب اور فاسِق اور کافِر ہیں، ان سب کے پاس بیٹھنا مَنْع ہے۔** (التفسیرات الاحمدیہ ص ۳۸۸) مَروی ہوا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے (حضرتِ سیِّدُ نا) یُوشَع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وَحْی بھیجی: میں تیری بستی سے **چالیس ہزار اچّھے اور ساٹھ ہزار بُرے لوگ ہلاک کروں گا۔** عَرْض کی: الٰہی! بُرے تو بُرے ہیں اچّھے کیوں ہَلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غَضَب تھا اُنہوں نے اُن پر غَضَب نہ کیا اور اُن کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

(الامر بالمعروف والنھی عن المنکر مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج۲ ص ۲۱۳رقم ۷۱)

نیکی کی دعوت کے لیے سفر کرنا سُنّت ہے

اے عاشِقانِ رسول! بس گناہوں کے خلاف اِعلانِ جنگ کر دیجئے، خود کو گناہوں سے بچانے کے ساتھ دوسروں کو بچانے پر کمر باندھ لیجئے، نیکی کی دعوت دینا، اس کے لیے گھر سے نکلنا، اس کی خاطِر سفر اِختیار کرنا، اس راہ میں آنے والی تکالیف کو برداشت کرنا یقیناً ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **پیاری پیاری سُنّتیں** ہیں۔ اے کاش! ہم پر بھی کرم ہو جائے اور ہم بھی ان عظیم سنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں اور **نیکی کی دعوت** کی خاطِر گھر سے نکلنا، سنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا اور اس کی تمام ترسختیوں پر صَبْر کرنا سیکھ لیں۔ **اے عاشِقانِ رسول کہلانے والو!** دنیا کے کام دھندوں کے لیے تو برسوں گھر سے دور

رہنے کے لیے تیّار ہوجاتے ہو، کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی سَربُلندی کے لیے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرے سفر کی چندروز کیلئے بھی قربانی نہیں دو گے؟

سنّت ہے سفر دِین کی تبلیغ کی خاطِر

ملتا ہے ہمیں درس یہ اَسفارِ[1] نبی سے (وسائلِ بخشش ص۲۰۳) (۱سفر کی جمع)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِلْم کے فضائل میں چار فرامینِ مصطفٰے

اِسلام کا دَرْد دِل میں رکھنے والے ہر مسلمان سے میری غمگین اِلتجا ہے کہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے دنیا میں جہاں کہیں ''مَدَنی قافِلے'' نظر آئیں ان کے ساتھ کچھ نہ کچھ وَقْت ضَرور گزاریئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو اِن کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفراختِیار کر کے اَجروثواب کے حقدار بنئے۔ **مَدَنی قافِلے** میں سفرِ عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے اور **عِلْمِ دین کے فضائل** کے بھی کیا کہنے! ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ الْمدینہ** کی مطبوعہ 743 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جنّت میں لے جانے والے اعمال**'' صَفْحہ 38 تا 40 سے **چار فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ جوشَخْص عِلْم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فِرِشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (طَبَرانی کبیر ج ۸ ص ٥٤ حدیث ۷۳٤۷)

﴿۲﴾ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض سے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۱ ص ٥٤ حدیث ٢٠) ﴿۳﴾ جو صُبْح کو مسجِد کی طرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے اِرادے سے چلے گا اُسے کامِل حج کرنے والے کا ثواب ملے گا۔ (طَبَرانی کبیر ج ۸ ص ۹٤ حدیث ٧٤٧٣) ﴿٤﴾ جو بندہ عِلْم کی جُسْتْجُو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ (یعنی دروازے) سے نکلتے ہی اُس کے گناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں۔ (طَبَرانی اَوسط ج ٤ ص ٢٠٤ حدیث ٥٧٢٢)

امیرِ قافِلہ کے حسنِ اَخلاق نے مجھے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنا دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ عِلْم کا ایک بہترین ذَرِیْعہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** بھی ہیں، عمر بھر میں یک مُشت 12 ماہ، ہر بارہ ماہ میں 30 دن اور ہر تیس دن میں 3 دن **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچِہ مرکزُ الْاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میری عُمْرِ عزیز کے 25 بَرَس گزر چکے تھے مگر میں عِلْمِ دِین سے اس قدر کورا تھا کہ مجھے نَماز و روزے کے بنیادی اَحْکام تک معلوم نہ تھے۔ ایک دن مسجِد میں نَماز کے لیے حاضِر ہوا تو ایک اسلامی بھائی نے بڑے تپاک سے آگے بڑھ کر مجھ سے ملاقات کی، اسی دَوران **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت بھی دی۔ **دعوتِ اسلامی**

کے ''مَدَنی ماحول'' سے نا آشنائی کے باعث میں نے انکار کر دیا مگر ہمارے مَحَلّے کی مسجِد کے امام صاحِب نے مجھ پر **انفرادی کوشش** فرمائی اور میری خوب ہمّت بندھائی یہاں تک کہ انہوں نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے لئے آمادہ کرلیا۔میں سفر کی نیّت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں حاضِر ہوگیا،اجتماع کے بعد صُبح مَدَنی قافِلے نے سفر کرنا تھا،میں دُنیا کی مَحَبَّت کا مارا اتنی دیر مسجِد میں رہنے سے اُکتا سا گیا تھا اور ''مَدَنی قافِلے'' میں مزید 3 دن مسجِد میں رہنے کے تصوُّر سے گھبرا رہا تھا،میں نے یہاں سے فِرار ہو جانے کی نیّت بھی کرلی تھی کہ اتنے میں میرے **امیرِ قافِلہ** ڈھونڈتے ہوئے مجھ تک آپہنچے، شیطان نے مجھے اُکسایا کہ ''میاں اب تو پھنسے! یہ مولوی تمہیں نہیں چھوڑے گا،'' میں نے بھی دل میں کہا: دیکھتا ہوں مجھے یہ کیسے قافلے میں لے جاتا ہے! لہٰذا شیطان کے بہکاوے میں آکر میں نے اپنے مُحسن امیرِ قافِلہ کو غصّے میں جھاڑ دیا کہ ''میاں جاؤ! میں آپ کو نہیں جانتا مجھے کسی مَدَنی قافِلے میں نہیں جانا،بس مجھے تنگ نہ کرو گھر جانے دو۔'' یقین مانئے! میری حیرت کی اُس وَقت انتہا نہ رہی جب اپنی جلی کٹی سنانے کے بعد **امیرِ قافِلہ** کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی دیکھی! انہوں نے مجھ پر غصّے کے ذَرِیعے جوابی کاروائی کرنے کے بجائے مسکرا مسکرا کر نہایت شفقت اور نرمی سے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے مجھے سمجھانا شروع کر دیا اور اس کیلئے میری مِنَّت وسماجت کرنے لگے،اُن کے اعلٰی اَخلاق نے مجھے **مَدَنی قافِلے**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللّٰه تعالٰی علیه واٰلِهٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

میں سفر پر راضی کر ہی لیا اور میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہوگیا، پہلے ہی دن جب مَدَنی قافِلے والوں نے سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی حلقے** لگائے تو مجھے دل ہی دل میں بے حد ندامت ہونے لگی کہ صد کروڑ افسوس! 25 سال کی عُمْر ہوگئی مگر ابھی تک دین کے بنیادی اَحکام بھی مجھے نہیں معلوم! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں 3 دن گزارنے کے بعد میں بَہُت سا عِلْمِ دِین مَثَلاً وُضو، غُسْل اور نَماز کے کئی اَحکام سیکھ کر اور **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے کا عظیم جذبہ لے کر اِس حال میں گھر پلٹا کہ میرے سر پر مَدَنی قافِلے کی یاد دلاتا **سبز سبز عمامے شریف** کا تاج جگمگا رہا تھا۔

اچّھی صُحبت ملے، خوب برکت ملے چل پڑو چل پڑیں قافِلے میں چلو
لُوٹ لیں رَحمتیں، خوب لیں برکتیں خواب اچّھے دِکھیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اِستِقامت بَہُت ضَروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہنر کوئی سا بھی ہو جب تک اسے اِستِقامت سے نہ سیکھا جائے مَہارت حاصل ہونا دشوار ہے، یِہی مُعامَلہ عِلْمِ دین کا ہے، نَفْس لاکھ سُستی دلائے، شیطان غفلت کی نیند سلانے کیلئے خواہ کتنی ہی لوریاں سُنائے آپ ہوشیار و بیدار

رہیے ، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرتے کراتے رہیے اور عِلْمِ دِین سیکھتے سکھاتے رہیے ، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** کامیابی ضَرور آپ کے قدم چومے گی ۔ **اُمُّ الْمؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں ، مدینے کے سلطان ، رَحْمتِ عالَمیان ، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی **اللہ** تعالٰی کے یہاں سب سے پسندیدہ **عمل** وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچِہ قلیل ہو۔ (مُسلِم ص ٣٩٤ حدیث ٢١٨)

مَدَنی اِنْعامات کس کیلئے کتنے؟

اِس پُرفِتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی اِنْعامات"** بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ عِلْمِ دِین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنْعامات** ہیں۔ بے شُمار اسلامی بھائی ، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنْعامات** کے مُطابِق عمل کرکے روزانہ سونے سے قَبْل "فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے "جیبی سائز رسالے" میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان **مَدَنی اِنْعامات** کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے

Go To Index

کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ حاصِل کریں اور روزانہ **فِکْرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مُطابِق ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنائیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل
”مَدَنی اِنْعامات“ پر کرتا ہے جو کوئی عمل (وسائلِ بخشش ص۶۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عامِلینِ مَدَنی اِنْعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچہ حیدرآباد (بابُ الْاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رَحْمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی عظیم

سعادت ملی۔ لبہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی اور رَحْمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنْعامات سے مُتَعلِّق فِکْرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری **سنَّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنَّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

”یارب! زیرِ سبز گنبد ہُما“ کے اٹھارہ حُروف کی نِسبت سے بیٹھنے کے 18 مَدَنی پھول

❁ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّى اللهُ تعالٰى عليه واٰله وسلَّم: جولوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکْرُ اللہ اور نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ تعالٰى عليه واٰله وسلَّم پر دُرُود پڑھے وہاں سے مُتفرِّق ہو گئے۔ انھوں نے

نقصان کیا اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بَخش دے (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ۲ ص ۱۶۸ حدیث ۱۸۶۹) ۞ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے کہ میں نے **سَیِّدُ الْمُرْسَلِین ، خاتَمُ النَّبِیِّین ، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کعْبہ شریف کے صِحْن میں **اِحتِبا** (اِحْ۔تِ۔با) کی صورت میں تشریف فرما دیکھا۔ (بُخاری ج ٤ ص ۱۸۰ حدیث ٦٢٧٢) **اِحتِبا** کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سُرِیْن کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔ اس قِسْم کا بیٹھنا تواضُع (یعنی عاجزی و اِنکِساری) میں شمار ہوتا ہے (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤٣٢) ۞ اس دَوران بلکہ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی ہَیْئَت (ہَے۔اَ ث) و کیفیّت نظر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا ''پردے میں پردہ'' کیلئے گُھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے اگر کُرتا سنّت کے مُطابِق ہو تو اُس کے دامن سے بھی ''پردے میں پردہ'' کیا جا سکتا ہے ۞ **حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَومُ النُّشُور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نَمازِ فَجْر پڑھ لیتے چارزانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچّھی طرح طُلُوع ہو جاتا (ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٤٥ حدیث ٤٨٥٠) ۞ **جامِعِ کراماتِ اولیاء** جلد اوّل کے صَفْحَہ 67 پر ہے: **امام یوسُف نَبہانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی دوزانو (یعنی جس طرح نَماز میں اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی ۞ نَماز کے باہَر (یعنی علاوہ) بھی دوزانو بیٹھنا افضل ہے (مراۃ ج ٨ ص ٩٠) ۞ **سَروَرِ کائنات،**

شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **عُموماً قِبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے** (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ٤٤٩) ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''مجالِس میں سب سے مُکرّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھنا) وہ ہے جس میں قِبلے کی طرف مُنہ کیا جائے'' (طَبَرانی اَوسَط ج ٦ ص ١٦١ حدیث ٨٣٦١) ۞ **حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِن عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما اکثر قِبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے (اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنة ص ٨٨) ۞ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دَورانِ بیان وتدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانِبِ **قِبلہ** ہو سکے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ حافِظ سَخاوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعْظ فرما رہے ہیں **اُن کا رُخ قِبلے کی طرف رہے** (اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنة ص ٨٨) ۞ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے **بے چَین** دلوں کے چَین، رَحْمتِ دارین، سرورِ کَونَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی نہ دیکھا گیا کہ اپنے ہم نشین کے سامنے گُھٹنے پھیلا کر بیٹھے ہوں (ترمذی ج ٤ ص ٢٢١ حدیث ٢٤٩٨) حدیثِ پاک میں ''رُکْبَتَیْن'' (یعنی گُھٹنے) کا لَفْظ ہے اس سے مُراد ایک قول کے مُطابِق ''دونوں پاؤں'' ہیں جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کبھی کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کرنہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف نہ اَزواجِ پاک کی طرف نہ غلاموں خادِموں کی طرف (مراۃ ج ۸ ص ۸۰) ۞ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے اُستادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا حمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْجَوَاد کے مکانِ عالی شان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے ان کے احترام اور اِکرام کی وجہ سے، آپ (یعنی استاذِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی) کے گھرِ مُبارَک اور میری رہائش گاہ میں چندگلیوں کا فاصلہ ہونے کے باوُجُود میں نے کبھی اُدھر پاؤں نہیں پھیلائے (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ للموفق حصّہ ۲ ص ۷) ۞ **آنے والے کیلئے سَرَکنا** (کِھسکنا) **سنّت ہے:** بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 432 پر حدیث نمبر 6 ہے: ایک شَخْص رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مسجِد میں تشریف فرما تھے۔ اس کے لیے حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنی جگہ سے سرک گئے اس نے عَرْض کیا، یارسولَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جگہ کُشادَہ موجود ہے، (حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضَرورت نہیں) ارشاد فرمایا: مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے، اس کے لیے سرک جائے (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٤٦٨ حدیث ٨٩٣٣) ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ

وہاں سے اُٹھ جائے“ (ابوداؤد ج ٤ ص ٣٣٨ حدیث ٤٨٢١) ❁ میرے آقا اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیرو اُستاذ کی نِشَست (یعنی بیٹھنے کی جگہ) پر ان کی غَیبت (غَے۔بَت یعنی غیر موجودَگی) میں بھی نہ بیٹھے (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٣٦٩، ٤٢٤) ❁ جب کبھی اجتِماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وَہیں بیٹھ جائیں ❁ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٤٠ حدیث ٥٥٤) ❁ مجلس (یعنی بیٹھک) سے فارِغ ہو کر یہ دُعا تین۳ بار پڑھ لیں تو خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکْر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچھائی) پر مُہْر لگادی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: ”سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ“[1]

(ابوداؤد ج ٤ ص ٣٤٧ حدیث ٤٨٥٧)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو۲ کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے

[1] ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

9-6-2012

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جوشِ ایمانی[1]

غالباً آپ کو شیطٰن یہ رسالہ (24صَفْحات) پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشِش کرکے پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

"سَعادَۃُ الدَّارَین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن علی بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا تو عرض کی: سرکار! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی شَفاعت کا طلب گار ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنی "مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔" (سعادۃُ الدّارَین ص۱۳۷)

کعبے کے بدرُ الدُّجٰے تم پہ کروڑوں دُرُود
طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش شریف ص۲٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۲، ۳، ٤ رجب المرجب ۱٤۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) کی آخری نِشَست میں فرمایا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ **نُور** میں ڈوبا ہوا تھا۔ **اہلِ مدینہ** رَحْمت کی چادر اوڑھے مَحْوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رَسولُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حَبَشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پُرکیف صدا مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی گلیوں میں گونج اٹھی: ''**آج** نمازِ فَجْر کے بعد مُجاہِدین کی فوج ایک عظیم مُہم پر روانہ ہورہی ہے۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مقدّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضر ہوجائیں۔'' **ایک** بیوہ صحابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے **چھ سالہ** یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سورہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اِعلان سُن کر چونک پڑیں! دل کا زَخْم ہرا ہوگیا، یتیم بچّے کے والِد گرامی گُزشتہ برس **غَزوۂ بَدْر** میں شہید ہوچکے تھے۔ ایک بار پھر شَجَرِ اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضَرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے **مَدَنی مُنّے** کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں **مَدَنی مُنّے** کو اپنے دل کا دَرْد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہوگئی۔ ماں کی گِریہ وزاری کے تأثُّر سے **مَدَنی مُنّا** بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے **مَدَنی مُنّے** کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا دَرْد جاننے کیلئے بَضِد تھا۔ آخر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشِش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

اِعلان کیا ہے: مُجاہِدین کی فوج میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ **آقائے نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر اشکبار آنکھوں سے اِلتجائیں کر رہی ہوں گی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم**!** ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، **آقا!** ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قَبول فرمالیجئے، **سرکار!** عُمر بھر کی محنت وُصول ہو جائے گی۔ اتنا کہہ کر ماں ایک بار پھر رونے لگی اور بَھرّائی ہوئی آواز میں کہا: **کاش!** میرے گھر میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لے کر **آقا** کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاتی۔ مَدَنی مُنّا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ اِیمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کر دینا۔ ماں بولی: **بیٹا!** تم ابھی کمسِن ہو، میدانِ کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کر سکو گے۔ **مَدَنی مُنّے** کی ضد کے سامنے بِالآخِر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فَجر کے بعد **مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے باہَر میدان میں مُجاہِدین کا ہُجوم ہو گیا۔ ان سے فارِغ ہو کر **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہِ شیریں مَقال، صاحِبِ جُود و نَوال، شہنشاہِ خوش خِصال، مَحبوبِ ربِّ ذُوالْجلال، آقائے بِلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **حضرتِ سیِّدُنا بلال**

رضی اللہ تعالٰی عنہ کو آمد کا سبب دریافْت کرنے کیلئے بھیجا۔ **سیِّدُنا بِلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قریب جا کر نگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافْت کی۔ خاتون نے بَھرّائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پَہَر آپ اِعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اِعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لے کر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک **چھ سالہ یتیم بچّہ** ہے جس کے والِد گُزَشتہ سال **غَزوۂ بَدْر** میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یِہی ایک بچّہ ہے، جسے **سرکارِ عالی وقار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ **حضرتِ سیِّدُنا بِلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیار سے **مَدَنی مُنّے** کو گود میں اُٹھا لیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ **سرکار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **مَدَنی مُنّے** پر بَہُت شَفْقَت فرمائی۔ مگر کمسِنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازَت نہ دی۔ (ماخوذاز: زلف وزنجیر ص۲۲۲) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا کیلئے تو وَقْت ہے مگر ...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّے کا **جوشِ اِیمانی** !

اللّٰہ! اللّٰہ! پہلے کی مائیں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دینِ اسلام سے کس قَدَر والہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں۔ جو لوگ اپنے جگر پاروں کو بے وفا دنیا کی دولت کے حُصُول کی خاطِر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیّار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنّتوں کی تربیت کی خاطِر مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے مانِع ہوتے ہیں، ان کو اس **ایمان اَفروز حِکایت** سے درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ **آہ!** ہم تھوڑے سے وَقْت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان و مال سب کچھ **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں قربان کرنے کیلئے ہر پل تیّار رہتے تھے۔

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا[1] ہو

[1] فردا: یعنی آنے والا دن۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چار شہیدوں کی ماں

اُسْدُ الْغابَہ جلد 7 صَفْحَہ 100 پر ہے: **جنگِ قادِسِیہ** (جو امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خِلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنْساء

رضی اللہ تعالٰی عنہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے **چاروں شہزادوں** کو اس طرح نصیحت فرمائی: ''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اُس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ **اللہُ غفّار** عَزَّوَجَلَّ نے کُفّار سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) کرنے میں مجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ **یاد رکھو!** آخِرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فَنا ہونے والی زندگی سے بَدَرَجہا بہتر ہے۔ **سنو! سنو!** قراٰنِ پاک کے پارہ 4 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور **اللہ** سے ڈرتے رہو، اس امّید پر کہ کامیاب ہو۔

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آ گئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مقابلہ

کرنا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عزّت و اِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔'' جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنْساء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے **چاروں شہزادوں** نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: **اُس پیارے اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا **شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عطا فرمایا۔ مجھے اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنّت میں رہوں گی۔** (اُسُدُ الْغابَۃ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحابَۃ ج۷ ص۱۰۰۔۱۰۱)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گُفتار کے غازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِر وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا۔ وہ کامِلُ الْاِیمان مومِن تھے، وہ **جوشِ ایمانی** کے جذبے سے

سرشار تھے اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔ اُن کے پیشِ نظر ہر دم **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا ہوا کرتی تھی مگر **ہائے افسوس!** آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی اب اس طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ وہ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت سے سرشار تھے اور **وائے بدنصیبی!** آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی مَحبَّت میں مُستغرِق (مُس۔تَغ۔رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے مگر آج کے اکثر مسلمان فَقَط **گُفتار** (یعنی باتوں) **کے غازی** بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی مَحبَّت میں ڈوب کر، **رِضائے الٰہی** کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلود کر کے، اپنے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری **سنّتوں** کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اَغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بِگاڑ ڈالی ہے۔ پارہ 13 **سُوْرَۃُ الرَّعْد** کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک **اللہ** کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذِلّت و رُسوائی کے عَمیق گڑھے میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ گرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک وَقْت وہ تھا جب کُفّار مسلمان کے نام سے لَرزَہ بَر اَنْدام ہوجایا کرتے تھے اور آج اِنقِلابِ مَعکُوس نے مسلمانوں کو کُفّار سے خوفزدہ کر رکھا ہے۔ ؎

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پَرْدَیس میں وہ آج غریبُ الْغُربا ہے

جس دین کے مَدعُو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ
خود آج وہ مِہمان سَرائے فُقَرا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فُرُوزاں
اب اس کی مجالس میں نہ بَتّی نہ دِیا ہے

جس دین کی حُجَّت سے سب اَدیان تھے مغلوب
اب مُعتَرِض اُس دین پہ ہر ہر زَہ سَرا ہے

چھوٹوں میں اِطاعت ہے نہ شَفْقَت ہے بڑوں میں
پیاروں میں مَحَبَّت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اِسے دَورِ زماں میٹ رہا ہے

وہ قوم کہ آفاق میں جو سَر بَفلک تھی
وہ یاد میں اَسلاف کے اب رُو بقضا ہے

جو قوم کہ مالِک تھی عُلُوم اور حِکَم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گُم دَشت میں اک قافِلہ بےطَبل و دَرا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رَحمت بِاَبِی اَنتَ وَ اُمِّی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چُھڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک اُن سے کیا ہے

سو بار ترا دیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعْدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے

کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بَہُت اِس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری مَحَبَّت تری عِترَت کی وِلا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی ۔۔۔ وہ خاک ہمارے لئے دارُوئے شِفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرّف ۔۔۔ اب تک وُہی قبلہ تری اُمّت کا رہا ہے

جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت ۔۔۔ مکّے سے کشِش اُس کی ہر اک دل میں سِوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا ۔۔۔ اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخِر ہیں تمہارے ۔۔۔ نسبت بَہُت اچّھی ہے اگر حال برا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی ۔۔۔ ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

خود جاہ کے طالِب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں

پر فکر ترے دین کی عزّت کی سَدا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِحساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کیجئے اور اپنے اندر اَز سرِ نو **جوشِ اِیمانی** پیدا کیجئے اور یہ مَدَنی سوچ بنایئے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے،** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اگر آپ نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت میں ڈوب کر اس مَدَنی کام کا بیڑا اُٹھالیا[1] تو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیار کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہم کو **اللہ** اور نبی سے پیار ہے

اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش ص۶۰۰)

[1] بیڑا اٹھانا: یعنی آمادہ ہونا۔

مَدَنی قافِلے میں شِفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے دنیا و آخرت کی ایسی ایسی سعادتیں ملتی ہیں کہ نہ پوچھو بات۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ الْمدینہ کراچی) میں ''تربیتی کورس'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صُبْح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانِب اچانک دَرْد اُٹھا، درد اس قَدَر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** کیلئے (مَدَنی مرکز فیضان مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی **اجتماعی دعا** کے وَقْت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید دَرْد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ اِفاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلے** میں **12** دن کیلئے سفر کی تیّاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بُہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں **ڈیرہ بُگٹی** (بلوچستان) جانے والے **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ ڈیرہ بُگٹی جاتے

ہوئے راستے میں تھوڑا سا دَرْد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آکر جُمعرات کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بُگٹی واپَس آگئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ **مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا دیدار ہوگیا۔**

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دَرْدِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر دَرْد دونوں مٹیں،قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کیلئے آپ کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ بِغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہوسکتا۔ **ہمارے** پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسلام کی خاطِر کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں اِس کا تصوُّر ہی لرزا دینے کیلئے کافی ہے۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے حد ستایا گیا، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راہوں میں **کانٹے** بچھائے گئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **پتّھر** برسائے گئے، حتّٰی کہ کُفّارِ بداَطوار آپ کو **شہید** کرنے کے بھی دَرپے رہے مگر ہمارے پیارے پیارے آقا اور

میٹھے میٹھے **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمّت نہ ہارے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُسَلسَل جِد وجُہد رنگ لائی، جولوگ دشمن تھے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے دوست بن گئے، جو جان کے دَرپَے تھے وہ جانیں قربان کرنے لگے، جو دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے تھے وہ خود مسلمان ہوکر دوسروں کو مسلمان کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج ساری دنیا میں جو **اسلام کی بہاریں** ہیں وہ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی عنایت سے پیارے **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مساعئ جمیلہ اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم تربیت سے **صَحابۂ کرام** عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

حق کی راہ میں پتّھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا (وسائلِ بخشش ص ۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیکی کی دعوت کی خاطر قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہو جایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔ امام ابو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 430ہجری) ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں نَقْل کرتے ہیں، **اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی** نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی: **''بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو**

روشن فرمائیں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحْشت نہ ہو۔" (حلیۃُ الاولیاء ج٦ ص٥ رقم ٧٦٢٢)

مُبلِّغین کی قبریں اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

اِس رِوایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اَجْر وثواب معلوم ہوا۔ **سنّتوں بھرا بیان** کرنے یا دَرْس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے والوں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر اور **فکرِ مدینہ** کرکے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی **نیکی کی دعوت** کو سننے والوں کی قُبور بھی **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نُور کے صدقے نُورٌ علٰی نُور ہوں گی۔

قَبر میں لہرائیں گے تاحَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف ص١٥٢)

جنّت میں داخِلہ اور گزشتہ گناھوں کا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو عِلْمِ دین سیکھنے کی نیّت سے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرتے ہیں ان کیلئے جنّت میں داخلے اور گزشتہ گناہوں کے کفّارے کی بشارت ہے۔ اس ضِمن میں دو رِوایات سنئے اور جھومئے: ﴿١﴾ **حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری**

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، **اللہ** عزَّوجلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: **مَنْ غَدَا وَ رَاحَ وَ هُوَ فِيْ تَعْلِيْمِ دِيْنِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ** یعنی ''جو اپنے دین کا عِلْم سیکھنے کیلئے صُبْح کو چلا یا شام کو چلا وہ **جنّتی** ہے۔'' (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء ج۷ ص۲۹۵، التّیسیر بشرحِ الْجامِعِ الصَّغِیر لِلْمُناوِی ج ۲ ص ٤٣٢) ﴿۲﴾ ''جو شَخْص عِلْم کی طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے **گُزَشتہ گناہوں کا کفّارہ** ہو جاتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ٢٩٤ حدیث ٢٦٥٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصُولِ دنیا کے لئے سفر...

غور تو فرمایئے! لوگ آمَدَنی کی زِیادَتی کیلئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک جا پڑتے ہیں اور ماں باپ، بال بچّوں وغیرہ سے برسوں دُور پڑے رہتے ہیں۔ **آہ!** آج حُصُولِ دنیا کی خاطِر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اس قَدَر عظیمُ الشّان اَجْر و ثواب کی بِشارتوں کے باوُجُود راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چند روز کیلئے بھی **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے کو تیّار نہیں ہوتے۔

ایک طرف صَحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت شِعار

ذرا سوچئے تو سہی! صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے راہِ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قِتال (یعنی جنگ) کا مُعامَلہ ہو یا عِلْمِ دین سیکھنا سکھانا مقصود ہو۔ یہ اُنہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی بہاریں ہیں، بہرحال ایک طرف تو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کی زندگیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے

دین کی سربُلندی کیلئے وَقْف تھیں اور دوسری طرف ہم غافل لوگ ہیں جن کے شب و روز صِرْف اور صِرْف دنیا ہی کی ترقّی کیلئے گویا وَقْف ہیں۔ آہ صد کروڑ آہ!

واعِظِ قوم کی وہ پُختہ خیالی نہ رہی! برقِ طَبْعی نہ رہی، شُعلہ مَقالی نہ رہی

رہ گئی رسمِ اذاں، روحِ بِلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غَزالی نہ رہی

مسجِدیں مَرثیہ خواں ہیں کہ نَمازی نہ رہے

یعنی وہ صاحِبِ اَوصاف حجازی نہ رہے

ہر مسلماں رگِ باطِل کے لئے نِشتر تھا اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جَوہر تھا

جو بھروسا تھا اسے تو فَقَط **اللہ** پر تھا ہے تمہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر اَزبَر ہو!

پھر پِسَر قابلِ میراثِ پِدَر کیونکر ہو!

ہر کوئی مستِ مَئے ذوقِ تَن آسانی ہے کیسا بھائی! ترا اندازِ مسلمانی ہے؟

حیدری فَقر ہے، نَے دولتِ عثمانی ہے تم کو اَسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم تم خطا کار و خطابیں، وہ خطا پوش و کریم

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُریّا پہ مُقیم پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

تختِ فَغفُور بھی ان کا تھا سَرِیر کے بھی

یوں ہی باتیں ہیں، کہ تم میں وہ حَمیَّت ہے بھی؟

خود کُشی شیوہ تمہارا، وہ غَیُور و خُوددار　　تم اُخُوَّت سے گُرَیزاں، وہ اُخُوَّت پہ نثار

تم ہو گُفتار سراپا، وہ سراپا کِردار　　تم تَرستے ہو کلی کو، وہ گُلستاں بکَنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حِکایت اُن کی

نقش ہے صَفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مِثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہوجا　　رَخت بَردَوش ہوائے چَمَنِستاں ہوجا

ہے تُنک مایہ، تو ذَرّے سے بیاباں ہوجا　　نغمۂ مَوج سے ہنگامۂ طوفاں ہوجا

قُوَّتِ عشق سے ہر پَست کو بالا کر دے

دَہر میں اسمِ محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) سے اجالا کر دے

عقل ہے تیری سِپَر عشق ہے شمشیر تِری!　　مِرے دَرویش! خلافت ہے جہانگیر تِری

ماسِوا **اللہ** کے لئے آگ ہے تکبیر تِری　　تُو مسلمان ہے تقدیر ہے تدبیر تِری

کی محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جوشِ اِیمانی کا ثُبوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمّت کیجئے اور **جوشِ ایمانی** کا ثُبوت دیتے ہوئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی قربانیوں کو عملی طور پر خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی نیّت فرمائیے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی راہوں میں کوئی کانٹے نہیں بچھائے گا، آپ پر پتّھراؤ نہیں کیا جائے گا۔ آپ کی راہوں میں تو لوگ آنکھیں بچھائیں گے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

قرض ہو گا ادا، آکے مانگو دعا پاؤگے برکتیں قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داتا حُضُور کی طرف سے مَدَنی قافِلے کی خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافِلوں کے مسافروں پر جو کرم نوازیاں ہوتی ہیں اُن کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور پھر مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کیلئے کمربستہ ہو جائیے چُنانچِہ **اسلامی بھائیوں** کا بیان ہے کہ ہمارا مَدَنی قافِلہ مرکزالاولیاء لاہور **داتا دربار** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب

تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور **حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا: **''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجِد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا تم ان کے کھانے کا انتِظام کرو۔''** لہٰذا میں مَدَنی قافِلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔

کیا غرض در در پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا (وسائلِ بخشش ص ۵۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

''قطعِ رِحمی حرام ہے'' کے 13 حُرُوف کی نسبت سے صِلَۂ رِحْمی کے 13 مَدَنی پھول

❁ فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ: **وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ** ط [1]

ترجَمۂ کنزالایمان: ''اور **اللہ** سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو۔'' اس آیتِ مبارَکہ کے تَحْت ''تفسیرِ مَظْہری'' میں ہے: یعنی تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے تعلّق توڑنے) سے بچو [2]

❁ **7 فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحْمی کرے [3] ﴿۲﴾ قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَرْش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلَۂ رِحْمی کرنے والا [4] ﴿۳﴾ رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا [5] ﴿۴﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتَّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو [6] ﴿۵﴾ بے شک افضل ترین صَدَقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے [7] ﴿۶﴾ جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحْمت کا نُزُول نہیں ہوتا [8] ﴿۷﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف

مدینہ

[1] پ ۴، اَلنّساء: ۱ [2] تفسیرِ مظہری ج ۲ ص ۳ [3] بخاری ج ۴ ص ۱۳۶ حدیث ۶۱۳۸ [4] اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۵۲۶ [5] بُخاری ج ۴ ص ۹۷ حدیث ۵۹۸۴ [6] مُسندِ اِمام احمد ج ۱۰ ص ۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰۴ [7] ایضاً ج ۹ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹ [8] اَلزَّواجِر ج ۲ ص ۱۵۳

کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے (اَلْمُستَدرَك ج۳ ص۱۲ ا حدیث ۳۲۱۵) ۞ حضرتِ سیِّدُ نا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں، صِلَۂ رِحْمی کرنے کے **10** فائدے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے، فِرِشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے، عُمْر بڑھتی ہے، رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے، فوت ہوجانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے، وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں (تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

۞ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 558 تا 560 پر ہے: **صِلَۂ رِحْم کے معنیٰ رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اتِّفاق ہے کہ **صِلَۂ رِحْم** ''واجِب'' ہے اور قَطْعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنا) ''حرام'' ہے۔ جن رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (رِحْم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحْرَم** ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یِہی قولِ دُوُم ہے، **اَحادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حُکْم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بِلا قید) ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر

یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اِسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحْم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نَسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رِشتے والوں کا علیٰ قَدَرِمَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸) ۞ صِلَۂ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانَت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا (دُرَر ج۱ ص۳۲۳) ۞ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کِتابت جاری رکھے تا کہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کر لے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے) ۞ صِلَۂ رِحْمی (رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامل دَرَجے کا صِلَۂ رِحْم) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے،

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اورتم اُس کے ساتھ رِشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (ایضاً)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　خَتم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
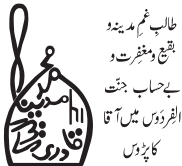
۵ صفر المظفّر ۱۴۳۵ھ
09-12-2013

بیان:3

ابوجہل کی موت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ابوجہل کی موت [1]

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ بیان (26 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفرت ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا، مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِک ؟ یعنی اللہ تَعَالٰی نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ تَعَالٰی نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہنے لگا: میں حدیث لکھتا تھا جب بھی شاہِ خیرُ الْاَنام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ذِکرِ خیر آتا میں ثواب کی نیّت سے ''صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم'' لکھتا، اسی عمل کی بَرَکت سے میری مغفِرت ہوگئی۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٤٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

مــدینــه

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماع (٥،٦،٧ رجب المرجب ١٤٢٠ھ بروز اتوار مدینۃالاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

دُرُود کی جگہ ؐ لکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! دُرُود شریف لکھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں۔ اس **حِکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا جب بھی دُرُود شریف پڑھیں یا لکھیں **"ثواب کی نیَّت"** ہونا ضَروری ہے اور یہ تو ہر عمل میں لازم ہے، اگر کسی اچّھے عمل میں **اچّھی نیّت** نہ ہوگی تو **ثواب** نہیں ملے گا۔ اس لئے ہر ہر عمل سے قبل اچّھی اچّھی نیّتوں کی عادت بنانی چاہیے۔ **دُرُود شریف** لکھنے کے تعلُّق سے بعض **مَدَنی پھول** قَبول فرمایئے: جب بھی نامِ اَقدس لکھیں تو زَبان سے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں بھی اور لکھیں بھی نیز مکمّل صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لکھا کریں، اسکی جگہ اِس کا مُخَفَّف (SHORT FORM) صلعم یا ؐ لکھنا ناجائز و سخت حرام ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۴) اسی طرح جلَّ جلالُہ کی جگہ جؔ یا عَلَیْہِ السَّلام کی جگہ ؑ، رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جگہ ؓ اور رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے بجائے ؒ مت لکھا کیجئے۔

دو۲ کم سِن مُجاہِدین

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **غَزوۂ بَدر** کے دن جب میں مُجاہِدین کی صَف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دو۲ کم سِن اَنصاری لڑکے دیکھے۔ اِتنے میں ایک نے آہِستہ سے مجھ سے کہا: **یَاعَمُّ! ھَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَھْل؟** چچا جان! آپ ابوجَہْل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اُس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے وہ گستاخِ رسول ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اُس کو دیکھ لوں

تو اس پر ٹوٹ پڑوں یا تو اس کو مار ڈالوں یا خود مر جاؤں۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے اِسی طرح کی گفتگو کی۔ (شاعِر ان دونوں نوعُمر لڑکوں کے جذبات کی عکّاسی کرتے ہوئے کہتا ہے) ؎

قسم کھائی ہے مر جائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے یہ محبوبِ باری کو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ مزید فرماتے ہیں: اچانک میں نے دیکھا کہ ابوجَہل اپنے سپاہیوں کے درمیان کھڑا ہے۔ **میں** نے ان لڑکوں کو ابوجَہل کی طرف اشارہ کردیا۔ وہ تلواریں لہراتے ہوئے اُس پر ٹوٹ پڑے اور پے دَر پے وار کر کے اُسے پچھاڑ دیا۔ پھر دُونوں اپنے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوگئے اور عَرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** ! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم نے **ابوجَہل** کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دُونوں ہی کہنے لگے: میں نے۔ شَہَنْشاہِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی خون آلودہ تلواریں صاف کر لی ہیں؟ دُونوں نے عرض کی: جی نہیں۔ میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان تلواروں کو مُلاحَظہ کر کے فرمایا: کِلَاکُمَا قَتَلَہٗ یعنی تم دُونوں نے اسے قَتْل کیا ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۳۵٦ حدیث ۳۱٤۱)

دونوں مُنّوں کا بھی حملہ خوب تھا بو جَہل پر
بدر کے ان دونوں ننّھے جاں نثاروں کو سلام

Go To Index

یہ نوعُمْر کون تھے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اسلام کے شاہین صِفَت کم سِن مجاہِدین جنھوں نے لشکرِ قریش کے سِپہ سالار، دشمنِ خدا و مصطَفٰے اور اس امّت کے سنگ دل و سَرکش فِرعون **ابوجَہْل** کو موت کے گھاٹ اُتارا ان کے اسمائے گرامی ہیں: **مُعاذ** اور **مُعَوِّذ** رضی اللہ تعالٰی عنہما ۔ یہ دونوں سگے بھائی تھے۔ان کے عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر صد ہزار تحسین و آفرین اوران کے ولولۂ جہاد پر لاکھوں سلام کہ اس لڑکپن اور کھیلنے کودنے کے ایّام میں ہی انہوں نے اپنی زندگیوں کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے لشکرِ کفّار کے سِپہ سالار **ابوجَہْلِ** جفا کار سے ٹکّر لے لی اور اس کو خاک و خون میں لوٹتا کر دیا۔ کسی شاعِر نے ان دونوں مَدَنی مُنّوں کے **ابوجَہْل** پر حملہ کرنے کی کیا خوب منظر کشی کی ہے:

گِرا اس طرح کُندے جوڑ کر شَہباز کا جوڑا کہ اِک دم میں صفِ زاغ و زَغَن کا سلسلہ توڑا
جوانوں کے مقابل پہلوانوں کی طرح اَڑتے برابر وار کرتے وار سہتے چَومُکھی لڑتے
ہٹاتے مارتے اور کاٹتے بڑھتے گئے دونوں بَسان مَوجِ اوجِ رَیگ پر چڑھتے گئے دونوں
اُدھر بُوجَہْل بھی کرنے لگا بچنے کی تدبیریں نہ اسکی دھمکیاں کام آ سکیں لیکن نہ تقریریں
بَروئے بازوئے تقدیر تدبیریں نہیں چلتیں جہاں شمشیر چل جاتی ہے تقریریں نہیں چلتیں
ہٹا وہ دیکھ کر ان کو یہ پھر اسکے قریں پہنچے جہاں بُوجَہْل پہنچا دونوں لڑکے بھی وہیں پہنچے
نہ بھاگا جاسکا تو ان کو دھمکانے لگا کافِر سِپَر کے آسرے پر تیغ چمکانے لگا کافِر

وہ پختہ کار یہ کمسِن، یہ پیدل اور وہ گھوڑے پر
لگا مَرکَب کُدانے خَشْمگیں شیروں کے جوڑے پر

مگر عُشّاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے
خدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

ہوا میں گونج اٹھیں رَعد کی مانند تکبیریں
گِریں بُوجَہل پر دو تیز خون آشام شمشیریں

دَہَن سے آہ نکلی ہاتھ سے تیغ وسِپَر چھوٹی
گِرا گھوڑا بھی کھا کر زخم دونوں کی کمر ٹوٹی

زمیں دھنستی تھی جس بدبخت کی ادنیٰ سی ٹھوکر پر
پڑا تھا خون میں لِتھڑا ہوا مِٹّی کی چادر پر

وہ ہڈّی اور خوں جس پر ہمیشہ ناز رہتا تھا
وُہی ہڈّی شِکستہ تھی وہی اب خون بہتا تھا

زَباں سے چیختا اور کفر بکتا ہی رہا کافِر
مددگاروں کو چاروں سَمت تکتا ہی رہا کافِر

وہ جنگ آور رِسالہ جس کے بَل پر زور تھا سارا
اُسی میں گھس کے دو کمزور لڑکوں نے اسے مارا

جوانو! قابلِ تقلید ہے اِقدام دونوں کا
جَبینِ لَوحِ غیرت پر لکھا ہے نام دونوں کا

وہ غازی تھے مَئے حُبِّ نبی کا جوش تھا اُن کو
لبِ کوثر پہنچ کر شوقِ نوشا نوش تھا ان کو

مشکل الفاظ کے معانی

گُندا: گَندھا۔ زاغ: کوّا۔ زَغَن: چِیل۔ بَسان: مانند۔ مَوج: پانی کی لہر۔ اَوج: بُلندی۔ رَیگ: دُھول۔ قَریں: قریب۔ سِپَر: ڈھال۔ مَرکَب: سُواری۔ خَشْمگیں: غضبناک۔ رَعْد: بجلی کی کڑک۔ خون آشام شمشیریں: خونخوار تلواریں۔ دَہَن: مُنہ۔ تیغ: تلوار۔ لَعین: لعنتی۔ عَدُو: دشمن۔ شِکستہ: ٹوٹی ہوئی۔ رِسالہ: ہزار فوج کا دَستہ۔ جَبین: پیشانی۔ لَوح: تختی۔ مَئے حُبِّ نبی: نبی کی مَحبَّت کی شراب۔

لٹکتا بازو

ایک رِوایت کے مطابِق ان دونوں بھائیوں میں سے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے: میں اپنی تلوار لہراتا ہوا **ابوجَہل** پر ٹوٹ پڑا میرے پہلے وار سے اس کی ٹانگ کی پنڈلی کٹ کر دور جا گری۔ اس کے بیٹے عِکْرَمہ (جو بعد میں مسلمان ہوئے) نے میری گردن پر تلوار کا وار کیا مگر اس سے میرا بازو کٹ گیا اور کھال کے ایک تَسمے کے ساتھ لٹکنے لگا۔ سارا دن لٹکتے ہوئے بازو کو سنبھالے میں دوسرے ہاتھ سے دشمن پر تلوار چلاتا رہا۔ **لٹکتا بازو** لڑنے میں رُکاوٹ بن رہا تھا، لٰہذا میں نے اسے پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا جس سے جِلد (یعنی کھال) کا تَسمہ ٹوٹ گیا اور میں اس سے آزاد ہو کر پھر کُفّار کے ساتھ مصروفِ پَیکار (یعنی جنگ) ہو گیا۔ **مُعاذ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا زخم ٹھیک ہو گیا اور یہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عَہْدِ خِلافت تک زندہ رہے۔ حضرتِ علّامہ قاضی عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِبنِ وَہْب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے، ختمِ جنگ کے بعد حضرتِ سیِّدُنا **مُعاذ** رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنا کٹا ہوا بازو لے کر **بارگاہ رسالت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میں** حاضِر ہوئے۔ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لُعابِ دَہَن (یعنی مُبارَک مُنہ کا تھوک شریف) لگا کر وہ کٹا ہوا بازو پھر کندھے کیساتھ جوڑ دیا۔ (مَدارِجُ النُّبُوَّۃ ج ۲ ص ۸۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر توڑنے والے کا وُجود ہے تو جوڑنے والا بھی موجود ہے۔

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے
اشارہ کر دے کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انوکھا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں عبادت کے دَوران کیسا وَجد ساطاری ہوجاتا تھا کہ انہیں کسی تکلیف کا اِحْساس ہی نہیں ہوتا تھا، جی ہاں، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کرنا بھی عبادت ہی ہے۔ سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا کھال میں لٹکتے ہوئے ہاتھ کے ساتھ لڑنا پھر اُسے پاؤں میں دبا کر کھینچ کر کھال کو توڑ ڈالنا یہ ایسی باتیں ہیں جو دلوں میں جُھرجُھری پیدا کردیں مگران حَضْرات پر کچھ ایسی وارَفتگی چھائی ہوتی تھی کہ تکلیف کا اِحساس ہی نہیں ہوتا تھا۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے ان جانبازوں اوراسلام کے حقیقی سرفروشوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا چاہیے اورراہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں آنے والی تکالیف ہنسی خوشی برداشت کرنی چاہئیں۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ابو جَہْل کا سر

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کون ہے جو **ابوجَہْل** کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ تو حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جاکر لاشوں میں دیکھا تو **ابوجَہْل** زخمی پڑا ہوا دَم توڑ رہا تھا، اس کا سارا بدن فَولاد میں چھپا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جو رانوں پر رکھی ہوئی تھی، زخموں کی شدّت کے باعِث اپنے کسی عُضْو کو جُنْبِش نہیں دے سکتا تھا۔ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا، اس عالَم میں بھی اُس کے **تکبُّر** کا عالَم یہ تھا کہ حَقارت سے بول اٹھا: اے بکریوں کے چرواہے! تُو بڑی اونچی اور دشوار جگہ پر چڑھ گیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ص ۲۶۲، ۲۶۳) حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی کُند تلوار سے **ابوجَہْل** کے سر پر ضَربیں لگانے لگا، جس سے تلوار پر اُس کے ہاتھ کی گِرِفت ڈھیلی پڑگئی، میں نے اُس سے تلوار کھینچ لی۔ جانکنی کے عالَم میں اس نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا: فتح کس کی ہوئی؟ میں نے کہا: لِلّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ۔ یعنی **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے ہی فتح ہے۔ پھر میں نے اُس کی داڑھی کو پکڑ کر جھنجھوڑا اور کہا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ** یعنی اُس **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ جس نے اے دشمنِ خدا! تجھے ذلیل کیا۔ میں نے اُس کا خَود اس کی گُدّی سے ہٹایا اور اسی کی تلوار سے اس کی گردن پر زوردار وار کیا اس کی گردن کٹ کر سامنے جاگری۔ پھر میں نے اُس کے ہتھیار، زِرہ وغیرہ

اتار لئے اور اُس کا سر اُٹھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوگیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ دشمنِ خدا **ابو جَہل** کا سر ہے۔ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین بار فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ۔ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے اسلام اور اہلِ اسلام کو عزّت بخشی۔ پھر سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر فرمایا: ہر اُمّت میں ایک فرعون ہوتا ہے اس اُمّت کا فرعون ابو جَہل تھا۔

(سُبُلُ الْھُدٰی ج ٤ ص ٥١۔٥٢)

ابو جَہل کی آخِری بکواس

ابو جَہل کا جذبۂ عِناد اور عداوتِ رسولِ ربُّ الْعِباد تو دیکھئے کہ ٹانگیں کٹ چکی ہیں، سارا جسم زخموں سے چُور چُور ہے، موت سر پر منڈلا رہی ہے، اس حالت میں بھی اُس سخت جان، شَقیِ اَزَلی (یعنی ہمیشہ ہی سے بد بخت) کی شَقاوت (یعنی بدبختی) کا عالم یہ ہے کہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہا: "اپنے نبی کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ میں عُمر بھر اس کا دشمن رہا ہوں اور اس وقت بھی میرا جذبۂ عَداوت شدید تر ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار میں اس اَزَلی بد بخت کا یہ جُملہ عَرض کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری **اُمّت کا فرعون** تمام اُمّتوں کے فرعونوں سے زیادہ سنگدل اور کینہ پرور ہے۔ موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے فرعون کو جب

(بَحرِ اَحْمَر کی) موجوں نے اپنے نَرغے میں لے لیا تو پکار اُٹھا:

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پ ۱۱، یونس: ۹۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچّا معبود نہیں سِوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔

مگر اِس اُمّت کا فرعون مرنے لگا تو اس کی اسلام دشمنی اور سرکشی میں کمی کے بجائے اِضافہ ہوگیا۔

(مُحَمّد رسول اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ج ۳ ص ۴۳۱، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۲۴، ۲۲۵)

قُدرت کے نرالے انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت کے بھی نرالے انداز ہیں بڑے بڑے جنگ آزماؤں نے **ابوجَہْل** پر تلواروں کے وار کئے مگر وہ نہ مرا، آخِرِ کار دو **مَدَنی مُنّوں** نے اس کو گرادیا! اِس حملے میں وہ عاجز اور بے دست و پا ہوگیا، ہِلنے جُلنے کی اس میں سَکت نہ رہی۔ مگر اس سَخْت جان کی رُوح نہ نکلی، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت کہ آخِرِ دم تک اِس کے ہوش وحَواس قائم رہے۔ اس میں حِکمت یہ تھی کہ اس غُرور وتکبُّر کے پُتلے کو اُس مظلوم وبیکس بندے کے ہاتھوں واصِلِ جہنَّم کیا گیا جو مالی لحاظ سے خالی، جسمانی لحاظ سے کمزور اور قبیلے کے لحاظ سے بھی بے یار و مددگار تھا۔ اسلام لانے کے سبب **ابوجَہْل**، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گالیاں بکتا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سرِ مبارَک کے بال پکڑ کر طمانچے رسید کیا کرتا تھا اُس وَقْت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی قسم کی

جوابی کارروائی کرنے سے قاصِر تھے، آج وُہی صَحابی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کی چھاتی پر سُوار ہوگئے، اُس کے سر کو ٹھوکریں مار رہے ہیں، اپنے پاؤں تلے رَوند رہے ہیں، اُس کے ہاتھ سے تلوارِ آبدار چھین کر اُسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ رہے ہیں۔ ایسے وَقْت میں **ابوجَہْل** بے ہوش نہیں ہوش میں ہے، اپنی تذلیل ورُسوائی کا شُعور رکھتا ہے لیکن دَم نہیں مار سکتا۔ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے کمزور ہاتھوں سے اُس کا سرِ غُرور کاٹ کر، اٹھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نَعْلَینِ مُبارَکین کے نیچے پھینک دیتے ہیں۔ ابوجَہْل کی ذِلّت آمیز موت جُملہ کُفّار ومشرِکین اور تمام منافِقین ومُرتدّین کیلئے تازِیانۂ عبرت ہے۔ اور یقیناً عزّت اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کیلئے ہے جیسا کہ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن** آیت 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر مُنافِقوں کو خبر نہیں۔

مسلمانوں کا سامانِ جنگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابوجَہْل غزوۂ بَدْر میں قتل ہوا تھا۔ غزوۂ بَدْر کا واقِعہ 17 رَمَضانُ الْمبارَک سن ۲ ھ مقامِ بَدْر میں پیش آیا۔ اِس میں مسلمانوں کی تعداد بَہُت کم یعنی صِرْف **313** تھی، ان کے پاس صِرْف دو گھوڑے، 70 اُونٹ، شِکَستہ

کمانیں،ٹوٹے پھوٹے نیزے اورپُرانی تلواریں تھیں۔مگران کا جذبۂ ایمانی بے مثال تھا۔ انہیں سامانِ جنگ پرنہیں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بھروسا تھا۔

کُفّار کا سامانِ جنگ

ایک طرف مسلمانوں کی بے سَر وسامانی کا یہ عالَم ہے تو دوسری طرف دشمنانِ خداومصطَفٰے کی تعداد ایک ہزار ہے،ان کے پاس100 بَرق رفتار گھوڑے ہیں جن پر100 زِرَہ پوش جنگجوسُوار ہیں،700 اعلٰی نَسل کے اُونٹ ہیں،کھانے پینے کے ذَخائر کے انبار اٹھانے والے باربَردار جانور مزید برآں،نو نو،دس دس اُونٹ روزانہ ذَبْح کر کے لشکرِ کُفّار کی پُرتکلُّف دعوت کا اہتمام ہوتا ہے،ہرشب بزمِ عَیش ونَشاط برپا کی جاتی ہے جس میں شراب کے جام لُنڈھائے جاتے ہیں،خوبصورت کنیزیں اپنے ناچ اورسِحْر انگیز نَغمات سے اُن کی آتَشِ غَیظ وغضب بھڑکاتی رہتی ہیں۔اس کے باوُجود غلامانِ مصطَفٰے کے چِہروں پر تسکین واطمینان کا نُور برس رہاہے ان کے دِلوں میں ایمان ویقین کی شمع فَروزاں ہے،شرابِ وَحْدت کے نَشے میں سرشار اپنے پروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کا نام مبارک بُلند کرنے کیلئے اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ دین کا پرچم اُونچا لہرانے کے شوق میں سردھڑ کی بازی لگانے کا عَزْم بِالْجَزْم کئے رِضائے الٰہی کی منزِل کی طرف مَستانہ وار بڑھے چلے جارہے ہیں ،انہیں اپنی تعداد کی کمی،سامانِ جنگ کی قِلّت اور دشمن کی کثیر تعداد اورسامانِ حَرْب کی کثرت کی کوئی پرواہ نہیں،باطل کے سنگین قلعوں کو پاؤں کی ٹھوکروں سے

رَیزہ رَیزہ کردینے کا عَزْم انہیں ماہیِ بے آب (یعنی بِغیر پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپا رہا ہے، شوقِ شہادت انہیں بے چین کئے دیتا ہے، جاں نثارانِ بَدْر کی عظمت وشان کا بیان کرتے ہوئے شاعِر کہتا ہے:

وہاں سینوں میں کینہ تھا شَقاوت تھی عداوت تھی ۔۔۔ یہاں ذوقِ شہادت اور ایماں کی حَلاوت تھی

مجاہِد جن کو وعدے یاد تھے آیاتِ قُراں کے ۔۔۔ کھڑے تھے صبح سے ڈٹ کر مقابِل فوجِ شیطاں کے

جو غیرت مند راہِ حق میں تھے مصروفِ جانبازی ۔۔۔ اَبَد تک نام ان کا ہوگیا **اللہ** کے غازی

غَزا حق کیلئے حق کیلئے ان کی شہادت تھی ۔۔۔ یہ جینا بھی عبادت تھا یہ مرنا بھی عبادت تھی

شہادت کا لَہو جن کے رُخوں کا بن گیا غازہ ۔۔۔ کُھلا تھا ان کی خاطر دائمی جنّت کا دروازہ

شہادت اعلیٰ منزِل ہے مُسلمانی سعادت کی ۔۔۔ وہ خوش قسمت ہیں مِل جائے جنھیں دولت شہادت کی

شہادت پاکے ہستی زندۂ جاوِید ہوتی ہے ۔۔۔ یہ رنگیں شام، صُبحِ عید کی تمہید ہوتی ہے

شہید اس دارِفانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں ۔۔۔ زمیں پر چاند تاروں کی طرح تابِندہ رہتے ہیں

اِسی رنگت کو ہے ترجیح اس دنیا کی زینت پر ۔۔۔ خدا رَحمت کرے ان عاشِقانِ پاک طِینَت پر

سماسکتی ہے کیونکر حُبِّ دنیا کی ہوا دل میں ۔۔۔ بسا ہوجب کہ نقشِ حُبِّ محبوبِ خدا دل میں

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے ۔۔۔ اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی ۔۔۔ خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمد کی مَحبّت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے ۔۔۔ محمد کی مَحبّت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے

محمد کی مَحبّت خون کے رِشتوں سے بالا ہے ۔۔۔ یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے

محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا ۔۔۔ پِدَر، مادر بِرادر مال جاں اولاد سے پیارا

یِہی جذبہ تھا ان مردانِ غیرت مند پر طاری ۔۔۔ دِکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطِل کو نِگُوں ساری

مشکل الفاظ کے معانی

شَقاوت: بدبختی۔حلاوت: مٹھاس۔غَزا: جنگ۔رُخوں کا غازہ: چہروں کا پوڈر۔دائمی: ہمیشہ رہنے والی۔ زندۂ جاوِید: ہمیشہ زندہ رہنے والا۔تمہید: کسی بات کا آغاز۔دارِ فانی: خَتم ہونے والی دنیا۔تابندہ: روشن۔پاک طِینت: نیک فطرت۔دنیا کی ہوا: دنیا کی ہَوَس۔ملّت: قوم۔مَتاع: دولت۔پِدَر: باپ۔مادر: ماں۔بِرادار: بھائی۔نِگُوں سار: شرم سے سرجُھکائے ہوئے۔

حیرت انگیز جذبے کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ عَزمِ مُحکَم، یہ باطِل سے ٹکرا جانے کا والِہانہ شوق، خداو مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک بلند کرنے کی تڑپ، یہ بے خَوفی اور بہادُری انہیں کہاں سے ملی؟ یقیناً یہ سب **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت اوراُن دُعاؤں کا ثَمر (یعنی نتیجہ) ہے جولَبہائے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نکلیں۔ چُنانچِہ امام بَیْہَقِی رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ نَقل کرتے ہیں: حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: "بَدْر کے روز ہم میں سے حضرتِ مِقداد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کوئی سُوار نہ تھا وہ اَبْلَق (یعنی چِتکَبرے) گھوڑے پرسُوار تھے، اُس رات سب سورہے تھے، مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری رات نَفْل پڑھتے رہے اور روتے رہے۔" (دَلائِلُ النُّبُوَّۃ ج ۳ ص ۴۹) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اشکوں کی زَبانی فَتح ونُصرت کیلئے جودعائیں مانگی گئی ہونگی ان کی قَبولیّت کا کیا عالَم ہوگا!

فِرِشتوں کے ذَرِیْعے مدد

امیرُ الْمُؤمِنِین، امامُ العادِلین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَرفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **بَدْر** کے روز سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قِبلہ رُو کھڑے ہوگئے اور اپنے دونوں ہاتھ بارگاہِ الٰہی جَلَّ جَلالُہٗ میں پھیلا دیئے اور اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے فریاد شُروع کردی یہاں تک کہ مَحوِیَّت (یعنی استِغراق) کے عالَم میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک کندھے سے چادرِ پاک زمین پر تشریف لے آئی، سیِّدُ ناصِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ تیزی سے آئے اور چادر شریف اٹھا کر سلطانِ بَحرْو بر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک کندھے پر ڈال دی، پھر والہانہ انداز میں پیچھے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینے سے لگالیا اور عرض کی: آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کافی ہے۔ یقیناً **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی اپنا عَہْد پورا فرمائیگا۔ اُسی وَقْت سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام یہ آیت (یعنی پارہ 9 **سُوْرَۃُ الْاَنْفَال** آیت 9) لے کر حاضرِ خدمتِ اَقدس ہوئے:

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فِرِشتوں کی قِطار سے۔

(مُسلِم ص ۹۶۹ حدیث ۱۷۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولوں کے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

دعاؤں کو قبولیّت کا تاج پہنا دیا گیا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ؎

اِجابت کا سہرا عِنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جِبرئیل عَلَیْہِ السَّلام کا گھوڑا

''خَزائنُ الْعِرفان'' میں ہے، حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مسلمان اُس روز کُفّار کا تعاقُب (یعنی پیچھا) فرماتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سُوار کا یہ کلمہ سنا جاتا ''اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ'' یعنی'' اے حَیْزُوم! آگے بڑھ'' (حَیْزُوم حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافِر گر کر مر گیا اور اُس کی ناک تلوار سے اُڑا دی گئی اور چِہرہ زخمی ہو گیا۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی طرف سے جب سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہ کیفیّات بیان کی گئیں تو حُضُور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔'' (مُسلِم ص ۹۶۹) ایک بدری صَحابی حضرتِ ابوداوٗد مازِنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: میں غَزوۂ بَدْر میں ایک مشرِک کی گردن مارنے کے دَر پے ہوا، میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی اُس کا سر کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ٤ ص ۳۵-۳٦) حضرتِ سَہْل بن حُنَیف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: بَدْر کے روز ہم میں سے کوئی تلوار سے اِشارہ کرتا تھا تو اُس کی تلوار پہنچنے سے قبل ہی مُشرِک کا سرتن سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔ (ایضاً ص۳۳) (خزائن العرفان ص۳۳۵،۳۳٦ مُلَخَّصًا وَمُخَرَّجًا)

دُعا مومن کا ہتھیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسے ہی کٹھن حالات پیدا ہوجائیں ہمیں نظر اَسباب پر نہیں بلکہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب جَلَّ جَلَالُہٗ پر رکھنی چاہیے اور دُعا سے ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج ۱ ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) **غَزوۂ بَدْر** میں دُشمنوں کو اپنی بھاری تعداد اور کثرتِ اَسْلِحہ (اَسْ۔لِ۔حَہ) پر ناز تھا اور مسلمانوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر بھروسا۔ مُجاہِدین میں جذبۂ شہادت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور مسلمانوں کا بچّہ بچّہ شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ چُنانچہ

جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جو ابھی نَوعُمْر ہی تھے **غَزوۂ بَدْر** کے موقع پر فوج کی تیّاری کے وَقْت اِدھر اُدھر چُھپتے پھر رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے تَعَجُّب سے پوچھا: کیوں چُھپتے پھر رہے ہو؟ کہنے لگے: کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم دیکھ لیں اور چھوٹا سمجھ کر جِہاد پر جانے سے مَنْع فرمادیں۔ بھیّا! مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لڑنے کا بڑا شوق ہے، کاش! مجھے شہادت نصیب ہوجائے۔ آخِرِ کار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی توجُّہ شریف میں آ ہی گئے اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ان کو کم عُمری کی وجہ سے مَنْع فرما دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ غَلَبۂ شوق کے سبب رونے لگے، ''جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے'' کے مِصداق ان کا آرزوئے شہادت میں **رونا کام آگیا** اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت مَرحَمت فرما دی۔ جنگ میں شریک ہوگئے اور دوسری آرزو بھی پوری ہوگئی کہ اُسی جنگ میں **شہادت** کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بڑے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ چھوٹے تھے اور تلوار بڑی تھی لہٰذا میں اس کی حَمائل کے تَسموں میں گرہیں لگا کر اُونچی کرتا تھا۔ (کتاب المغازی للواقدی ج ۱ ص ۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹا ہو یا بڑا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جان قربان کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصدِ وحید تھا، لہٰذا کامیابی خود آگے بڑھ کر ان کے قدم چومتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جذبۂ جِہاد اور شوقِ شہادت آپ نے مُلاحَظہ فرمایا اور بڑے بھائی سیِّدُنا سعد ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تعاوُن کے بارے میں بھی آپ نے سنا۔ بیشک آج بھی بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کا اور باپ اپنے بیٹے کا تعاوُن کرتا ہے مگر صِرْف دُنیوی مُعاملات میں اور فَقَط دُنیوی مستقبل روشن کرنے کی غَرَض سے۔ افسوس! ہمارے پیشِ نظر صِرْف دنیا کی چند روزہ زندَگی کا سِنگھار ہے جبکہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہوں میں آخرت کی زندگی کی بہار تھی۔ ہم دُنیوی آسائشوں پر نثار ہیں اور وہ اُخروی راحتوں کے طلبگار رہتے۔ ہم دنیا کی خاطر ہر طرح کی مصیبتیں جھیلنے کیلئے تیّار رہتے ہیں اور وہ آخرت کی سُرخروئی کی آرزو میں ہر طرح کی راحتِ دنیا کو ٹھوکر مار کر سَخْت

مصائب و آلام اور خون آشام تلواروں تلے بھی مسکراتے رہے۔

ربِّ کعبہ کے پَرَستار وہ مردانِ جلیل! پاسبانِ حرم، وارثِ ایمانِ خلیل!
وہ سرِفرشِ زمیں عزّتِ حوّا کا ثُبوت وہ تہِ چرخِ بریں عَظَمتِ آدم کی دلیل
راست گُفتار وکُشادہ دل وبیدار دماغ مدّتُ العمر جو آفات کے سایوں میں پلے
کبھی پابندِ سَلاسِل کبھی شُعلوں کے حَرِیف کبھی اَنگاروں پہ لوٹے کبھی کانٹوں پہ چلے
کبھی تپتے ہوئے پتّھر کی سِلَیں سینوں پر کبھی کاندھوں پہ اٹھائے ہوئے وہ بارِ گراں
کبھی پُشتوں پہ سَلاخوں کے سلگتے ہوئے داغ کبھی چہروں پہ طمانچوں کے المناک نشاں
کبھی نیزوں کے سزاوار کبھی تیروں کے کبھی طعنوں کے کچوکے کبھی فاقوں سے نڈھال
کبھی چکّی کی مَشَقَّت کبھی تنہائی کی قید کبھی اپنوں کی ملامت کبھی غیروں کا اُبال
کبھی بُہتان طَرازی، کبھی دُشنامِ غلیظ کبھی تضحیک وتَمَسخُر، کبھی شُبُہات وشکُوک
کبھی روحانی اذیّت، کبھی توہینِ ضَمیر کبھی اِینٹوں سے تَواضُع، کبھی کوڑوں کا سُلوک
کبھی مَحبُوس گھروں میں تو کبھی خانہ بدَر چیتھڑے تن کے نگہبان، کبھی وہ بھی نہیں!
تشنگی کا ہے وہ عالم کہ الٰہی توبہ حلق کو چاہئے تھوڑی سی نَمی وہ بھی نہیں
آزمائش کے لپکتے ہوئے ہنگاموں میں وقت نے ان کے نشانات قدم دیکھے ہیں
تختۂ دار پہ آئے تو اُسے چوم لیا ایسے جی دار بھی تاریخ نے کم دیکھے ہیں
کس عَزِیمَت کے تھے مالِک یہ نُفُوسِ قُدسی جو پڑی وقت کے ہاتھوں وہ کڑی جَھیل گئے
صِرف اسلام کی خاطِر، فقط اللہ کے لئے جان سے کھیلنا آتا تھا انہیں کھیل گئے
ہم تک اسلام جو پہنچا تو صِرف ان کے طُفیل یہ غلامانِ خدا نورِ رسالت کے امیں
سر بسر پیکرِ ایثار، مجسّم ایماں حشر تک ان سا ہو پیدا کوئی ممکن ہی نہیں

مشکل الفاظ کے معانی

پَرَستار: پُوجا کرنے والا۔ پاسبان: محافِظ۔ چَرخِ بَریں: بُلند آسمان۔ راست گُفتار: سچ بولنے والا۔ پابندِ سَلاسِل: زنجیروں میں جکڑا ہوا۔ حَریف: مقابلہ کرنے والا۔ دُشنامِ غلیظ: گندی گالیاں۔ تضحیک: ہنسی اُڑانا۔ تمَسخُر: مذاق اُڑانا۔ مَحبُوس: قید۔ خانہ بَدَر: گھر سے نکال دینا۔ تِشنگی: پیاس۔ تختۂ دار: پھانسی کا تختہ۔ عزیمت: عَزم وارادہ۔ نُفوسِ قُدسی: پاک جانیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری **سنَّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنَّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یارَبَّ الْعِباد! مکّے مدینے کی زیارت عطا فرما“ کے بَتّیس حُرُوف کی نِسبت سے سفر کے 32 مَدَنی پھول

❁ شَرْعاً مسافِر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے

اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہوگیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مَسافت سے مُراد ساڑھے ستاوَن میل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا فاصِلہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۸ ص ۲۴۳، ۲۷۰) ❁ شَرعی سفر کرنے والے کے لیے ضَروری ہے کہ وہ سفر کے ضَروری پیش آمَدہ یعنی سفر میں پیش آنے والے اَحْکام سیکھ چکا ہو۔ (مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "مسافِر کی نَماز" کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے) ❁ جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۴۰۰) ❁ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے قبل یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی: ﴿۱﴾ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن ﴿۲﴾ سُوْرَۃُ النَّصْر ﴿۳﴾ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص ﴿۴﴾ سُوْرَۃُ الْفَلَق ﴿۵﴾ سُوْرَۃُ النَّاس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتِدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسْمِ اللّٰہ شریف چھ بار) سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، مذکورہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا (ابو یعلٰی ج ۶ ص ۲۶۵ حدیث ۷۳۸۲) ❁ چلتے وَقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قُصور مُعاف کرائے اور اب اُن پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں (بہارِ شریعت جلد اول ص ۱۰۵۲) ❁ لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رَکعت نَفْل اَلْحَمْدُ اور قُلْ (ھُوَ اللّٰہ کی پوری

سورۃ) سے پڑھ کر باہَر نکلے۔ وہ رَکْعَتیں واپَس آنے تک اُس کے اَہل و مال کی نگہبانی کریں گی (ایضاً) ۞ دو۲ رَکْعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: ''کسی نے اپنے اہل کے پاس اُن دو۲ رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں'' (مصنّف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۵۲۹) ۞ سفر میں تین۳ یا اِس سے زیادہ اسلامی بھائی ہوں تو ایک کو ''امیر'' بنالیں کہ سنّت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اپنا **امیر** بنالیں'' (ابو داؤد ج ۳ ص ۵۱ حدیث ۲۶۰۹) ۞ اس (یعنی امیر بنانے) میں کاموں کا انتِظام رَہتا ہے، سردار (یعنی امیر) اُسے بنائیں جو خوش خُلق (یعنی با اَخلاق) عاقِل دیندار ہو، سردار (یعنی امیر) کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مُقدَّم رکھے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۵۲) ۞ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے (ایضاً ص ۱۰۵۱) ۞ ذِکْرُ اللّٰہ سے دل بہلائے کہ فِرِشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ (بُرے) شِعر ولَغوِیات (یعنی بے ہودہ باتوں) سے کہ شیطان ساتھ ہوگا (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۷۲۹) ۞ اگر دشمن یا ڈاکو کا خوف ہو تو سورۂ ''**لِاِیْلٰفِ**'' پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر بلا سے اَمان ملے گی۔ یہ عمل مُجَرَّب ہے (الحصن الحصین ص ۸۰) ۞ سفر ہو یا حَضَر (یعنی قِیام) جب بھی کسی غم یا پریشانی کا سامنا ہو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل بکثرت پڑھیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مشکل آسان ہوگی ۞ راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے نیز بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانب جارہی ہو تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہیے ۞

اگر کوئی شخص سفر پر جارہا ہو تو اس (مسافر) سے مُصافَحہ کرے یعنی ہاتھ ملائے اور اُس کے لیے یہ دُعا مانگے: **اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ** ترجَمہ: میں تیرے دِین، تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتِمے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سُپُرد کرتا ہوں (ایضاً ص ۷۹) ۞ مُقیم کے لیے مُسافِر یہ دُعا پڑھے: **اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ** ترجَمہ: میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سُپُرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا (ابنِ ماجہ حدیث ۲۸۲۵ ج ۳ ص ۳۷۲) ۞ منزِل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے: **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** ترجَمہ: میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ہر نقصان سے بچے گا** (الحصنُ الحصین ص ۸۲) ۞ مُسافِر کی دُعا قَبول ہوتی ہے، لہٰذا اپنے لیے، اپنے والِدَین واَہل وعِیال اور عام مسلمانوں کے لیے دعائیں کیجئے ۞ سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا بیہوش ہو گیا تو اس کے ساتھ والے اُس مریض کی ضَروریات میں اُس کا مال بِغیر اجازت خَرچ کر سکتے ہیں (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۳۳۴، ۳۳۵، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۲۲۲) ۞ **مُسافِر** پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصْر (قَصْ۔رْ) کرے یعنی چار رَکْعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکْعَتیں پوری نَماز ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۳، عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹) ۞ مغرِب اور وِتر میں قَصْر نہیں ۞ **سنّتوں میں قَصْر نہیں بلکہ پوری** پڑھی جائینگی، خوف اور رَوا رَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور اَمن کی حالت میں پڑھی جائینگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹) ۞ کوشِش کر کے ہوائی جہاز یا ریل یا بس میں

ایسے وَقْت سفر کیجئے کہ بیچ میں کوئی نَماز نہ آئے ❁ سونے کے اَوقات میں ہرگز ایسی غفلت نہ ہو کہ **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نَماز قضا ہو جائے ❁ دورانِ سفر بھی نَماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، خُصُوصاً ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور لمبے روٹ کی بس میں نَماز کیلئے پہلے ہی سے وُضو تیّار رکھئے ❁ راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبْر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جائیے ❁ ریل، بس وغیرہ میں دیگر مُسافِروں کے حقِّ پڑوس کا خیال رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ خوب حُسنِ سُلوک کیجئے، بے شک خود تکلیف اُٹھا لیجئے مگر اُن کو راحت پہنچائیے ❁ بس وغیرہ میں چلّا کر باتیں کرکے اور زور سے قہقہے لگا کر دوسرے مسافِروں کو اپنے آپ سے بدظن مت کیجئے ❁ بھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف یا مریض کو دیکھیں تو بہ نیّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَسْت پیش کر دیجئے ❁ حتَّی الْاِمکان فلموں اور گانے باجوں سے پاک بس اور ویگن وغیرہ میں سفر کیجئے ❁ سفر سے واپَسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لیتے آیئے کہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جب سفر سے کوئی واپَس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ھَدِیَّہ (یعنی تحفہ) لائے، اگرچِہ اپنی جھولی میں پتّھر ہی ڈال لائے'' (اِبنِ عساکر ج۵۲ ص۲۳۰) ❁ شَرْعی سفر سے واپَسی میں مکروہ وَقْت نہ ہو تو سب سے پہلے اپنی مسجِد میں اور جب گھر پہنچے تو گھر پر بھی دو۲ رَکعت نَفل پڑھئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ دو۲ کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر

مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
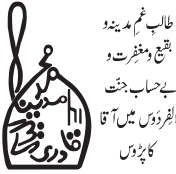
یکم محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

16-11-2012

Go To Index

بیان: 4

سگِ مدینہ کہنا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سگِ مدینہ کہنا کیسا؟[1]

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (45صفحات)پورا پڑھ لیجئے
۔ان شاء اللّٰہ عزوجل معلومات کا حیرت انگیز خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): **مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔**

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ٦١ ص ٣٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک عاشقِ رسول تُرک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهعَزَّوَجَلَّ میری سعادتوں کی معراج کہ ایک بار مجھ سا سراپا

مدینہ

[1] یہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ) کراچی میں شعبان المعظم ١٤٢٩ھ ۞ اگست 2008ء میں فرمایا۔ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

گناہ وآثام **مسجدُالنّبوِیِّ الشّریف** علٰی صاحِبِھا الصّلوٰۃ وَالسَّلام **میں بیٹھا** اپنے لیٹر پیڈ پر کچھ تحریر کررہا تھا، قریب بیٹھے ہوئے ایک **تُرک** حاجی کی نظر پیڈ پر اوپر کی جانب لکھے ہوئے نام **سگِ مدینہ محمد الیاس قادری** پر پڑی، میرے ہاتھ سے پیڈ لیکر **سَگم سگانِ مدینہ** (یعنی میں تو مدینے کے کتوں کا بھی کتا ہوں) کہتے ہوئے اس نے پیڈ کو عقیدت سے چوم لیا۔ سُبحٰنَ اللہ! یہ اُس **عاشقِ رسول تُرک** کی مَحَبَّت تھی، جب کہ بعضوں کو شیطان یوں وسوسوں میں مبتَلا کردیتا ہے کہ انسان چُونکہ اشرف المخلوقات ہے لٰہذا اس کو کسی جانور سے تَشبِیہ دینا، مَثَلاً عشقِ رسول میں خود کو **سگِ مدینہ** یعنی مدینے کا کتّا کہنا یا کسی کو **بلی، گھوڑا، گدھا، شیر، چیتا** وغیرہ وغیرہ کہنا کہلوانا عظمتِ انسان کی توہین ہے۔ نیز اپنے آپ کو سگ کہنے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری بھی ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اچھا خاصا انسان بنایا تو کوئی اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کیوں کہے اور لکھے!

پورا بیان سن لیجئے ان شاءاللہ عزوجل وسوسے کٹ جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شیطانی وسوسوں سے بچائے۔ اٰمین۔ اگر میرا یہ بیان ''سگِ مدینہ کہنا کیسا؟'' از ابتِدا تا انتہاء توجُّہ

Go To Index

فرمانِ مصطَفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سے سن لیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان سر پر خاک اُڑاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوگا اور آپ کے وسوسوں کی جڑیں کٹ جائیں گی۔ اور اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ بھی زبانِ حال سے بے ساختہ پکار اُٹھیں گے۔

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کتّا بن گیا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نافرمان انسان بدتر از حیوان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسوسہ یہ ہے کہ انسان چُونکہ اشرفُ المخلوقات ہے اِس لئے اس کو کسی جانور سے. تَشْبِیہ (تَش۔بِیہ) نہیں دی جاسکتی۔ اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ انسان شکل وصورت میں واقِعی بَہُت اچھّا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ جو انسان **اللّٰہ رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور مُتَّبِعِ شیطٰن ہے وہ یقیناً بدتر از حَیوان ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، بلکہ **اللّٰہ** تبارَک

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

وَتعالٰی پارہ 30 سورۃُ التِّین آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد فرمارہا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

دیکھئے! قراٰنِ مجید میں انسان کو اچّھی صورت پر بنانے کے بعد ہر نیچی سے نیچی حالت پر پھیر دینے کا تذکِرہ کیا گیا ہے۔ مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان آیت نمبر 4 میں انسان کی اچّھی صورت اور جسمانی خوبیوں کا تذکِرہ کرنے کے بعد آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی انسان نے مذکورہ نعمتوں کی قدر نہ کی اور کُفر و بدعملی اختیار کی، تو ہم نے اسے جانوروں سے بدتر، کیڑوں مکوڑوں، (بلکہ) گندگیوں سے (بھی) کمتر کردیا کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ کافر (بظاہر انسان نظر آنے کے باوُجود) جانور سے بدتر ہے۔" اِلَخ (نور العرفان ص 987)

پارہ8سورۃُ الْاَعراف آیت179 میں ارشادِ ربُّ العِباد عزوجل ہے:

اُولٰٓىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ(۱۷۹)

ترجَمۂ کنزا لایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، وُہی غفلت میں پڑے ہیں۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ انسان اگر ٹھیک رہے تو (بعض) فرشتوں سے بڑھ جاوے۔ اور اگر اُلٹا چلے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جاوے کہ جانور تو اپنے بُرے بھلے کو جانتا ہے (مگر) یہ نہیں جانتا۔ کُتّا (بھی) سونگھ کر منہ ڈالتا ہے مگر یہ انسان بِغیر تحقیق ہی حرام حلال سب کھا جاتا ہے۔ (نورالعرفان ص276)

اپنے منہ میاں مِٹّھو بننے کی مُمانَعَت

اُمّید ہے یہ بات تو سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ جو انسان خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا تابِعِ فرمان ہے وُہی صاحِبِ عظمت و شان ہے ورنہ جو انسان مُتَّبِعِ شیطان ہے وہ بدتر از حیوان ہے۔ مگر شاید ابھی یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ چلئے کُفّار جانور بلکہ

جانور سے بھی بدتر سہی مگر مسلمان کوتو اپنے منہ سے خود کو **کُتّا** وغیرہ نہیں کہنا چاہئے! اِس ضِمن میں عرض ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو تواضُع کے طور پر ''کتّا'' کہے یا لکھے تو اِس میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ بطورِ عاجزی اپنے لئے اِس طرح کے الفاظ کا استِعمال بُزُرگوں میں شُروع ہی سے رائج ہے۔ البتّہ، **اپنے منہ میاں مِٹّھو بننے** یعنی محض اپنے نفس کی خاطِر اپنی بڑائی بیان کرنے کی اجازت نہیں چُنانچِہ پارہ 27 سورۃُ النَّجم آیت نمبر 32 میں **اللہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

ترجَمۂ کنز الایمان: تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

اپنے منہ سے خود کو عالِم کہنا

عالِم ہونا بھی خوبی کی بات ہے مگر بِلا ضَرورت اپنے منہ سے عالِم بھی اپنے آپ کو عالِم نہ کہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطَفٰے** صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہے:

مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ. یعنی جو اپنے آپ کو **عالِم** کہے وہ جاہِل ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ٥ ص ١٣٩ حدیث ٦٨٤٦)

اللّٰہ و رسول کا شَیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کرانسان کی عظمت کوکون سمجھ سکتا ہے! خودسرکارِنامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے کرمِ خاص سے بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو''انسان'' کے علاوہ کسی اور شے کے لقب سے مُلَقَّب فرمایا مَثَلاً ،حُضورِاکرم،نُورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم،رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چچا جان سیِّدُ الشُّہدا ءحضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **اللہ ورسول کا شَیر** قرار دیتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین (علیہ السلام) آئے انہوں نے بتایا: ''ساتوں آسمانوں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرتِ حمزہ **اللہ** اوراس کے **رسول** کے شَیر ہیں۔'' (المُستَدرك لِلحاکم ج٤ ص٢٠٤ رقم ٤٩٥٠ دار المعرفة بیروت)

وہ خدا کے شیر ہیں، وہ مصطَفٰے کے شیر ہیں
ہم سگ غوث و رضا ہیں، ہم سگِ اجمیر ہیں

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

اللّٰہ کی تلوار

سرکارِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سَیْفٌ مِّن سُیُوفِ اللّٰہ، یعنی ''اللّٰہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار'' کا لقب عنایت فرمایا۔

(ماخوذ از صحیح البخاری ج۲ ص۵۴۸ حدیث ۳۷۵۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تَحت فرماتے ہیں: ''سَیْفُ اللّٰہ'' (یعنی اللہ عزوجل کی تلوار) سے مُراد ہے بڑے بہادُر، اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت عظمت کے لئے ہے۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ ص ۱۸۷، ضیاء القراٰن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اے مِٹّی والے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صلَّی اللہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی پیاری بیٹی، شہزادیٔ کونَین، خاتونِ جنّت، سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لائے۔ مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکلکشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو وہاں موجود نہ پاکر شہزادی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے بارے میں اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا، عرض کی: مسجد میں گئے ہیں۔ وہاں تشریف لے گئے، دیکھا کہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مِٹّی پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی مبارَک چادر پُشتِ اطہر سے نیچے گری ہوئی ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک و مختار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ پُر انوار سے اُن کی پیٹھ مبارَک سے مِٹّی جھاڑتے ہوئے فرمایا: **قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ** یعنی **اٹھو! اے ابوتُراب، اٹھو! اے ابوتُراب** (ابوتُراب یعنی مِٹّی والے)۔ **حضرتِ** سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنے ناموں میں **ابُوتراب** (یعنی مِٹّی والے)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

سب سے زیادہ پسند تھا۔ جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بَہُت خوش ہوتے تھے۔ ان کا **ابُوتُراب** نام رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی نے رکھا۔

(صحیح البخاری ج ۱، ۲، ۴ ص ۱۶۹، ۵۳۵، ۱۵۵ حدیث ۴۴۱، ۳۷۰۳، ۶۲۰۴)

آہ! عطّار بن گیا انسان
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

شیرِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیر ہمّت کی علامت ہے۔ بہادروں کو عُموماً لوگ ''شیر'' کہہ دیا کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کا لُعاب (تھوک) نَجاستِ غلیظہ ہے اور جُھوٹا ناپاک۔ یہاں عظمتِ انسانی مجروح ہوئی یا نہیں؟ ہرگز نہیں ہوئی۔ بہادُروں کے افسر، فاتحِ خیبر، حضرتِ مولائے کائنات، مولیٰ مشکلکُشا، علیُّ الْمرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کومسلمانوں کا بچّہ

بچّہ **شَیرِ خُدا** کہتا ہے۔ صَدِیّاں بیت گئیں مگر آج تک کسی عالِمِ دین نے مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم کو **شَیرِ خدا** کہنے سے نہیں روکا تو اگر کوئی بطورِ عاجزی و بسببِ خوفِ خداوندی خود کو **سگِ مدینہ** کہے تو اُس پر اعتراض کیوں؟

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ابو ھُریرہ کا اصلی نام کیا تھا؟

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام شاید ہی کسی کو معلوم ہوگا! ''**ابوہُریرہ**'' نام نہیں بلکہ **کُنیت** ہے جو بارگاہِ رسالت سے عنایت ہوئی تھی۔ اور **ابوہُریرہ** کے معنی ہے: (بلّی والا، یا) **بلّی کا باپ**۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصلی نام مبارَک کے بارے میں شارحِ بُخاری حضرتِ سیِّدنا **علاّمہ عینی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ان (یعنی حضرت ابو ہریرہ) کے نام کے بارے میں تقریباً

تیس قول ہیں، سب سے قریب تر یہ قول ہے کہ ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۹٤ دارالفکر بیروت)

میں غلامِ غلامانِ احمد، میں سگِ آستانِ محمد
قابلِ فخر ہے موت میری، قابلِ رشک ہے میرا جینا

ایک صَحابی کا لقب سَفینہ (کِشتی) تھا

مشہور صحابی حضرتِ سَیِّدُ نا سَفینہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اصلی نام ایک قول کے مطابق ''مِہران'' ہے۔ انہیں بارگاہِ رسالت سے سَفینہ (کَشتی) کا لقب عنایت ہوا اور اسی لقب سے شُہرت پائی۔

(المنتظم فی تاریخ الملوك والامم لابن الجوزی ج٥ ص ١٤٠، دار الکتب العلمیة بیروت)

آ کے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش!
میں سفینہ طیبہ کا کاش بن گیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

Go To Index

اُونٹ کا لقب پانے والے صَحابی

حضرتِ سیِّدُ نا بُریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَعِیَّت (م۔عی۔یَت) میں مجھے سفر کی سعادت ملی ہوئی تھی رُفَقائے سفر سے سامان کا بار اٹھانا دُشوار ہوگیا، اُنہوں نے مجھ پر سامان ڈالنا شروع کر دیا، پیارے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، محبوبِ ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو فرمایا: اَنْتَ زَامِلَۃٌ یعنی تم بوجھ اٹھانے والا اُونٹ ہو"۔ (تاریخ الاسلام للذھبی ج ۱ ص ۱۳٤)

اونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قرباں میں
کاش! دستِ آقا سے نَحر ہوگیا ہوتا

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایک صَحابی کا لقب حِمار تھا

بخاری شریف میں ہے: سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ

وسلَّم کی ظاہِری حیات میں ایک صحابی تھے جن کا نام عبداللہ اور لقب حمار[1] تھا، وہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہنسایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری ج ٤ ص ٣٣٠ حدیث ٦٧٨٠) شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی نُزہۃُ القاری جلد 5 صَفْحَہ 747 پر لکھتے ہیں: کسی کا بُرا لقب رکھنا مَنع ہے ارشاد ہے: وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ (ترجَمۂ کنز الایمان:) اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ ٢٦ الحجرات ١١) پھر ان کا لقب اس عہدِ مبارَک میں کیسے حمار تھا؟ بُرا لقب رکھنا اِیذا اور اِہانت (یعنی توہین) کا سبب ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی اِس قسم کے نام کسی خاص وجہ سے لوگوں کو پیارے ہوجاتے ہیں مَثَلاً کسی دینی بُزُرگ نے یہ لقب رکھ دیا جیسے امیرُ الْمؤمِنین، مولَی الْمُسلِمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''ابوتُراب'' (یعنی مِٹّی والا) رکھا، ظاہر ہے کہ معنیٰ لُغوی کے اعتبار سے یہ جُملہ توہین کا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] حِمار یعنی گدھا، خوطہ، دراز گوش

کو یہ نام سب سے زیادہ پسند تھا اِسی قُبَیل (قِسم) سے ابوہُریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) (یعنی چھوٹی سی بلّی والا) ہے۔ ذَاتُ النِّطَاقَیْن (یعنی دو کمر بند والی) عرب کے عُرف میں توہین کا لفظ تھا لیکن جب حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اَسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا کو ذَاتُ النِّطَاقَیْن (یعنی دو کمر بند والی) کہہ دیا یہ ان کے لئے سرمایۂ افتخار ہو گیا۔ اسی طرح اِمکان ہے کہ ہو سکتا ہے حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی ان کو حمار فرمادیا یا کسی اور معزَّز نے حمار کہہ دیا ہو جس کی وجہ سے انہیں یہ نام پسند آ گیا۔

کیوں ہنس کے کہہ دیا "مرے در کا فقیر" ہے
میرا مزاج اور بھی شاہانہ ہو گیا

(نزھۃ القاری ج ۵ ص ۷۴۷ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

کاش! خَر یا خچّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
مصطَفٰے نے کُھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

صَحابۂ کرام کی عاجِزیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اشرفُ المخلوقات اور عظمتِ انسانی کے مفہوم کو یقیناً ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ان نُفُوسِ قُدسِیّہ نے **معاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بطورِ ناشکری نہیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مَغلوب ہو کر اور **اللّٰہُ قدیر** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی کبھی **دَرَخت**، کبھی **خاک**، کبھی **پرندہ** تو کبھی **چَوپایہ** بن کر دنیا میں نہ آنے پر اپنے لئے تشویش کا اظہار فرمایا! کیونکہ جانور وغیرہ کو بُرے خاتِمے کا کوئی خوف نہیں، اِسے نَزْع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں، اور جہنّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ بلکہ تمنّا کیا کرتے تھے کہ کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے!

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

کاش میں پَرندہ ہوتا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک

پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: **اے پرندے!** تُو بڑا خوش بخت ہے، **وَاللّٰہ!** کاش! میں بھی تیری طرح ہوتا، درخت پر بیٹھتا، پھل کھاتا، پھر اُڑ جاتا، تجھ پر کوئی حساب وعذاب نہیں، خدا کی قسم! کاش! میں کسی راستے کے کَنارے پر کوئی **دَرَخت** ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چباتا پھر نگل جاتا۔ **اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔** (مُصَنَّف ابن ابی شَیبۃ ج۸ ص ۱۴۴، دارالفکر بیروت) **ایک موقع پر** فرمایا: ''کاش! میں کسی مسلمان کے پہلو کا بال ہوتا''۔

(الزُّھد، للامام احمد بن حنبل ص ۱۳۸ رقم ۵۶۰، دارالغدالجدید مصر)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میری ماں نے ھی مجھ کو نہ جنا ھوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر تنکا اٹھا کر فرمانے

لگے: کاش! میں یہ تنکا ہوتا، **کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا۔**

(مُصَنَّف ابن ابی شَیبة ج۸ ص ۱۵۲)

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

کاش!میں پھل دار پیڑ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہی حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَرغِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار غلَبۂ خوف کے وَقت فرمانے لگے: ''خدا کی قسم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا پیڑ بنادیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھالئے جاتے۔'' (مصنف ابنِ ابی شیبہ ج۸ ص ۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم وہ چیزیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے زیادہ روتے اور اپنی عورَتوں سے بستروں پر لذّت حاصل نہ کرتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں

کی طرف نکل جاتے **حضرتِ** سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: **یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ.** یعنی ہائے کاش! میں درخت ہوتا، جو کاٹ دیا جاتا۔(مشکاۃ المصابیح ج۳ ص ۲۷۲ حدیث ۵۳۴۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ میں انسان نہ ہوتا جو احکام کے **مُکَلَّف** ہیں اور گناہ کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا خوف ہے جن کے **جنّتی** ہونے کی خبر قرآنِ کریم اور صاحبِ قرآن نے دیدی ہے، اب سوچو کہ ہم کس شمار میں ہیں! بات یہ ہے کہ جتنا قُرب زیادہ اتنا ہی خوف زیادہ، **اللہ** اپنا خوف عطا کرے۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص۱۵۵)

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا نَخْل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کاش! میں اِنسان نہ ہوتا

ایک موقع پر امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''کاش! میں **دُنبہ** ہوتا، مجھے گھر والے خوب فَربہ کرتے، مجھے ذَبْح کرتے، کچھ گوشت بھون لیتے اور کچھ سُکھا لیتے پھر مجھے کھا جاتے، کاش! میں انسان نہ ہوتا۔

(حلیۃالاولیاء ج ۱ ص۸۸ رقم۱۳۶ دارالفکر بیروت)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

کاش! میں مدینے کا کوئی دُنبہ ہوتا یا
سینگ والا چِتکُبرا مَینڈھا بن گیا ہوتا

کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا

اسلام کے عظیم سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں حُضور رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِس **اُمّت کا امین** فرمایا۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے: ''کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا، میرے گھر والے مجھے

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ذَبح کرڈالتے ، میرا گوشت کھالیتے اور شوربہ پی جاتے۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ص ۳۱۵،۳۱٤دارالکتب العلمیة بیروت)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش
بھیڑ بن کے طیبہ میں ذَبح ہوگیا ہوتا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

کاش! میں راکھ ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا عِمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہ جن سے فِرِشتے آ کر ملاقات کرتے اور ان پر سلام بھیجتے ، ان کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کرتے: ''کاش! میں راکھ ہوتا جسے ہوائیں اُڑا لے جاتیں۔'' (الطبقات الکبری لابن سعد ج٤ص٢١٦)

کاش !میں اُڑتا پھروں خاکِ مدینہ بن کر
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کیلئے

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

کاش! میں درخت کا پتّا ہوتی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے خوفِ خدا کے باعث بجائے انسان کے کبھی **دَرَخت**، کبھی دَرَخت کے ایک **پتّے** تو کبھی **گھاس** تو کبھی **خاک** کی صورت میں پیدا ہونے کی آرزو فرمائی۔'' (الطبقات الکبری ج ۸ ص ۵۹، ۶۰ ملخصاً) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

اگر قسمت سے میں اُن کی گلی کی خاک ہوجاتا
غمِ کونَین کا سارا بکھیڑا پاک ہوجاتا

کاش میں دُنبہ ہوتا

مشہور صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار فرمانے لگے: موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے وہ اگر تم جان لو تو کبھی لذیذ غذائیں نہ کھاؤ،

سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور تمام عمر رونے دھونے میں بسر کردو۔اس کے بعد کہنے لگے: ''کاش! میں **درخت** ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا'' (الزھد، للامام احمد بن حنبل ص ۱۶۲، رقم ۷۴۰) **ایک اور روایت** کے مطابق یہ فرمایا: ''کاش! میں **دُنبہ** ہوتا، مجھے کسی مہمان کیلئے ذَبح کر دیا جاتا، کھا لیا جاتا اور کِھلا دیا جاتا۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۷ ص ۱۹۳)

فکرِ مَعاش بَد بلا ،ہَولِ مَعاد جانگُزا

لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

سگِ اَصحابِ کَہف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا خوفِ خدا! یقیناً ہر صحابی ''عادِل'' غیرِ فاسِق اور قَطعی جنّتی ہے۔ یقیناً یہ حضراتِ قُدسِیّہ عظمتِ انسانی کا مفہوم ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ممکن ہے اِس کے بعد بھی

یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ کم از کم **سگ** کے ساتھ تو انسان کو تَشبِیہ نہ ہی دی جائے اور اِس ناپاک جانور کی نسبت شہرِ مقدّس مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً کی طرف کرتے ہوئے خود کو **سگِ مدینہ** کہنا تو بَہُت بڑی جِسارت ہے! جواباً عرض ہے کہ بطورِ عاجزی اپنے آپ کو سگ یعنی **کُتّا** کہنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں، ایسا کہنا بُزُرگوں سے ثابِت ہے۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً کی عظمت و شرافت پہ لاکھوں سلام مگر خود قراٰنِ مقدس میں **سگِ اَصحابِ کہف** کا ذِکرِ خیر موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 15 سُورَۃُ الْکَھْف آیت 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

اولیاء کی صُحبتِ بابَرَکت اور سگ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ بُزُرگوں کی صحبت کا کُتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزّت سے قراٰن میں آیا اور اس کے نام کے وظیفے

پڑھے جانے لگے اس کو دائمی زندگی نصیب ہوئی۔ مِٹّی اسے نہیں کھاتی۔ تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہو اس کا (یعنی صحابی کا) کیا پوچھنا! یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام عبادات سے بڑھ کر (عبادت) اچّھی صحبت اختیار کرنا ہے کہ اس کا فائدہ انسانوں تک (ہی) محدود نہیں۔" (نور العرفان ص ٤٧٠)

تفسیرُ القُرطُبی جلد5 صَفْحہ269 پر ہے: اہلِ خیر سے مَحبَّت کرنے والا ضرور اُس کی برکتیں حاصل کرتا ہے، ایک کتّے نے نیک بندوں سے مَحَبَّت کی اور ان کی صحبت اختیار کی تو **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی نے اُس کا ذِکر اپنی پاکیزہ کتاب (قرانِ مجید) میں فرمایا۔

یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی ایک ساعت اولیاءُ اللہ کی صحبت میں گزار لینا سوسال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

باطنی قبض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُ اللہ کی صحبت سے قلب میں ایمان اس قَدَر مستحکم ہو جاتا ہے کہ سوسال کی عبادت و ریاضت بھی وہ اثر پیدا نہیں کر پاتی بلکہ

تَصَوُّف کی اِصطِلاح میں **قبض** (یعنی اللہ عزوجل کی یاد کی طرف دل مائل نہ ہونا) کی کیفیت کا علاج صحبتِ شیخ کے علاوہ کوئی نہیں۔ایک لمحے کا **باطِنی قبض** (یعنی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف دل کا متوجِّہ نہ ہونا) بھی اِس قدر تباہ کار ہے کہ طویل رِیاضتوں اور عبادتوں کو بھی انتہائی کمزور کر دیتا ہے بلکہ آدمی بعض اوقات معاذ اللہ عزوجل **کفر** تک پہنچ جاتا ہے۔لُبابُ الاحیاء میں ہے: ''ذکر کا اصل مقصد **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت ہے۔ ہمیشہ حُضُورِقلب (دلی توجُّہ) کے ساتھ مستقل طور پر ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے سے یہ مَحَبَّت حاصل ہوتی اور اسی مَحَبَّت کی بَرَکت سے انسان بُرے خاتمے سے محفوظ رہتا ہے۔ واللہ اعلم عزوجل۔ (لُبابُ الاحیاء ص ۱۰۷ دارالبیروتی دمشق) اب باطنی **قبض** کا علاج کیسے ہو! کیوں کہ یہ علاج اہلُ اللہ کی ''نظر'' کے ذَرِیعے بہتر طریقے پر ہوسکتا ہے مگر آج کل اولیاءُ اللہ کی صحبتیں نہایت ہی کمیاب ہیں، پہچان بھی کم ہی لوگوں کو ہوتی ہے،ٹھوکر کھا جانے کا ہر خطرہ موجود ہے۔اِس باطِنی **قبض** کے علاج کیلئے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے مزرات کی حاضِری بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہے گی۔ جتنا مُیَسَّر ہو

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

وہاں ذکرو دُرود و تلاوت اور دینی کتب کے مطالعے کا سلسلہ رکھئے، ایصالِ ثواب کیجئے، دعا مانگئے، صاحبِ مزار سے نظرِ کرم کی بھیک اور اپنے مرض کا علاج طلب کیجئے۔ مگر اطراف کا ماحول اگر غیر شَرعی ہو تو اس سے واسِطہ نہ رکھئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نفع بخش پائیں گے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو **باطِنی قبض** سے محفوظ رکھے، جو اِس کے مریض ہیں ان کو شِفائے کامِلہ نصیب کرے۔ اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے مَحبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** میں سدا گُم رکھے۔ اٰمین۔

مَحَبَّت میں اپنی گُما یا الٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لُوٹ لے خدا نہ کرے

اَصحابِ کہف کی تعداد

اَصحابِ کَہف کی تعداد میں مُفَسّرین کا اِختلاف ہے مگر قراٰنِ پاک کے اندر اِس کے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

بیان میں ہر بار **سگِ اَصحابِ کَہف** کا ذِکرِ خیر ضَرور کیا گیا ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورۃُ الْکَھْف آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اب کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کُتّا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کُتّا، بے دیکھے اُلاؤتُکّا بات[1]، اور کچھ کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتّا، تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے، انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہِر ہوچکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔

[1] یعنی اٹکل پچّو، قیاس آرائی

سگِ اصحابِ کَہف داخلِ جنّت ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سگِ اَصحابِ کہف بڑا خوش نصیب ہے، بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی صُحبت کی بَرَکت سے یہ جنّت میں داخِل ہوگا۔چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے حضور (علیہ السلام) کی اونٹنی **قصوا**،اَصحابِ کہف کا کُتّا، صالح علیہ السلام کی اُونٹنی ،حضرتِ عیسٰی (علیہ السلام) کا **دراز گوش**۔جیسا کہ بعض روایات میں ہے،شیخ سعدی فرماتے ہیں شعر ؎

سگ اصحاب کہف رَوزَے چند پئے نیکاں گرِفتِ مَردَم شُد۔

(یعنی چند روز اصحابِ کہف کی صحبت کی برکت سے ان کا کتّا انسانی صورت میں داخل جنت ہوگا) (مراۃ المناجیح ج۷ص ۵۰۱)

سگِ اصحابِ کَہف بلعم بن باعور کی صورت میں داخِلِ جنت ہوگا

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

فرماتے ہیں: **اَصحابِ کَہف** رضی اللہ تعالٰی عنہم **کا کُتّا بلعم باعُور** کی شکل بنکر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل ہوکر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کَہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی ۔ اور اُس (یعنی بلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت کی (وہ) بنی اسرائیل میں بہُت بڑا عالم تھا، مُستجابُ الدَّعوات تھا(یعنی اِس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)لوگوں نے اس کو بہُت سا مال دیا کہ موسٰی علیہ السلام کیلئے بددعا کرے۔ خبیث لالچ میں آ گیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسٰی علیہ السلام کیلئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے۔ **اللہ** نے اس کو ہلاک کردیا۔

(ملفوظاتِ اعلی حضرت حصّہ ۳ ص۲۷۹ تا ۲۸۰،فرید بك اسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

کتّے کے حملے کا خطرہ ہو تو......

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ''تفسیرِ ثعلبی''میں ہے جو کوئی ان کلمات

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط کولکھ کر اپنے ساتھ رکھّے کُتّے کے ضَرر سے اَمْن میں رہے۔(تفسیر خزائن العرفان ص ٤٧٢) اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے، حملہ آور ہوتو یہی قرانی کلمات پڑھ لیجئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی تھی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمید ہے جن کو وسوسے آتے ہیں ان کی تَشَفّی ہو گئی ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہیے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے وسوسوں سے بچے رہیں گے۔**دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت فرمایا کیجئے، **مَدَنی قافِلوں** میں سفر فرمائیے، ہو سکے تو رَمضانُ المبارَک میں دعوتِ اسلامی کے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سارا مہینا اور یہ نہ ہو سکے تو کم ازکم آخِری دس دن کیلئے **اعتکاف** کی سعادت حاصِل کر لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ ملیگا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔آیئے! آپ کی ترغیب وتَحرِیص کی خاطر "**اعتکاف** کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا

ہوں: میانوالی کالونی منگھوپیر روڈ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی ”گرل فرینڈز“ بنا رکھی تھیں، گندی ذِہنیّت کا عالَم یہ تھا کہ روزانہ ہی ننگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں **میں نے زِندَگی میں عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی** اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **رَمَضانُ المبارَک** کے آخِری عشرے کا **اجتماعی اعتِکاف** نصیب ہو گیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کُھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ میں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کا پابند ہو گیا۔ میں نے دو مساجد میں **فیضانِ سنّت** کا درس شُروع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَل اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجِد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنا دیا۔ اور تَحدیثِ

نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار،** بِاِذنِ پَرْوَردگار دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خواب میں دیدار ہوگیا۔

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا   جسے چاہا نیک بنادیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے
جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا   یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۱۰۶۸)

عبد اللّٰہ بن مسعود کا سعادت مندانہ ارشاد

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے انتہا مَحَبَّت کرتا ہوں، میں خوفِ خدا عزوجل رکھنے والا ہوں، اگر مجھے پتا چل جائے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سگ (کُتّے) سے مَحَبَّت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

فرماتے ہیں تو میں بھی اُس سگ (کُتّے) سے مَحَبَّت کروں، میں آخِری دم تک سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خادِم ہوں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص ۱٦٤ رقم ۸۸۱٤ دار احیاء التراث العربی بیروت) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

ابنِ حَجَر ......یعنی پتّھر کا بیٹا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیائے اسلام کی ایک زبردست عَبقَری شخصیت، یگانۂ رُوزگار عالِمِ دین حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر ہَیتَمی مَکّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اصلی نام کے بجائے آپ کو" ابنِ حَجَر" کہا جاتا ہے، کیوں؟ سنئے: شرفِ ملّت حضرت علّامہ محمد عبدالحکیم شَرَف قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عَلامہ اِبنِ حَجَر ہَیتَمی مَکّی رَحِمَہُ اللّٰہ تعالٰی کو ابنِ حَجَر(1) اس لیے کہا گیا کہ ان کے دادا شُہرت اور بہادُری کے ساتھ خاموش طَبع تھے صرف بوقتِ ضَرورت ہی

(1) ابنِ حجر کے لفظی معنیٰ ہیں: پتّھر کا بیٹا

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

بات کرتے تھے اِس لیے ان کو (حجر یعنی) پتّھر سے تَشبِیہ دی گئی۔ (تقریظ الزّواجر مترجم ص ۳۶)

حضرتِ جامیؔ کا جذبۂ عشق

عام قاعِدہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے اُلفت ہوجاتی ہے۔ ہمیں چُونکہ مدینے والے آقا مکی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت ہے اِس لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہرِ مقدَّس **مدینۂ پاک** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً سے بھی پیار ہے اسی پیار و ناز کے رنگ میں اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کہنا کہلوانا عاشِقانِ رسول کا طُرَّ ۂ امتیاز ہے چُنانچِہ عارِف بِاللہ سیِّدی امام عبدالرحمٰن **جامیؔ** قدس سرہُ السّامی بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: ؎

سَگَتْ را کاش جامیؔ نام بُودے
کہ آید بر زَبانت گاہے گاہے

(کاش آپ کے کُتّے کا نام جامیؔ ہوتا تا کہ کبھی کبھی آپ کی زَبانِ پاک پر آجاتا)

اللہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری**

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

حافظ شیرازی کی تڑپ

ایران کے مشہور صُوفی شاعِر شمسُ الدّین محمد المعروف **حافِظ شیرازی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں۔ ؎

شُنِیدَم کہ سَگاں را قَلادہ مے بَندِی
چِرا بہ گردَنِ حافِظ نَمے نِہی رَسنے

(میں نے سنا ہے آپ نے اپنے کتّوں کے گلے میں پٹّا ڈال رکھا ہے تو حافظ کی گردن میں رسی کیوں نہیں ڈال دیتے!)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اعلٰی حضرت کی عاجِزی

ولیٔ کامل، سچّے عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے مجموعۂ کلام **حدائقِ بخشش** میں بطورِ عاجِزی جگہ بہ جگہ اپنے لئے **سگ** اور "کتّا" لفظ استعمال کیا ہے چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: ؎

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پُرسِش اور جا بھی سگِ بے ہُنَر کی ہے

مولیٰنا حشمت علی خان کا ناز

خلیفۂ اعلیٰ حضرت،شَیرِ بَیشۂ سنَّت حضرتِ مولیٰنا حشمت علی خان عُبَیدِ رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ؎

سگ ہوں میں عُبَیدِ رضوی غوث و رضاؔ کا
بھاگتے ہیں میرے آگے شیرِ بَبر بھی

بہاؤالدین زکریا ملتانی کی تواضُع

حضرتِ سیّدُ نا شیخ بہاؤالدین **زکریا ملتانی** قدس سرہ النورانی منقبتِ **غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم میں فرماتے ہیں: ؎

سگِ درگاہِ جیلانی بہاؤالدین ملتانی
لِقائے دینِ سلطانی محی الدین جیلانی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بڑے بڑے بُزُرگوں نے

اپنے آپ کو بطورِ عاجزی نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اولیاءُ اللّٰہ کا ''سگ'' کہا، کہتے اور لکھتے ہیں، کیا یہ سارے کے سارے عظمتِ انسانی اور اشرفُ المخلوقات کے مفہوم سے ناواقِف تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرنے والا اور اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام سے والِہانہ عقیدت رکھنے والا سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عفاعنہُ القوی فکرِ آخرت اور مدینے کی مَحَبَّت میں ڈوب کر کیوں نہ کہے۔ ؎

میں مدینے کی گلی کا کوئی کُتّا ہوتا
کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے

مرا ہوا کُتّا ہونے کی تمنّا کا اِنعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی تک ''زندہ کتّے'' کی تمنّا کی بات تھی امّید ہے سگِ مدینہ کہنے کہلوانے کے جواز کے متعلق اہلِ مَحَبَّت اور صاحبانِ عقلِ سلامت مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ اب ''مَرا ہوا کتّا'' ہونے کی تمنّا کرنے والے ایک ولیُّ اللہ رَحمَۃُ اللّٰہ کی ایمان افروز حکایت سنتے چلئے اور خوب جھومئے

چُنانچِہ حضرتِ علامہ سیِّدُ نا امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدنا شیخ محمد بُدَیرِی دِمْیَاطی علیہ رحمۃ اللہ الباقی فرماتے ہیں: میرے **دادا جان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں انہیں رَیت کے ٹِیلے پر کھڑا دیکھ کر عرض کی: **ما فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ**؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور رَیت کے جتنے ذَرّات میرے قدموں تلے ہیں اتنے افراد کی شَفاعت کی اجازت بھی مرحَمت فرمائی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس نیکی کے سبب یہ مقام پایا؟ فرمایا: "میں جب بھی کسی مَرے ہوئے **کُتّے کو دیکھتا تو کہتا: کاش! یہ مرا ہوا کتّا میں ہی ہوتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **میرا یہ قول مقبول ہو گیا۔** (جامِع کراماتِ اولیاء ج۱ ص۳۴۴ ملخصاً، مرکز اہلسنت برکات رضا، الھند)

خدا سَگانِ نبی سے یہ مجھ کو سُنوا دے

ہم اپنے کتّوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا 84 بار دیدار

پیارے پیارے اسلامی بھائی! دیکھا آپ نے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی وجہ سے کیسی کیسی عاجزانہ باتیں فرما جاتے ہیں! یقیناً اشرفُ المخلوقات کے معنیٰ یہ حضرات ہم سے کہیں زیادہ سمجھتے تھے۔ یہ **ایمان افروز حکایت** ''جامِعِ کراماتِ اولیاء'' میں ہے۔ اِس کتاب کے مصنّف حضرتِ سیِّدُ نا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کے بارے میں اِسی **جامِعِ کراماتِ اولیاء** جلد اوّل کے صَفْحہ 67 پر آپ کے تعارف میں لکھا ہے: **امام یوسُف نبہانی** قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کا سفید داڑھی والا نور برساتا چہرہ یادِ الٰہی عزوجل کے جلووں سے جگمگا تا رہتا، ادب کے ساتھ دو زانو بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شان وعظمت کی تو بات ہی کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **زَوجۂ محترمہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا **کو خواب میں 84 بار جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا دیدار ہوا تھا۔**

کسے ہے دیدِ جَمالِ خدا پسند کی تاب

وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

عاشقِ رسول کی نرالی وفات

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیِّدی و مرشِدی قُطبِ مدینہ حضرتِ علاّمہ مولیٰنا ضیاءالدّین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی سے بھی خِلافت حاصِل تھی۔ جَواھِرُ البِحار جلد اول (مترجم) کے پیش لفظ میں مرشِدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے تحریر کردہ حکایت کا خلاصہ ہے: عشقِ رسول میں ڈُوبی ہوئی سنّتوں بھری کتاب ''**جَواھِرُ البِحار**'' تحریر فرمانے کے کچھ ہی عرصے کے بعد خواب میں **سرکارِ نامدار** مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدارِ فیض آثار سے مُشَرَّف ہوئے۔ سرکارِ ابد قرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کتاب **جَواھِرُ البِحار** کو بَہُت پسند فرمایا اور از راہِ لُطف و کرم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے **سینۂ بے کینہ** فیض گنجینہ سے لگا لیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے بے قرار ہو کر عرض کی: آقا! اب جدائی کا صدمہ سہنے کی تاب نہیں رہی۔'' یہ دردبھرا فِقرہ مقبولیت پا گیا اور **عاشقِ صادِق امام یوسُف نبہانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **نے اپنے آقا و مولیٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے نورانی سینے سے لگ کر رِحلَت** (یعنی وفات) **کی سعادت پائی**۔

آپ کے سینے سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے

آرزو کب آئے گی بَر بے کس و مجبور کی

ایک شاگردِرشید کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النورانی کی زیارت نصیب ہوئی جن سے حضرتِ مرحوم نے اپنی وفات کا واقِعہ بیان کیا جو اسی طرح عوام و خواص میں مشہور ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی رِحلَت شریف **اعلیٰ** حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفاتِ حسرت آیات کے دس سال بعد یعنی ۱۳۵۰ھ مطابِق 1931ء میں ہوئی۔ (جواھرُ البِحار ص ۱۲)

اَبرِ رَحمت ان کے مَرقد پر گُہر باری کرے

حَشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک چپ ہزار سکھ'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے ﴿3﴾ چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾

بات چیت کرتے وقت ''پردے کی جگہ'' ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار مجروح ہوتا ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٤٢٢ حدیث ٤١٠١) ﴿10﴾ حدیثِ پاک میں ہے: ''**جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔**'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص٢٢٥، حدیث ٢٥٠٩ دار الفکر بیروت)

﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے

Go To Index

﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازت شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"

(کتابُ الصَّمت، معه موسوعة الامام ابن أبي الدنيا، ج۷، ص۲۰٤ رقم ۳۲٥ المكتبة العصرية بيروت)

بات چیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفَحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان:5

حلال کمانے کے 50 مدنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حلال کمانے کے 50 مدنی پھول

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رسالہ (22 صَفْحات)
مکمَّل پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مِٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **سلام** بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تاریخِ بغداد ج۷ ص ۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کو ملازِم رکھنا ہے اُسے ملازِم رکھنے کے اور جس کو ملازَمت کرنی ہے اُسے ملازَمت کے ضَروری اَحکام جاننے **فرض** ہیں۔ اگر حسبِ حال نہیں سیکھے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا اور نہ جاننے کی وجہ سے بار بار گناہوں کا اِبتلا مزید برآں (یعنی اِس کے علاوہ)۔ اس رسالے میں صِرْف چیدہ چیدہ مسائل درج کئے گئے ہیں مزید معلومات کیلئے "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحہ 104 تا 184 پر "اِجارے کا بیان" پڑھ

لیجئے۔ پہلے حلال روزی کی فضیلت اور حرام روزی کی تباہ کاریاں مختصراً پیش کی جاتی ہیں، **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی 12 ویں پارے کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق **اللہ** کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو۔

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان "نورُ الْعرفان" میں فرماتے ہیں: زمین پر چلنے والے کا اِس لئے ذِکر فرمایا کہ ہم کو انہیں کا مُشاہدہ ہوتا ہے (یعنی نظر آتے ہیں) ورنہ جِنّات وغیرہ کو (بھی) ربّ (عزوجل) (ہی) روزی دیتا ہے۔ اس کی رزّاقیّت صِرف حیوانوں میں مُنْحَصِر نہیں، پھر جو جس روزی کے لائق ہے اُس کو وُہی ملتی ہے۔ بچّے کو ماں کے پیٹ میں اَور قسم کی روزی ملتی ہے اور پیدائش کے بعد دانت نکلنے سے پہلے اور طرح کی، بڑے ہو کر اور طرح کی۔ (نورالعرفان ص ۳۵۳ بِتَغَیُّر قَلِیل)

حلال روزی کے بارے میں 5 فرامِینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ[1] ﴿2﴾ بے شک **اللہ** تَعَالٰی مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے[2] ﴿3﴾ جسے مَزدوری سے تھک کر شام آئے اُس کی وہ شام، شامِ مغفِرت ہو[3] ﴿4﴾ پاک کمائی والے کے لئے جنّت ہے[4] ﴿5﴾ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفّارہ نہ نَماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عُمرہ۔ ان کا کَفّارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاشِ مَعاشِ حلال میں پہنچتی ہیں۔[5]

---

[1] تِرمِذی ج ۳ ص ۷۶ حدیث ۱۳۶۳ [2] مُعْجَم اَوسَط ج ۶ ص ۳۲۷ حدیث ۸۹۳۴ [3] ایضاً ج ۵ ص ۳۳۷ حدیث ۷۵۲۰ [4] معجم کبیر ج ۵ ص ۷۲ حدیث ۴۶۱۶ [5] ایضاً ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۱۰۲، فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۳۱۴ تا ۳۱۷

Go To Index

لُقمۂ حلال کی فضیلت

ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کھلانا چاہئے لُقمۂ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلداوّل صَفْحہ 179 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی اِحْیاءُ الْعُلُوم کی دوسری جِلد میں ایک بُزُرگ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قَول نَقْل کرتے ہیں کہ **مسلمان جب حَلال کھانے کا پہلا لُقْمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں۔** اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مَقام پر جاتا ہے اُس کے گُناہ دَرَخْت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۱۱٦)

حرام روزی کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اُس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قَبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے (دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُس کی دُعا کیونکر مقبول ہو![1] (یعنی اگر قبولِ دُعا کی خواہش ہو تو کسبِ حلال اختیار کرو) ﴿2﴾ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے[2] ﴿3﴾ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے،

مدینہ

[1] مسلم ص ٥٠٦ حدیث ٦٥۔(١٠١٥) [2] بخاری ج ٢ ص ٧ حدیث ٢٠٥٩

اگر اُس کو صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور خَرْچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں بَرَکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنَّم کو جانے کا سامان ہے۔ **اللہ** تَعَالٰی بُرائی سے بُرائی کو نہیں مِٹاتا، ہاں نیکی سے بُرائی کو مِٹاتا ہے، بے شک خبیث (یعنی ناپاک) کو خبیث نہیں مِٹاتا[1] ﴿4﴾ جس نے عیب والی چیز بیچ کی (یعنی بیچی) اور اُس (عیب) کو ظاہر نہ کیا، وہ ہمیشہ **اللہ** تَعَالٰی کی ناراضی میں ہے یا فرمایا کہ ہمیشہ فِرِشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔[2]

لُقمۂ حرام کی نحوست

مُکاشَفَةُ الْقُلوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لُقمۂ حرام پڑا تو زمین وآسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کریگا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودَگی میں) موت آ گئی تو داخِلِ جہنَّم ہوگا۔ (مکاشَفَةُ القُلوب ص ۱۰)

حَلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسبِ ضَرورت اِجارے کے شَرْعی اَحْکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار رہوں گے۔ (دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِشریعت جلد 3 حصّہ 14 صَفْحَہ 104 تا 184 میں اِجارے کے تفصیلی اَحْکام دَرْج ہیں)

﴿2﴾ نوکر رکھتے وَقْت، ملازَمت کی مُدّت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ کا پہلے سے

---

[1] مسندامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۴ حدیث ۳۶۷۲ [2] ابن ماجه ج ۳ ص ۵۹ حدیث ۲۲۴۷، بہارِشریعت ج ۲ ص ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۷۲

تَعَیُّن ہونا ضَروری ہے۔

﴾3﴿ **میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کام کی تین حالتیں ہیں (۱) سُست (۲) مُعْتَدِل (یعنی درمیانہ اور) (۳) نہایت تیز۔ اگر مزدوری میں (کم از کم مُعْتَدِل بھی نہیں محض) سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اِس پر پوری مَزدوری لینی حرام۔ اُتنے کام (یعنی جتنا اس نے کیا ہے) کے لائق (مطابِق) جتنی اُجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مُستاجِر (یعنی جس کے ساتھ ملازَمت کا مُعاہدہ کیا ہے اُس) کو واپَس دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص۴۰۷)

﴾4﴿ کبھی کام میں سُست پڑ گیا تو غور کرے کہ ''مُعْتَدِل'' یعنی درمِیانہ انداز میں کتنا کام کیا جاسکتا ہے مَثَلاً کمپیوٹر آپریٹر ہے اور روز کی 100روپیہ اُجرت ملتی ہے، درمِیانہ انداز میں کام کرنے میں روزانہ 100 سطریں کمپوز کرلیتا ہے مگر آج محض سُستی یا غیر ضَروری باتیں کرنے کے باعِث 90 سطریں تیّار ہوئیں تو 10 سطروں کی کمی کے 10 روپے کٹوتی کروالے کہ یہ 10 روپے لینا حرام ہے، اگر کٹوتی نہ کروائی تو گنہگار اور نارِ جہنَّم کا حقدار ہے۔

﴾5﴿ چاہے گورنمنٹ کا اِدارہ ہو یا پرائیویٹ ملازِم اگر ڈیوٹی پر آنے کے مُعاملے میں عُرف سے ہٹ کر قَصْداً تاخیر کریگا یا جلدی چلا جائے گا یا چُھٹّیاں کرے گا تو اس نے مُعاہَدے کی قَصْداً خلاف ورزی کا گناہ تو کیا ہی کیا اور ان صورتوں میں پوری

تنخواہ لے گا تو مزید گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ فرمانِ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن: ''جو جائز پابندیاں مَشروط (یعنی طے کی گئی) تھیں ان کا خِلاف **حرام** ہے اور بِکے ہوئے وَقْت میں اپنا کام کرنا بھی **حرام** ہے اور ناقِص کام کر کے پوری تنخواہ لینا بھی **حرام** ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص۵۲۱)

﴿6﴾ گورنمنٹ کے اِدارے کا افسر دیر سے آتا ہو اور اس کی کوتاہی کے سبب دفتر دیر سے کُھلتا ہو تب بھی ہر ملازِم پر لازِم ہے کہ طے شدہ وَقْت پر پہنچ جائے اگرچہ باہَر بیٹھ کر انتِظار کرنا پڑے۔ خائِن و غیرِ مختار افسر کا ملازِم کو دیر سے آنے یا جلدی چلے جانے کا کہنا یا اجازت دے دینا بھی ناجائز کو جائز نہیں کر سکتا۔ وَقْت کی پابندی سبھی پر ضَروری ہی رہے گی۔

﴿7﴾ گورنمنٹ اِداروں میں افسر اور عام ملازِم سبھی کا مَخصوص وَقْت کا اِجارہ ہوتا ہے اور ہر ایک کو پوری ڈیوٹی دینا لازِم ہوتا ہے۔ بعض اوقات افسر وَقْت سے پہلے چلا جاتا ہے اور اپنے ماتَحت ملازِم سے بھی کہتا ہے کہ تم بھی جاؤ! چلے جانے والا افسر تو گنہگار ہے ہی اگر ملازِم بھی چلا گیا تو وہ بھی گنہگار ہوگا لٰہذا واجِب ہے کہ کام ہو یا نہ ہو وہیں دفتر میں اِجارے کا وَقْت پورا کرے۔ جو بھی اِس طرح چلا جائے گا اُسے تنخواہ میں سے کٹوتی کروانی ہوگی۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اَجیر کی اُجرت کا مسئلہ

سُوال: مُلازِم وَقْت پر پہنچ گیا مگر دفتر کی چابی جس کے پاس تھی وہ تاخیر سے آیا یا غیر حاضر رہا اور دفتر نہ کھل سکا، ایسی صورت میں جو ملازِم آچکا ہے اُس کی کٹوتی ہو گی یا پوری تنخواہ پائے گا؟

جواب: اجیرِ خاص دوطرح کے ہیں: مُستقِل ملازِم (مَثَلاً تنخواہ دار نوکر) اور یومِیّہ ملازِم یعنی دِہاڑی (Daily wages) پر کام کرنے والا۔ دونوں کو صورتِ مَسْئُولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اُجرت دینے یا نہ دینے کا دارومدار عُرف یا صَراحَت (یعنی صاف الفاظ میں طے شُدہ صورت) پر ہے جیسے اِجارے کے دیگر بَہُت سے مسائل کا دارو مدار عُرف یا صَراحَت پر ہے اور ہمارے یہاں کا عُرف یہ ہے کہ مُستقِل ملازِم کو تو صورتِ مَسْئُولہ میں اُجرت دی جاتی ہے جبکہ دِہاڑی (ڈیلی ویجز، Daily wages) پر کام کرنے والے کو نہیں دی جاتی البتّہ اگر کسی جگہ کا عُرف اس سے ہٹ کر ہو تو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ یونہی عُرف اگرچِہ جو بھی ہو لیکن اگر کسی قسم کی صَراحَت موجود ہو تو پھر اُسی کا اعتِبار ہو گا۔ (فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

﴿8﴾ ملازِم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وَقْت رجسٹر وغیرہ میں دُرُست لکھے، اگر غَلَط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وَقْت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔

﴿9﴾ وَقْت کے اِجارے میں چاہے کام ہو یا نہ ہو یا جلدی کام خَتْم کر لینے کی صورت میں اگر

وَقْت سے پہلے چلا گیا تو مالِ وَقْف سے اسے پوری تنخواہ لینا یا دینا جائز نہیں بلکہ جتنے گھنٹے مَثَلاً تین گھنٹے پہلے چلا گیا تو اُس قَدر اُس کی اُجرت میں سے کمی کی جائے گی۔ البتّہ نجی (یعنی پرائیوٹ) اِدارے کا مالِک جانتے ہوئے رِضامندی کے ساتھ پوری تنخواہ دیدے تو جائز ہے۔

﴾10﴿ جن اِداروں میں بیماریوں کی چُھٹّیاں دی جاتی ہیں وہاں بیمار نہ ہونے کے باوُجُود جھوٹ بول کر یا ڈاکٹر کی جَعلی (نقلی) چِٹھی دکھا کر چُھٹّی کرنا گناہ ہے۔ جان بوجھ کر جھوٹی چِٹّھی لکھ کر دینے والا ڈاکٹر بھی گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

﴾11﴿ جن اداروں میں ملازِمین کو عِلاج کی مفت سَہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، اِن میں جھوٹے بہانوں سے دوا حاصل کرنا، اپنا نام لکھوایا بتا کر کسی دوسرے کیلئے دوا نکلوا لینا وغیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسوں کے ساتھ جان بوجھ کر تعاوُن کرنے والا بھی گنہگار ہے۔

﴾12﴿ تنخواہ زیادہ کرانے اور عہدے وغیرہ میں ترقّی کروانے کے لیے جَعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ یہ جھوٹ اور دھوکے پر مبنی ہے۔

﴾13﴿ ملازِم کو چاہیئے دَورانِ ڈیوٹی چاق چَوبند رہے، سُستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے مَثَلاً رات دیر سے سونے کے سبب بلکہ نفلی روزہ رکھنے کے باعِث اگر کام میں کوتاہی ہو جاتی ہے تو ان اَفْعال سے باز رہے کہ قَصْداً کام میں سُستی کرنے والا

اگرچہ کٹوتی کروا دے مگر اب بھی ایک طرح سے گنہگار ہے، کیوں کہ اِس نے کام کرنے کا مُعاہدہ کیا ہوا ہے اور اس مُعاہدے کی رُو سے کم ازکم مُعْتَدِل یعنی درمیانہ انداز میں اِس کو کام کرنا ضَروری ہے۔ ابھی "**فتاوٰی رضویہ**" جلد 19 صَفْحہ 407 کے حوالے سے گزرا کہ "اگر مزدوری میں سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے۔" ظاہر ہے ملازِم کی بے جا سُستیوں اور چُھٹّیوں سے سیٹھ کے کام کا نقصان ہوتا ہے بَہَرحال کوئی پوچھنے والا ہو یا نہ ہو سُستی کے باعِث کام میں جتنی کمی ہوئی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے تنخواہ میں اُتنی کٹوتی کروائے، توبہ بھی کرے اور مُسْتاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے) اُس سے مُعافی بھی مانگے۔ ہاں نجی (Private) اِدارہ ہے اور سیٹھ کٹوتی کی رقم بھی مُعاف کر دے تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ خَلاصی (یعنی نَجات) ہو جائے گی۔

﴿14﴾ اَجیرِ خاص (یعنی جو مخصوص وَقْت میں کسی ایک ہی سیٹھ یا اِدارے کے کام کا پابند ہو) اُس مُدّتِ مقرّرہ میں (یعنی دَورانِ ڈیوٹی) اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقاتِ نَماز میں فرض اور سُنَّتِ مُؤَکَّدہ پڑھ سکتا ہے نَفْل نَماز پڑھنا اس کیلئے اوقات اِجارہ میں جائز نہیں (جبکہ صَراحتاً یا عُرفاً اجازت نہ ہو) اور جُمُعہ کے دن نَمازِ جُمُعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامِع مسجِد اگر دُور ہے کہ وَقْت زِیادہ صَرف ہوگا تو اُتنے وَقْت کی اُجرت کم کر دی جائیگی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائیگی اپنی اُجرت پوری

پائے گا۔ (بہارِشریعت ج ۳ ص ۱۶۱ ، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص۱۱۸) (اگر ڈیوٹی کے دَوران نمازِ عشاء آئی تو وِتْر پڑھ سکتا ہے)

﴿15﴾ اگر کسی عُذْر کی وجہ سے اَجیرِ خاص کام نہ کرسکا تو اُجرت کا مُسْتَحِق نہیں ہے مَثَلاً بارِش ہورہی تھی جس کی وجہ سے کام نہیں کیا اگرچِہ حاضِر ہوا اُجرت نہیں پائے گا (یعنی اُس دن کی تنخواہ نہیں ملے گی)۔ (ایضاً، رَدُّالْمُحتَار ج۹ ص ۱۱۷) البتّہ اگر اِس کی تنخواہ کا بھی عُرْف ہے تو ملے گی کہ تعطیلاتِ مَعْہُودَہ (یعنی جن چُھٹّیوں کا معمول ہوتا ہے اُن) کی تنخواہ ملتی ہے۔

﴿16﴾ ہر ملازِم اپنے روزانہ کے کام کا اِحْتِساب (یعنی حساب کتاب) کرے کہ آج ڈیوٹی کے اوقات میں غیر ضَروری باتوں یا بے جا کاموں وغیرہ میں کتنا وَقْت خَرْچ ہوا؟ آنے میں کتنی تاخیر ہوئی؟ وغیرہ نیز غیر واجِبی چُھٹّیوں کا شمار کرکے خود ہی حساب لگا کر ہر ماہ تنخواہ میں کٹوتی کروالے۔ دعوتِ اسلامی کے جامِعاتُ المدینہ اور دیگر شعبوں میں بعض اَجیر مُحتاطِین دیکھے ہیں جو اپنے مُشاہَرے (یعنی تنخواہ) میں سے ہر ماہ اِحتیاطاً کچھ نہ کچھ کٹوتی کروالیتے ہیں۔ ان کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہر ایک کو ان اچّھوں کی نَقْل کرنی چاہیے۔ اپنا آتا اگر ادارے کے پاس رہ گیا تو کوئی نُقصان نہیں مگر ایک روپیہ بھی قَصْداً ناجائز لے لیا تو آخرت کے عذاب کی تاب کسی میں نہیں۔

﴿17﴾ مُراقِب (یعنی سپر وائزر) یا مقرّرہ ذِمّے دار تمام مَزدوروں کی حسبِ اِستِطاعت نگرانی کرے۔ وَقْت اور کام میں کوتاہی اور سُستیاں کرنے والوں کی مکمّل

کارکردگی (رپورٹ) کمپنی یا ادارے کے **مُتَعَلِّقہ** افسر تک پہنچائے۔ **مُراقِب** (سپروائزر) اگر ہمدردی یا مُروَّت یا کسی بھی سبب سے جان بوجھ کر پردہ ڈالے گا تو خائن و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

{18} **مذہبی** یا سَماجی اِدارے کے مقرّرہ ذمّے **داران** و **مُفَتِّشِین** اگر اِدارے کے ملازِمین کی کوتاہیوں اور غیر قانونی چھٹّیوں سے واقِف ہونے کے باوُجُود **آنکھ آڑے کان** کریں (یعنی جان بوجھ کر انجان بنیں) گے اور اِس وجہ سے ان مُلازِمین کو وَقْف کی رقم سے مکمَّل تنخواہ دی جائے گی تو لینے والوں کے ساتھ ساتھ **مُتَعَلِّقہ** ذمّے دار بھی خائن و گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں گے۔

{19} **کسی** مذہبی ادارے میں **اِجارے** کے شَرْعی مسائل پر سختی سے عمل دیکھ کر نوکری سے کترانا یا صِرْف اِس وجہ سے مُستَعفی ہو کر ایسی جگہ ملازَمت اختیار کر لینا جہاں کوئی پوچھنے والا نہ ہو انتہائی نامناسِب ہے۔ ذِہْن یہ بنانا چاہئے کہ جہاں **اِجارے** کے شَرْعی اَحکام پر سختی سے عمل ہو وَہیں کام کروں تاکہ اِس کی بَرَکت سے مَعصِیَت کی نُحُوست سے بچوں اور حلال اور سُتھری روزی بھی کما سکوں۔

{20} جو اِجارے کے مُطابِق کام نہیں کر پاتا مَثَلاً مدرِّس ہے مگر صحیح پڑھا نہیں پا رہا تو اُسے چاہئے کہ فوراً مُستاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے اُس) کو مُطَّلع کرے۔

{21} اگر وَقْف کے ادارے کا کوئی مدرِّس دُرُست نہیں پڑھا پا رہا اسی طرح ناظم یا کسی

طرح کا اَجیر عُرف و عادت سے ہٹ کر کوتاہیاں کر رہا ہے تو متعلّقہ ذمّے دار پر واجِب ہے کہ اُس کو مَعزول کر دے۔

﴾22﴿ اگر مخصوص مُدّت مَثَلاً بارہ ماہ کے لئے ملازَمت کا اِجارہ ہو تو اب فَرِیقَین کی رِضا مندی کے بِغیر اِجارہ خَتْم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ (وَقْت سے پہلے ہی) فارِغ کر دوں گا نیز اسی طرح ضَرورت مند سیٹھ کو نوکر کا ڈراتے رہنا کہ نوکری چھوڑ کر چلا جاؤں گا، دُرُست نہیں۔ ہاں جن مجبوریوں کو شریعت تسلیم کرتی ہے اِس صورت میں دونوں میں سے کوئی بھی وَقْت سے پہلے اِجارہ خَتْم کر سکتا ہے۔

﴾23﴿ اگر کسی سے کہہ دیا کہ پہلی تاریخ سے نوکری یا کام پر آ جانا اور اُجرت طے کر لی مگر مُدّت طے نہیں کی تو عُرف دیکھا جائے گا اگر دِہاڑی پر رکھتے ہیں تو ایک دن کا، ہفتے کیلئے رکھتے ہوں تو ایک ہفتے کا اور اگر مہینے کیلئے رکھتے ہوں تو ایک مہینے کا اَجیر قرار پائے گا۔ مَثَلاً اُس کام کاج میں ایک مہینے کا عُرف (یعنی معمول) ہو تو سیٹھ اور نوکر دونوں کو اختیار ہے کہ مہینا پورا ہو جانے پر اِجارہ خَتْم کر دیں، اگر اِجارہ خَتْم نہ کیا اور دوسرے مہینے کی ایک رات اور ایک دن گزر گیا تو اب یہ مہینا پورا ہونے سے قَبْل اِجارہ خَتْم کرنے کی اجازت نہیں، جب بھی اِجارہ خَتْم کرنا ہو مہینے کے پہلے دن ہی خَتْم کرنا ہو گا، ہاں مہینا پورا ہونے سے قبل اَجیر و مُستاجِر ایک دوسرے کو مُطّلع کر سکتے ہیں کہ آنے والے ماہ کی پہلی تاریخ سے اِجارہ خَتْم ہو جائے گا۔ **فتاوٰی رضویہ**

جلد 16 صَفْحہ 346 پر ایک سُوال کے جواب میں لکھا ہے: عام رواج یہی ہے کہ کوئی مُدّتِ اِجارہ مُعَیَّن (یعنی fix) نہیں کی جاتی کہ (مَثَلًا) سال بھر کیلئے تجھے امام کیا یا چھ مہینے کے لئے بلکہ صِرْف اِمامت اور اس کے مُقابِل ماہوار اتنا (مُشاہَرہ۔تنخواہ طے) پانے کا بیان ہوتا ہے، تو (اس طرح کا) اِجارہ صِرْف پہلے مہینے کیلئے صحیح ہوا اور ہر سرِ ماہ (یعنی ہر مہینے کی ابتِدا ہوتے ہی) اَجیر و مُستاجِر ہر ایک کو دوسرے کے سامنے اس کے فَسْخ (یعنی مَنْسوخ) کر دینے کا اختِیار ہوتا ہے۔ ''دُرِّمُختار'' میں ہے: دُکان کرائے پر دی کہ ہر ماہ اِتنا کرایہ ہوگا تو فَقَط ایک ماہ کے لئے اِجارہ صحیح ہوا، باقی مہینوں میں بسببِ جہالت کے (یعنی مُدَّت کا تعیُّن واضح نہ ہونے کی وجہ سے اِجارہ) فاسِد ہے اور جب مہینا پورا ہو گیا تو دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی موجودگی میں اِجارہ فَسْخ (یعنی منسوخ) کرنے کا اختیار ہے کیونکہ عَقْدِ صَحیح خَتْم ہو گیا۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۸٤)

﴿24﴾ مسلمان نے کافِر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ مَنْع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافِر سے اِجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذِلّت ہو (کہ ایسا اِجارہ جائز نہیں)۔ (عالمگیری ج ٤ ص ٤٣٥) عُمومی طور پر یہ کام یعنی کافِر کے پاؤں دبانا، اُس کے بچوں کی گندگیاں اُٹھانا، گھر یا دفتر کا جھاڑو پوچا کرنا، گند کچرا اٹھانا، لیٹرین اور گندی نالیوں کی صفائی، اُس کی گاڑی کی دُھلائی کرنا وغیرہ ذِلّت میں شامل ہے۔ البتّہ ایسی نوکری جس میں مسلمان کی ذِلّت نہ ہو وہ کافِر کے یہاں جائز ہے۔

﴿25﴾ سیِّد زادے کو بھی ذِلّت کے کاموں پر ملازِم رکھنا جائز نہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **"کُفْریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب"** صَفْحہ 284 تا 285 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا **شاہ امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں **سُوال** ہوا: **سیِّد** کے لڑکے سے جب شاگرد ہو یا ملازِم ہو دینی یا دُنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب:** ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں، نہ ایسی خدمت پر اُسے ملازِم رکھنا جائز۔ اور جس خدمت میں ذِلّت نہیں اس پر ملازِم رکھ سکتا ہے، بَحالِ شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور مَعروف ہو (خدمت لینا) شَرعاً جائز ہے، لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سیِّد کو) مارنے سے مُطلَق اِحتِراز (یعنی بالکل پرہیز) کرے۔ **وَاللہ تعالیٰ اعلم** (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۵۶۸)

﴿26﴾ ملازِم اپنے دفتر وغیرہ کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے **ذاتی** کاموں میں صَرف کرنے سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) کرے۔

﴿27﴾ اگر اِدارے کی طرف سے ذاتی کام میں ٹیلیفون استِعمال کرنے کی اجازت ہو تو اجازت کی حد تک استعمال کرسکتے ہیں اگر اجازت نہیں تو ذاتی کام کے لیے استِعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

﴿28﴾ اِجارے کے وَقْت میں کبھی کبھار بَہُت قلیل (یعنی تھوڑے سے) وَقْت کیلئے ذاتی فون

سننے کی عُرفاً اجازت ہوتی ہے۔ البتّہ اگر کوئی اِجارے کے اَوقات میں بار بار فون سنتا ہے اور پھر بات چیت بھی دس پندرہ منٹ سے کم نہیں ہوتی اس طرح کے ذاتی فون سننا جائز نہیں کہ اس طرح کام اور مُستاجِر (یعنی اِجارے پر لینے والے) کا بھی نُقصان ہوگا۔

﴾29﴿ ملازِم کو اِجارے کی مُدّت کے دَوران بات بات پر دھمکی دینا کہ مُدّت پوری ہونے سے پہلے ہی نوکری سے نکال دوں گا دُرُست نہیں بلکہ بعض اوقات کسی چھوٹی سی بات پر غصّہ آ جانے پر نکال بھی دیتے ہیں ایسا کرنا جائز نہیں، ہاں کوئی بَہُت بڑا مُعامَلہ درپیش ہوا جو شرعاً یکطرفہ اجازت سے فَسخ کرنے کا عُذر ہو تو دونوں میں سے کوئی بھی اِجارہ خَتم کرسکتا ہے مَثَلاً دوسرے ملک میں گیا اور دو۲ سال کا اِجارہ طے ہوا مگر ایک سال پورا ہوتے ہی Visa کی مُدّت خَتم ہوگئی اور مزید نہ ملا تو ملازِم اِجارہ خَتم کردے کیوں کہ قانونی جُرم ہونے کی وجہ سے بِغیر Visa اُسے وہاں رہنا جائز نہیں۔

﴾30﴿ اگر نوکری (یا کرائے پر لی ہوئی دکان وغیرہ) چھوڑنا ہو تو ایک ماہ پہلے بتانا ہوگا ورنہ ایک مہینے کی تنخواہ کاٹی جائے گی (یا کرایہ وُصول کیا جائے گا)، ملازِم (یا کرایہ دار) سے اس طرح کا کیا ہوا مُعاہَدہ باطِل ہے۔ اگر اُس نے ایک ماہ پہلے بتائے بِغیر نوکری خَتم کردی (یا کرائے پر لی ہوئی جگہ خالی کردی) تب بھی تنخواہ کاٹنا (یا زائد کرایہ وُصول کرنا)

ظُلْم ہوگا، ایسے موقع پر ایک مہینا تو کیا ایک گھنٹے کی بھی تنخواہ کاٹی (یا زائد کرایہ وُصول کیا) تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

﴿31﴾ ملازِم نے اگر مَرَض کی وجہ سے چُھٹّی کرلی یا کام کم کیا تو مُسْتاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے اُس) کو تنخواہ میں سے کٹوتی کرنے کا حق حاصِل ہے۔ مگر اِس کی صورت یہ ہے کہ جتنا کام کم کیا صِرْف اُتنی ہی کٹوتی کی جائے مَثَلاً 8 گھنٹے کی ڈیوٹی تھی اور تین گھنٹے کام نہ کیا تو صِرْف تین گھنٹے کی اُجرت کاٹی جائے، پورے دن بلکہ آدھے دن کی اُجرت کاٹ لینا بھی ظُلْم ہے۔ (تفصیل کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد19 صَفْحہ 515 تا516 دیکھ لیجئے)

﴿32﴾ امام ومُؤَذِّن عُرْف وعادت کی چھٹّیوں کے علاوہ اگر غَیرحاضِری کریں تو تنخواہ میں کٹوتی کروالیا کریں۔ مَثَلاً امام کی تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے تو مَثَلاً 30 کے مہینے اپریل میں چُھٹّیاں کرنے پر فی نَماز 20 روپے کٹوالیں، اِسی طرح مُؤَذِّن صاحِب بھی حساب لگالیں۔ (بِلاعُذْرِ صَحیح قَصْداً مُعاہَدے کی خِلاف ورزی کی اور چُھٹّیاں کرتا رہا تو کٹوتیاں کروانے کے باوُجُود گناہ ذمّے باقی رہیں گے، لہٰذا سچّی توبہ کرے اور اس طرح کی مَن مانی چُھٹّیوں سے باز رہے)

﴿33﴾ امام و مُؤَذِّن، خادِمِ مسجِد اور (دینی و دُنیوی) ہر طرح کی ملازَمتوں میں عُرْف و عادت (یعنی جاری مَعمول) کے مُطابِق کی جانے والی چُھٹّیوں میں تنخواہ کی کٹوتی نہیں کی جاسکتی، البتّہ عُرْف (رائج طریقے) سے ہٹ کر جو چُھٹّیاں کی جائیں اُن پر تنخواہ کاٹی جائے۔

﴾34﴿ جو اپنے پلّے سے تنخواہ دیتا ہو اُسے امام یا مُؤَذِّن وغیرہ کے عُرف سے زائد چُھٹّی کرنے پر کٹوتی کرنے نہ کرنے کا اختِیار ہے۔اِسی طرح سیٹھ اپنے نوکر کے معاملے میں بااختِیار ہے۔

﴾35﴿ ہمارے عُرف میں اِمام و مُؤَذِّن کو مہینے میں ایک یا دو چُھٹّیاں کرنے کی اجازت ہوتی ہے، وہ ان چُھٹّیوں کی تنخواہ پائیں گے۔البتّہ مختلف علاقوں کے اعتِبار سے عُرف مختلف ہوسکتا ہے۔

﴾36﴿ اگر امام یا مُؤَذِّن دعوتِ اسلامی کے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کریں تو کم از کم ایک دن کی تنخواہ ضَرور کٹوائیں اور ایک دن کی بھی صِرف اِسی صورت میں جبکہ اُس مہینے میں کسی اور دن کی چُھٹّی نہ کریں ۔ اَلْغَرَض ماہانہ دو چُھٹّیوں کے علاوہ زائد چُھٹّیوں کی تنخواہ کٹوا دیں جب کہ عُرف میں صِرف دو چُھٹّیاں ہوں ۔

﴾37﴿ کبھی کبھی امام نَماز کی اور مُؤَذِّن اذان کی چُھٹّی کرلیا کرتے ہیں، ایسے مواقِع پر وہاں کا عُرف (یعنی معمول) دیکھا جائے گا۔اگر اِس طرح کی چُھٹّیوں پر وہاں کٹوتی نہیں کی جاتی تو نہ کی جائے ورنہ کرلی جائے۔

﴾38﴿ مُتولّیانِ مسجِد کی رِضامندی کی صورت میں امام و مُؤَذِّن عُرف سے زائد چُھٹّیوں میں اپنا نائب دیدیا کریں تو تنخواہ نہیں کاٹی جائے گی۔

﴾39﴿ ہمارے یہاں عُموماً مُؤَذِّن سے صَراحَۃً (یعنی واضح طور پر) یا دَلالَۃً طے (یعنی understood)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

ہوتا ہے کہ وہ امام کی غَیر حاضِری میں نَماز پڑھائے گا، ایسی صورت میں امام اُس کو اپنا نائب نہیں بناسکتا کسی اور کو بنائے۔ دوسرے کو نائب بنانے سے مُؤَذِّن یا انتِظامیہ خوش نہ ہوں تو ضَروری ہے کہ نائب کے تقرُّر کے بجائے کٹوتی کروائے، البتّہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ مُؤَذِّن صاحِب اور انتِظامیہ سے مشاوَرت کے بعد کسی کا بطورِ نائب تقرُّر کرلے۔

﴿40﴾ امام ومُؤَذِّن سالانہ کم وبیش ایک ہفتے کیلئے اپنے عزیز و اَقْرِبا (اَقْ۔رِ۔با) سے ملنے بیرونِ شہر جاسکتے ہیں ان دنوں کی تنخواہ کے حقدار رہیں گے۔

﴿41﴾ امام، مُؤَذِّن یا کسی بھی دکان وغیرہ کا ملازِم سخت بیمار ہوجائے یا اُس کے یہاں کوئی انتِقال کرجائے تو اِن صورَتوں میں ہونے والی چھُٹّیوں میں وہاں کا عُرف دیکھا جائے گا اگر تنخواہ کاٹنے کا عُرف (یعنی مَعمول) ہے تو کاٹ لی جائے ورنہ نہ کاٹی جائے۔

﴿42﴾ امام یا مُؤَذِّن یا مدرِّس یا کسی ملازِم کا گھر دُور ہے، ''پیّا جام ہڑتال'' کی وجہ سے سُواری نہ ملی یا ہنگاموں کے صَحیح خوف کے سبب چھٹی ہوگئی تو اگر پہلے سے طے ہوگیا تھا کہ ایسے مواقع پر تنخواہ نہیں کاٹی جائیگی یا وہاں کا عُرف (یعنی مَعمول) ہی ایسا ہو کہ ایسے مواقع پر کٹوتی نہیں ہوتی تو اس طرح کی چھُٹّی کی تنخواہ پائے گا۔ یاد رہے! معمولی ہڑتال چھُٹّی کیلئے عُذر نہیں۔

﴿43﴾ حج یا عُمرے کی وجہ سے ہونے والی چھُٹّیوں کی تنخواہ کٹوانی ہوگی۔ (دیکھئے: فتاوی رضویہ

Go To Index

جلد16 صَفْحہ209)

﴿44﴾ اگر28 تاریخ کو ترکِ ملازمت کی تو (ہجری سن کے ماہ کے اعتِبار سے نوکری ہوتو) بقیّہ ایّام مَثَلاً ایک دَو دن یا (عیسوی سن کے ماہ کے اعتِبار سے نوکری ہوتو) بقیّہ تین دن کی تنخواہ کا مُستَحِق نہیں۔

﴿45﴾ نجی ادارے کے سیٹھ یا اُس کے نائب کی اجازت سے کام کاج کے اَوقات میں ملازِم سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدہ، نوافِل اور دیگر اَذکار پڑھ سکتا نیز اجازت کے ساتھ ہی دَرس، سُنَّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ مُسْتَحَب کاموں میں شرکت کرسکتا ہے۔

﴿46﴾ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پَہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں اِرادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور (قَصْداً یا بِلا قَصْد) جتنی دیر سوئے یا غافِل ہوئے اُتنی دیر کی اُجرت کٹوانی ہوگی۔

﴿47﴾ ملازِمین کا مُطالبات منظور کروانے یا کچھ حالات بہتر کروانے کے لیے کام کرنے سے انکار کرتے ہوئے ہڑتال کرنا (یعنی کام سے رکنا)، ملازِم اور مالِک کے مابین مُعاہَدے کی خلاف ورزی ہے ایسا کرنا مَنْع ہے۔

﴿48﴾ ایک ہی وَقْت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اجارے پر اجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتّہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب اپنے سیٹھ کی اجازت سے دوسری جگہ کام کرسکتا ہے، جب کہ پہلی جگہ کے سبب دوسری جگہ کے کام میں کسی طرح کی کوتاہی نہ ہوتی ہو۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمذی)

﴿49﴾ عُرف کے مُطابق جو چُھٹّی ہوتی ہے اُس میں مُستاجِر (سیٹھ) اپنے ملازِم سے کام نہیں لے سکتا اگر جبراً لے گا تو گنہگار ہوگا۔ ہاں حکیمانہ لہجے میں نہیں فَقَط درخواست کرنے پر ملازِم خوش دلی سے کام کر دے یا چُھٹّی کے اَوقات میں کئے جانے والے کام کی باہم الگ سے اُجرت طے کر لی جائے تو پھر جائز ہے۔ یہ قاعِدہ یاد رکھئے! جہاں دَلالۃً (یعنی علامت سے معلوم۔ understood) یا صَراحۃً (یعنی کھلّم کُھلّا، ظاہِراً) اُجرت ثابِت ہو وہاں طے کرنا **واجِب** ہے۔ ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اِس طرح کہہ دینا، کام پر آ جاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسِب ہوگا دیدیں گے، خوش کر دیں گے، خرچی ملے گی وغیرہ الفاظ قَطْعاً ناکافی ہیں۔ بِغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شدہ سے زائد طلب کرنا بھی ممنوع ہے۔ یہ قاعِدہ رکشہ ٹیکسی کے ڈرائیوروں، ہر طرح کے کاریگروں وغیرہ اور ان سے کام کروانے والوں کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ البتّہ جہاں فَرِیقَین کو لگی بندھی (یعنی fix) اُجرت یا کرائے کا معلوم ہو وہاں طے کرنے کی حاجت نہیں نیز جہاں ایسا مُعامَلہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا: کچھ نہیں دوں گا، اِس نے بھی کہہ دیا کچھ نہیں لوں گا اور پھر اپنی مرضی سے دے دیا تو اِس لَین دَین میں کوئی حَرَج نہیں۔

﴿50﴾ مزدوری یا ڈیوٹی میں سُستی اور چُھٹّیوں کے باوجود جو مکمّل اُجرت یا تنخواہ لیتا رہا اور اب نادِم ہے تو اُس کیلئے صِرف زبانی توبہ کافی نہیں، توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ

آج تک جتنی اُجرت یا تنخواہ زائد حاصل کی ہے اُس کی بھی شَرْعی ترکیب کرنی ہوگی۔ چُنانچہ اِس مسئلے کا حل بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: (جتنا کام کیا) اُس سے جو کچھ زیادہ مِلا (ہو وہ) مُسْتاجِر (یعنی جس نے اُجرت پر رکھا اُسی) کو واپَس (لوٹا) دے، وہ نہ رہا ہو (تو) اُس کے وارِثوں کو دے، اُن کا بھی پتا نہ چلے (تو) مسلمان مُحتاج (یعنی مسلمان فقیر یا مسکین) پر تصدُّق (یعنی خَیرات) کرے۔ اپنے صَرْف (یعنی استِعمال) میں لانا یا غیرِ صَدَقہ میں صَرْف (خَرْچ) کرنا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ ص ۴۰۷) وَقْف کے ادارے میں بَہَر حال واپَس ہی کرنی ہوگی اگر رقم یاد نہیں تو ظنِّ غالِب کے حساب سے مالیّت طے کر کے بَیان کردہ حکمِ شَرْعی پر عمل کیجئے۔ یاد رکھئے! پرایا مال ناجائز طریقے پر کھا ڈالنا مَحشر میں پھنسا سکتا ہے چُنانچِہ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱ ص ۲۳۳ حدیث ۶۳۷)

نوٹ: یہ رسالہ ''ملازِمین کے لئے 21 مَدَنی پھول'' پہلی بار ۳ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۲۷ھ (بمطابق مئی 2006ء) کو منظرِ عام پر آیا اور کئی بار شائع کیا گیا پھر مزید ترمیم و اضافے کے ساتھ طبع ہوا۔ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۳۴ھ (بمطابق مارچ 2013ء) میں اِس پر نظرِ ثانی کی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۳۴ھ

مارچ 2013ء

بیان:6

کھانے کا اسلامی طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے **لوگو!** بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔

(فردوسُ الاخبار ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰ دار الکتب العربی، بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانے کی نیّت کر لیجئے

(1) کھانے سے مقصود حُصولِ لذّت اور خواہش کی تکمیل نہ ہو بلکہ کھاتے وقت یہ **نیّت** کر لیجئے: ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں۔'' **یاد رہے!** کھانے میں **عبادت** پر قوّت حاصِل کرنے

کی **نیَّت** اُسی صورت میں سچّی ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھانے کا بھی ارادہ ہو ورنہ سِرے سے **نیّت** ہی بے معنیٰ ہو جائے گی کیوں کہ خوب ڈَٹ کر کھانے سے عبادت کیلئے قُوَّت حاصل ہونے کے بجائے مزید سُستی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی **عظیم سُنَّت** یہ ہے کہ بھوک لگی ہوئی ہو کہ بِغیر بھوک کے کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی اُلٹا صحّت خراب اور دِل بھی سخت ہو جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے: ''سیر ہونے کی حالت میں کھانا **برص** پیدا کرتا ہے۔ (قُوت القلوب ج۲ ص ۳۲٦ مرکز اھلسنت برکاتِ رضا، ھند)

(2) ایسا دسترخوان بچھایئے جس پر کوئی حرف، لفظ، عِبارت، شِعر یا کمپنی وغیرہ کا نام اُردو، انگریزی کسی بھی زبان میں نہ لکھا ہوا ہو۔

روزی میں بَرَکت کا نسخہ

(3) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پُہنچوں تک دھونا **سنّت** ہے،

Go To Index

کُلّیاں کر کے مُنہ کا اگلا حصّہ بھی دھو لیجئے مگر کھانے سے قبل دھوئے ہوئے ہاتھ مت پُونچھئے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی ہاتھ مُنہ دھونا) **رِزق میں کُشادَگی** کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔''

(کنزالعُمّال ج ١٥ ص ١٠٦ حدیث ٤٠٧٥٥ دارالکتب العلمیة بیروت)

(4) اگر کھانے کیلئے کسی نے مُنہ نہ دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اِس نے **سنّت** ترک کر دی۔ ہاں جُنُب (یعنی بے غسلے) نے اگر منہ نہ دھویا تو **مکروہ** ہے اور حیض والی کا بغیر دھوئے کھانا مکروہ نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ١٦ ص ٢٠ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(5) کھاتے وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنہ کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گُھٹنے کھڑے رکھئے یا دوزانو بیٹھئے، تینوں میں سے جِس طرح بھی بیٹھیں گے **سُنّت** ادا ہو جائے گی۔

پردے میں پردہ کی عادت بنائیے

(6) اسلامی بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے **پردے میں پردہ** ضَرور کریں ورنہ کپڑے تنگ ہوئے یا کُرتے کا دامن اٹھا ہوگا تو گھر کے افراد وغیرہ بدنگاہی کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ **اگر** "پردے میں پردہ" ممکِن نہ ہوتو دوزانو بیٹھئے کہ **سنّت** بھی ادا ہو جائے گی اور خود بخود **پردہ** بھی ہو جائے گا۔کھانے کے علاوہ بھی بیٹھنے میں **پردے میں پردہ** کی عادت بنائیے۔

(7) چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا **سنّت** نہیں۔ کہتے ہیں: اس سے **پیٹ** باہَر نکلتا ہے۔

(8) پہلے لقمہ پر بِسمِ اللّٰہ دوسرے سے قبل بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰن اورتیسرے سے پہلے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھئے۔

(اِحیاء العُلُوم ج۲ ص ٦ دارصادر بیروت)

(9) بِسمِ اللّٰہ زور سے پڑھئے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔

(10) شُروع کرنے سے قبل یہ دُعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں زَہر بھی ہوگا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے:

بِسمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ (الفردوس ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۶)

ترجمہ: اللہ تعالٰی کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نُقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے۔

(11) اگر شُروع میں بِسمِ اللّٰہ پڑھنا بھول گئے تو دورانِ طَعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے:

بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہاء۔

کھاتے ہوئے بھی ذِکرُ اللّٰہ جاری رکھئے

(12) یا وَاجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وَقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا اِن شاءَ اللّٰہ

فرمانِ مصطَفٰے:(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عَزَّوَجَلَّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں **نُور** رہو گا اور بیماری دُور ہوگی۔ یا

(13) ہرلقمہ سے قبل ''**اللّٰہ**'' یا ''**بِسمِ اللّٰہ**'' کہتے جایئے تا کہ کھانے کی حِرص **ذِکرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے غافِل نہ کردے۔ ہر دولقمہ کے درمیان **اَلحمدُ لِلّٰہ، یا واجِدُ** اور **بِسمِ اللّٰہ** کہتے جایئے، اِس طرح ہرلقمہ کا آغاز **بِسمِ اللّٰہ** سے، بیچ میں **یا واجِدُ** اور ختمِ لُقمہ پر **حَمد** کی ترکیب ہو جائے گی۔(اگرکھانے میں کچّی پیاز، کچّا لہسن، کچّی مُولی وغیرہ کوئی بدبودار چیز شامل ہوتو ادب کا تقاضا ہے اب بدبودار مُنہ سے ذکراللہ نہ کریں اگر چہ ذکراللہ کرنا جائز ہے۔

(14) **مِٹّی** کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ ''جو اپنے گھر میں **مِٹّی کے برتن** بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی **زِیارت** کرنے آتے ہیں۔

(رَدُّالمُحتَار ج ۹ ص ٥٦٦ دار المعرفة بيروت)

(15) **سالن** یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے۔ (رَدُّالمُحتَار ج ۹ ص ٥٦٢)

(16) ہاتھ یا چُھری کو روٹی سے نہ پُونچھئے۔

(الفتاوی البزا زیۃعلی ھامش الفتاوی الھندیۃ ج٦ ص ٣٦٥)

(17) زمین پر دَستر خوان بچھا کر کھانا **سُنَّت** ہے۔ٹیک لگا کر، ننگے سَر یا ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر،جُوتے پہن کر، لیٹے لیٹے یا چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) مت کھائیے۔

(18) روٹی اگر دَستر خوان پر آ گئی تو سالن کا اِنْتِظار کئے بِغیر کھانا شُروع فرما دیجئے۔ (رَدُّالْمُحتَار ج ٩ ص ٥٦٢ دار المعرفة بيروت)

(19) اوّل آخِر نمک یا نمکین کھائیے کہ اِس سے **سترّ بیماریاں** دُور ہوتی ہیں۔ (ایضاً)

(20) روٹی ایک ہاتھ سے نہ توڑ یئے کہ مَغْروروں کا طریقہ ہے۔

(21) روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیئے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 669 پر ہے: ’’بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ

میں روٹی لیکر دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے نوالہ توڑنا **دَفعِ تکبُّر** کیلئے ہے۔'' ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عَین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنائیے۔ اِس طرح اَجزاء کھانے ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گرکر **ضائع** ہو سکتے ہیں۔

(22) سیدھے ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، **شیطان** کا طریقہ ہے۔

تین اُنگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالئے

(23) تین اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ **سنّتِ اَنبیاء** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہے۔ عادت بنانے کیلئے اگر چاہیں تو اِبتداءً سیدھے ہاتھ کی **بِنْصَر** (چھوٹی اُنگلی کے برابر والی کو بِنصَر کہتے ہیں) کو خم کر کے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ٹکڑا ان دونوں اُنگلیوں سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے یا دونوں عمل ایک ساتھ کر لیجئے، جب

Go To Index

عادت ہوجائے گی تو **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ربڑ وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں: ''**پانچ اُنگلیوں** سے کھانا **حریصوں** کی نشانی ہے۔'' (مرقاۃ ج ۸ ص ۹ دارالفکر بیروت) اگر چاول کے دانے جدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھا سکتے ہیں۔

روٹی کا کنارا توڑنا

(24) روٹی کا کَنارا توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا حصّہ کھا لینا اِسراف ہے۔ ہاں اگر کَنارے کچّے رہ گئے ہیں اور اِس کے کھانے سے نقصان ہوگا تو توڑ سکتا ہے، اِسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کَنارے دوسرے لوگ کھا لیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں، یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصّہ پھولا ہوا ہے اُسے کھا لیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(ملخّص از بہارشریعت حصہ ۱۶ ص ۲۰)

دانت کا کام آنت سے مت لیجئے

(25) **لقمہ** چھوٹا لیجئے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اچّھی طرح چبا کر کھایئے۔ اگر اچّھی طرح چبائے بِغیر نگل جائیں گے تو ہَضم کرنے کیلئے مِعدہ کو سخت زَحمت کرنی پڑے گی اور نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہوگا لہٰذا **دانتوں** کا کام **آنتوں** سے مت لیجئے۔

(26) **جب** تک حلْق سے نیچے نہ اُتر جائے دوسرے لقمے کی طرف ہاتھ بڑھانا یا لُقمہ اٹھالینا کھانے کی **حرص** کی علامت ہے۔

(27) **روٹی** کو دانت سے کاٹ کر کھانا حددرجہ معیوب اور بے برکتی کا باعِث ہے، یوں ہی کھڑے کھڑے کھانا سنّتِ نصارٰی ہے۔

(سنّی بہشتی زیور ص ۵۶۵)

کھانا کھانے میں پھل پہلے کھانے چاہئیں

(28) ہمارے یہاں پھل آخر میں کھانے کا رَواج ہے جبکہ حُجَّۃُ الْاِسلام

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "اگر **پھل** ہوں تو پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ طِبّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافِق ہے، یہ جلد ہَضم ہوتے ہیں لہٰذا ان کو مِعدے کے نچلے حصّے میں ہونا چاہئے اور قرآنِ پاک سے بھی **پھل** کے مُقدَّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصِل ہوتی ہے چُنانچِہ پارہ 27 سورۃُ الواقِعہ کی آیت نمبر 20،21 میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ (پ ۲۷ الواقِعہ ۲۰،۲۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورمیوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج۲ص ۲۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن روایت نَقل کرتے ہیں، "کھانے سے پہلے **تربوز** کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص

٤٤٢) تربوز کے مکمّل چھلکے یا دھاریاں اور گول دھبّے ہوں تو ان کا سبز رنگ جتنا گہرا ہوگا اُتنا ہی اِن شاءَ اللہ عزوجل اندر سے لال اور میٹھا نکلے گا۔ کہتے ہیں: تربوز پر ہلکا سا ہاتھ مارنے پر مدّھم سی آواز آنا اُس کے عمدہ اور پکّے ہونے کی علامت ہے۔

کھانے کو عیب مت لگایئے

(29) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے مَثَلاً یہ مت کہئے کہ ٹیسٹی (لذیذ) نہیں، کچّا رہ گیا ہے، نمک کم ہے، تیکھا بہُت ہے یا پھیکا پھیکا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پسند ہے تو کھا لیجئے، ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ہاں پکانے والے کو مِرچ مَصالحہ کی کمی بیشی کیلئے ہِدایت دینا مقصود ہو تو تنہائی میں رہنُمائی میں مُضایَقہ نہیں۔

پھلوں کو عیب لگانا زیادہ بُرا ہے

(30) پھلوں کو عیب لگانا انسان کے پکائے ہوئے کھانے کے مقابلے میں زیادہ بُرا ہے کہ کھانا پکانے میں انسانی ہاتھوں کا زیادہ دخل ہے جبکہ پھلوں

کے مُعاملے میں ایسا نہیں۔

(31) کھانے یا سالن وغیرہ کے بیچ میں سے مت لیجئے کہ بیچ میں **بَرَکت** نازِل ہوتی ہے۔

(32) اپنی طرف کے کَنارے سے کھائیے، ہر طرف ہاتھ مت ماریئے۔

(33) اگر ایک تھال میں مختلف قسم کی چیزیں ہیں تو دوسری طرف سے بھی اُٹھا سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانے کے دَوران اچّھی باتیں کیجئے

(34) کھانا کھاتے ہوئے اچّھا سمجھ کر چُپ رہنا آتَش پرستوں کا طریقہ ہے، ہاں بولنے کو جی نہیں چاہ رہا تو حَرَج نہیں، یوں ہی فُضول گوئی ہر حال میں نامُناسب ہی ہے، لہٰذا کھانے کے دَوران **اچّھی اچّھی باتیں** کرتے جایئے مَثَلاً جب بھی گھر میں مل جُل کر یا مہمانوں وغیرہ کے ساتھ کھا رہے ہوں تو **کھانے پینے کی سنّتیں** بیان کیجئے۔ زہے نصیب !

Go To Index

کھانے کے ان **مَدَنی پھولوں** کی حسبِ ضَرورت **فوٹو کاپیاں فریم** کروا کر یا گتّے پر چسپاں کر کے کھانے کی جگہ پر آویزاں کر دی جائیں اور کھانے کے اوقات میں **وقتاً فوقتاً** پڑھ کر سنائی جائیں۔

(35) کھانے کے دَوران اِس قِسم کی گفتگو نہ کیجئے جِس سے لوگوں کو گھن آئے مَثَلاً دَست، پیچش، قَے وغیرہ کا تذکِرہ۔

(36) کھانا کھانے والے کے لقمے مت تاڑیئے۔

اچّھی اچھی بوٹیاں ایثار کیجئے

(37) کھانے میں سے اچّھی اچّھی **بوٹیاں** چھانٹ لینا یا مل کر کھا رہے ہوں تو اس لئے بڑے بڑے نوالے اٹھا کر جلدی جلدی نِگلنا کہ کہیں میں رَہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زِیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْغَرَض کسی بھی طریقے سے دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مُرُوَّتوں اور حریصوں کا شَیوہ ہے۔ اچّھی اَشیاء اپنے اسلامی بھائیوں یا اہلِ خانہ کیلئے **ایثار** کی نیّت سے تَرک کریں گے تو

Go To Index

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پائیں گے۔ جیسا کہ **سلطانِ دوجہان** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے، تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اِسے بخش دیتا ہے۔** (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص ۷۷۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

گرے ہوئے دانے کھالینے کے فضائل

(38) کھانے کے دَوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیجئے کہ **مغفِرت** کی بِشارت ہے۔

(39) حدیثِ پاک میں ہے، جو کھانے کے گِرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ فَراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔

(کنزالعُمّال ج۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(40) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے

ہیں، ''روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چُن لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچے صحیح وسلامت اور بے عَیب ہوں گے اور وہ ٹُکڑے حُوروں کا مہر بنیں گے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۷)

(41) گِری ہوئی روٹی کو اُٹھا کر **چُومنا** جائز ہے۔

(42) دَسترخوان پر جو دانے وغیرہ گِر گئے اُنہیں مُرغیوں، چِڑیوں، گائے یا بکری وغیرہ کو کھلا دینا جائز ہے۔ یا ایسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ چِیونٹیاں کھالیں۔

کھانے میں پھونک مارنا مَنع ہے

(43) کھانے اور چائے وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک مت ماریئے کہ بے بَرَکتی ہوگی، زیادہ گرم کھانا مت کھایئے کھانے کے قابل ہوجانے کا اِنتِظار فرمالیجئے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۵۶۲ وغیرہ)

(44) کھانے کے دَوران بھی سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ ہاتھ آلُو دہونے کے سبب اُلٹے ہاتھ میں پیالہ تھام کر سیدھے ہاتھ کی

اُنگلی مَس کر کے دل کو منا لیا کہ سیدھے ہاتھ سے پی رہا ہوں!

پانی چوس کر پینا سیکھئے

(45) پانی ہو یا کوئی سا مَشروب ہمیشہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھ کر چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پینا چاہئے مگر چُوسنے میں آواز پیدا نہ ہو، پانی ہو یا کوئی اور مشروب، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے **جگر کی بیماری** پیدا ہوتی ہے۔ آخِر میں اَلحمدُ لِلّٰہ کہئے۔ افسوس! **چُوس** کر پینے والی سنّت پر اب شاید ہی کوئی عمل کرتا ہو، برائے کرم! اِس کیلئے مَشق فرمائیے اور اِس سنّت کو اپنائیے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کے تجربہ کے مطابِق گلاس کے بجائے مِٹّی کے پیالے میں چُوس کر پانی پینا آسان ہے۔

(46) جب کچھ بھوک باقی رہ جائے کھانا تَرک کر دیجئے۔

لذّت صِرف زَبان کی جڑ تک ہے

(47) ڈٹ کر کھانا **سُنّت** نہیں۔ زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اِس

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

طرح سمجھائیے کہ صِرف زَبان کی نوک سے جڑ تک لذَّت رہتی ہے، حلْق میں پہنچتے ہی لذَّت ختم ہو جاتی ہے تو لمحہ بھر کے ذائقے کی خاطِر **سنّت** کا ثواب چھوڑنا دانشمندی نہیں۔ نیز زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی، عبادت میں سستی آتی، مِعدہ خراب ہوتا، پیٹ نِکلتا اور **موٹا پا** آتا ہے۔ قَبض، گیس، بلڈ پریشر، شوگر، فالج اور دل وغیرہ کی بیماریوں کا اِمکان بڑھتا ہے۔

(48) فراغت کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخِر میں انگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ "**سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کے بعد مبارَک اُنگلیوں کو **تین مرتبہ** چاٹتے۔

(الشمائل المحمدیة، للترمذی ص ٩٦ حدیث ١٣٣ دار احیاء التراث العربی بیروت)

برتن چاٹ لیجئے

(49) برتن بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "کھانے کے بعد جو

شخص **برتن** چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعاء کرتا ہے اور کہتا ہے، **اللہ** تعالیٰ تجھے جہنَّم کی آگ سے **آزاد** کرے جس طرح تُو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔'' (کنزالعُمّال ج۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۲)

اور ایک رِوایَت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِستِغفار** کرتا ہے۔

(سنن ابنِ ماجه ج۴ ص۱۴ حدیث ۳۲۷۱، دار المعرفة بيروت)

(50) جس برتن میں کھایا اِس کو چاٹنے کے بعد دھو کر پی لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۲ ص ۷)

دھو کر پینے کا طریقہ

(51) چاٹنا اور دھونا اُسی وَقْت کہلائے گا جب کہ غذا کا کوئی جُز اور شوربے کا اَثَر وغیرہ باقی نہ رہے۔ لہٰذا تھوڑا سا پانی ڈالکر برتن کے اُوپری کَنارے سے لیکر نیچے تک ہر طرف اُنگلی وغیرہ سے اچّھی طرح دھو کر پینا چاہئے۔ دو یا تین بار اسی طرح دھو کر پی لیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برتن خوب صاف ہو جائیگا۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(52) پینے کے بعد رِکابی یا تھال میں معمولی سا بچا ہوا پانی بھی اُنگلی سے جمع کر کے پی لینا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ مصالحہ کا کوئی ذرّہ ہی کہیں چِپکا رہ جائے اور اسی میں بَرَکت بھی چلی جائے! کہ **حدیثِ پاک** میں یہ بھی ہے، ''تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں **بَرَکت** ہے۔''

(صحیح مسلم ص١١٢٣ حدیث ٢٠٣٤ دار ابن حزم بیروت)

(53) سالن کے شوربے سے آلُودہ کٹورے، چمچ نیز چائے، لسّی، پھلوں کے رس (JUICES) شربت اور دیگر مشروبات کے آلودہ، پیالے، گلاس اور جگ وغیرہ کو دھو پی کر اِسی طرح صاف کر لیجئے۔ کہ غذا کا کوئی ذرّہ یا اثر باقی نہ رہے اور یوں خوب بَرَکتیں لوٹئے۔

(54) گلاس میں بچّے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجُود خوامخواہ پھینک کر ضائع کر دینا **اسراف** ہے اور اسراف **حرام**۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ٥٦٧، فرید بک اسٹال، مرکز الاولیاء لاہور مُلَخّصاً)

پینے کے بعد گلاس یا کٹورے کو رکھ دیجئے۔ چند لمحوں کے بعد دیکھیں گے تو مشروب کے چند قطرے برتن کی دیواروں سے اُتر کر پَیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے، اُس کو پی لیجئے ورنہ ضائع ہوسکتا ہے۔

(55) کھانے کے آخِر میں اَلحمدُلِلّٰہ کہئے۔ اوّل آخِر ماثور (یعنی قراٰن و حدیث کی) دعائیں بھی یاد ہوں تو پڑھئے۔

(56) صابون سے اچّھی طرح ہاتھ دھولیجئے تاکہ بُو اور چِکنا ہٹ جاتی رہے۔

کھانے کے بعد مَسح کرنا سنّت ہے

(57) حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے، (کھانے سے فراغت کے بعد) ''سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تَری سے منہ اور کلائیوں اورسرِ اقدس پر مَسْح کرلیا اور اپنے پیارے صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''عِکراش! جس چیز کو آگ نے چُھوا (جو آگ سے پکائی گئی ہو) اُس کے کھانے کے بعد یہ **وُضو** ہے۔'' (سننِ ترمِذی ج ۳ ص ۳۳۵ حدیث ۱۸۵۵)

Go To Index

(58) کھانے کے بعد دانتوں کا **خِلال** کیجئے۔

پچھلے گناہ مُعاف

(59) حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلِمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ **مُعاف** کر دیئے جاتے ہیں:۔

دعا کے وہ کلِمات یہ ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّ ۃٍ ."	ترجَمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی مَہارت وقُوّت کے بِغیر مجھے یہ رِزق عطا فرمایا۔"

(سنن ترمِذی ج٥ ص ٢٨٤ دار الفکر بیروت)

(60) کھانے کے بعد یہ دُعا بھی پڑھئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

ترجَمہ: **اللہ** عزَّوَجلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں **کھلایا**، پِلایا اور ہمیں مُسلمان بنایا۔

(سنن ابوداوٗد ج٣ص٥١٣ حدیث ٣٨٥٠ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(61) اگر کِسی نے **کِھلایا** ہو تو یہ دُعا بھی پڑھئے:۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ .

(الحصن الحصين ص ٧١ المكتبة العصرية، بيروت)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو **کِھلا** جس نے مجھے **کِھلایا** اور اُس کو پِلا جس نے مجھے پِلایا۔

(62) کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا بھی پڑھئے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَافِیْہِ وَاَطْعِمْنَاخَیْرًا مِّنْہُ۔

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اِس کھانے میں بَرَکت عطا فرما اور اِس سے بہتر کھانا ہمیں **کِھلا**۔

(سنن ابوداوٗد ج٣ص ٤٧٥ حديث ٣٧٣٠)

(63) دُودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھئے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَافِیْہِ وَزِدْنَامِنْہُ۔

(ایضاً)

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اِس میں بَرَکت دے اور ہمیں اِس سے زیادہ عِنایت فرما۔

(64) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کو حلوا، شہد، سِرکہ، کھجور، تربُوز، ککڑی

اور لوکی (کدُّو شریف) بَہُت پسند تھے۔

(65) **اللہ** کے محبوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بکرے کے **گوشت** میں دَسْت (بازُو) گردن اور کمر کا گوشت مَرغوب تھا۔

(66) **آقائے مدینہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کبھی کبھی کَھجور اور تَربُوزیا کَھجور اور ککڑی یا کَھجور اور روٹی مِلا کر تَناوُل فرماتے تھے۔

(67) **کُھرچَن** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو پسند تھی۔

(68) **ثَرِید** یعنی سالن کے شوربے میں بِھگوئی ہوئی روٹی کے ٹکڑے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بَہُت پسند تھے۔

(69) **ایک** اُنگلی سے کھانا شیطان کا اور دو اُنگلیوں سے کھانا مَغرُوروں کا طریقہ ہے تین انگلیوں سے کھانا سُنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے۔

کتنا کھائے؟

(70) **بُھوک** کے **تین حِصّے** کرنا بہتر ہے۔ایک حِصّہ **کھانا**،ایک حِصّہ **پانی** اور ایک حِصّہ **ہوا**۔ مَثَلاً تین روٹی میں سَیر ہو جاتے ہیں تو ایک روٹی

کھائیے ایک روٹی جتنا پانی اور باقی ہوا کیلئے خالی چھوڑ دیجئے ۔ اگر پَیٹ بھر کر بھی کھا لیا تو مُباح ہے کوئی گُناہ نہیں۔ مگر کم کھانے کی دینی و دُنیوی بَرَکتیں مرحبا! تجرِبہ کرکے دیکھ لیجئے ۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلّ پیٹ ایسا دُرُست ہو جائے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نصیب فرمائے۔ یعنی حرام سے بچنے اور حلال کھانا بھی ضَرورت سے زیادہ کھانے سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم

قَیْلُولہ سنّت ہے

(71) دوپَہَر کے کھانے کے بعد قَیْلُولہ کیجئے ، دوپہر کے وقت لیٹنے کو **قَیْلُولہ** کہتے ہیں اور یہ خُصُوصاً رات کو عبادت کرنے والوں کے لئے **سنّت** ہے کہ اس سے رات کی عبادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ شام کو کھانے کے بعد کم از کم **150** قدم چلئے۔ شام کے کھانے کے بعد مطلقاً ٹہلنا بہتر ہے اور یہ ڈیڑھ سو قدم چلنے کا قول اَطِبّاء کا ہے۔

(72) کوئی بھی چیز کھانے یا پینے کے بعد اَلحمدُلِلّٰہ ضَرور کہئے۔

(73) دسترخوان اٹھائے جانے سے پہلے مت اُٹھئے۔

(74) کھانے کے بعد ہاتھ صابون سے اچّھی طرح دھوکر پونچھ لیجئے۔

(75) کاغذ سے ہاتھ پُونچھنا منْع ہے۔

(76) تولیہ سے ہاتھ پُونچھ سکتے ہیں۔ پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ مت پُونچھئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اہلِ تجرِبہ کا قول نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دامن (یا آنچل) سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا (یعنی حافظہ کمزور) کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اوّل حصہ اوّل، ص ۳۳۱ رضا فاؤنڈیشن) پہنے کے لباس یا عمامہ سے چکنے یا بدبودار ہاتھ پونچھنا جائز نہیں کہ اِس طرح وہ لباس وغیرہ خراب ہوجائے گا اور مال کو خراب کرنا جائز نہیں۔

(ایضاً ص ۳۳۵)

بَرَکت اُڑانے والے افعال

(77) خلیلُ العُلَماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ’’جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُس میں ہاتھ دھونا یا ہاتھ دھو کر کُرتے یا تہبند کے دامن یا آنچل سے پُونچھنا **بَرَکت** کو اُڑا دیتا ہے۔ (سنّی بہشتی زیور ص ۵۷۸ مُلخصاً)

(78) کھانا کھانے کے فوراً بعد سخت ورزش کرنا یا زیادہ وزنی چیز اُٹھانا، گھسیٹنا وغیرہ سخت محنت کے کام سے آنت اُتر جانے، اپنڈکس ہو جانے یا پیٹ بڑھنے کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

(79) کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُلند آواز سے اُس وَقت کہئے جب سب کھانے سے فارِغ ہو چکے ہوں ورنہ آہستہ کہئے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۶۱) کھانے کے بعد **دعائیں** اگر مل کر پڑھنی ہوں تو اُسی وَقت پڑھائی جائیں جب ہر فرد فارِغ ہو چکا ہو ورنہ جو کھا رہا ہے وہ شرمِندہ ہو گا۔

کسی کے درخت کا پھل کھانا کیسا؟

(80) باغ میں پہنچا وہاں **پھل** گرے ہوئے ہیں تو جب تک مالِکِ باغ کی اجازت نہ ہو، پھل نہیں کھا سکتا اور اجازت دونوں طرح ہوسکتی ہے۔ یا صَراحۃً اجازت ہو مَثَلاً مالِک نے کہدیا کہ گرے ہوئے پھلوں کو کھا سکتے ہو یا دَلالۃً اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عُرف وعادت ہے کہ باغ والے گرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو مَنْع نہیں کرتے۔ درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جب کہ **پھلوں** کی کثرت ہو اور معلوم ہو کہ توڑ کر کھانے میں مالِک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔ مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے **پھل** اُٹھا لائے (فتاوی عالمگیری ج۵ ص۳۳۹، کوئٹہ) ان سب صورتوں میں عُرف وعادت کا لحاظ ہے اور اگر عُرف وعادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالِک کو ناگواری ہوگی تو گرے ہوئے **پھل** بھی کھانا جائز نہیں۔

بِغیر پوچھے کھانا کیسا؟

(81) **دوست** کے گھر گیا کوئی چیز پکی ہوئی ملی خود لیکر کھالی یا اُس کے باغ میں گیا اور **پھل** توڑ کر کھالیے اگر معلوم ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے مگر یہاں اچّھی طرح غور کر لینے کی ضَرورت ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اُسے ناگوار ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۹، کوئٹہ)

(82) ذَبیحہ کا ''حرام مَغز'' کھانا ممنوع ہے لہٰذا پکاتے وَقت گردن، چانپ اور پیٹھ کی رِیڑھ کی ہڈّی کے گوشت کو اچّھی طرح دیکھ کر **حرام مغز** الگ کر لیجئے۔

(83) **مرغی** کا حرام مَغز باریک ہوتا ہے اور اس کے نکالنے میں حَرَج ہے لہٰذا پکانے میں رَہ گیا تو مُضایَقہ نہیں۔ مگر کھایا نہ جائے، اسی طرح مرغی کی گردن کے **پٹّھے** اور **کالی ڈوری** نُما خون کی رگیں بھی نہ کھائیں۔

(84) **ذَبیحہ** کا ''غُدُود'' (یعنی گانٹھ، گِلٹی) کھانا **مکروہِ تحریمی** ہے لٰہذا پکانے سے قبل ہی اس کو نکال دیجئے۔

مُرغی کا دل

(85) **مرغی** کا دِل پھینکنا نہیں چاہئے۔ لمبائی میں چار چیرے ڈال کر یا جس طرح بھی ممکن ہو چِیر کر اس میں سے **خون** اچّھی طرح صاف کر کے پھر سالن میں ڈال دیجئے۔

پکی ہوئی خُون کی رگیں مت کھایئے

(86) **ذَبیحہ** کے گوشت کے اندر جو **خون** رہ گیا وہ پاک ہے مگر اُس **خون** کا کھانا ممنوع ہے۔ لٰہذا گوشت کے وہ حصّے جن میں عُموماً **خون** رَہ جاتا ہے اُن کو اچّھی طرح دیکھ لیجئے۔ مَثَلاً مرغی کی گردن، پَر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے **کالی ڈوریاں** نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نَسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

”بسم اللہ کرو“ کہنا سخت ممنوع ہے

(87) ایک کھانا کھا رہا ہے دوسرا آیا پہلے نے اُس سے کہا: ”آؤ کھانا کھالو“ دوسرے نے کہا: ”**بسم اللّٰہ** کرو!“ یہ بَہُت سخت **ممنوع** ہے ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنے چاہئیں مَثَلًا کہے: ”**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۱٦ ص ۲۲ مکتبة المدینه باب المدینه کراچی)

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

(88) گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا **حرام** ہے۔ اِسی طرح جو کھانا خراب ہوجاتا ہے وہ بھی نہیں کھا سکتے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پھپھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آجاتا ہے۔ دالیں، کھچڑا اور کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔

ثابِت ہری مرچیں

(89) کھانے کے اندر پکی ہوئی ثابِت ہری یا سُرخ **مرچیں** کھاتے وَقْت پھینک دینے کے بجائے مُمکِن ہو تو پہلے سے چُن کر الگ کر لیجئے اور

پیس کر دوبارہ کام میں لائیے۔ اِسی طرح پکے ہوئے گرم مسالے بھی اگر قابلِ استِعمال ہوں تو ضائع نہ کیجئے۔

بچی ہوئی روٹیوں کا کیا کریں؟

(90) بچی ہوئی روٹی اور شوربہ وغیرہ پھینکنا اِسراف ہے۔ مرغی، بکری یا گائے وغیرہ کو کھلا دیں۔ چند روز کی بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہترین کھانا بن جائیگا۔

کیکڑا اور جھینگا کھانا کیسا؟

(91) مچھلی کے سِوا دریا کا ہر جانور **حرام** ہے۔ جو مچھلی بِغیر مارے خود ہی مر کر پانی میں اُلٹی تیر گئی وہ **حرام** ہے، **کیکڑا** کھانا بھی **حرام** ہے، **جھینگے** میں اختِلاف ہے کھانا جائز ہے مگر بچنا افضل۔

(92) ٹِڈّی مری ہوئی بھی **حلال** ہے۔ **ٹِڈّی** اور **مچھلی** دونوں بِغیر ذَبح کے **حلال** ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان: 7

دعوتوں کے بارے میں سوال جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دَعوتوں کے بارے میں سُوال جواب

یااللہ پاک! جو رسالہ ''دَعوتوں کے بارے میں سُوال جواب'' کے 17صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں خوب نعمتیں کھلا۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دن میں **ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک** پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنَّت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۲ ص۳۲۸ حدیث۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سُوال: ولیمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زِفاف (یعنی شادی کے بعد پہلی رات میاں بیوی کے مِلاپ) کے بعد صُبْح کو اپنے دوست اَحباب، عزیز و اَقارِب اور مَحَلّے کے لوگوں کی حَسْبِ اِسْتِطاعت ضِیافت (یعنی دعوت) کرے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۱) **اللہ** کریم کے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بِن عَوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ یعنی ولیمہ کرو اگرچہ ایک بَکْری سے ہی ہو۔ (مسلم ص۷٤۱ حدیث ۱٤۲۷)

سُوال: کیا ولیمہ سُنَّت ہے؟

جواب: جی ہاں! دعوتِ ولیمہ سُنَّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۱)

پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ولیموں کی کیفیّت

سُوال: رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ولیمے کس طرح کئے؟

جواب: **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہ۔ہَرات یعنی پاک بیویوں) میں سے ﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بِنت جَحْش رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹیاں اور گوشْت کھلایا تھا۔[1] ﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیّہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد دَورانِ سفر ولیمہ کیا جس میں دسترخوان پر کَھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔[2] دوسری رِوایت میں ہے: حضرت سیِّدَتُنا صَفِیّہ رضی اللہ عنہا پر حَرِیْسے سے ولیمہ کیا۔[3] اہلِ عَرَب کَھجور و مکّھن، چھوہارے اور گھی مِلا کر کھاتے ہیں، اسے حَیْس کہا جاتا ہے، آج کل اسے حَرِیْسَہ بھی کہا جاتا ہے حَرِیْسَہ بَہُت سی قِسْم کا ہوتا ہے، مُختلِف طریقوں اور مختلف چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۵ ص۷۳)

سُوال: ولیمہ کتنے دن تک ہوسکتا ہے؟

جواب: دعوتِ ولیمہ (شبِ زِفاف کے بعد) صِرْف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو ہی دن تک یہ دعوت ہوسکتی ہے، اس کے بعد ولیمہ اور شادی خَتْم۔ پاک و ہند میں

مدینہ

[1] بخاری ج۳ ص۳۰۶ حدیث۴۷۹۴ ملخصًا [2] بخاری ج۳ ص۴۵۰ حدیث۵۱۵۹ ملخصًا [3] بخاری ج۳ ص۴۵۳ حدیث۵۱۶۹ ملخصًا

شادیوں کا سِلْسِلَہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنّت سے آگے بڑھنا **رِیا و سُمْعَہ** (یعنی دکھانا اور سنانا) ہے اِس سے بچنا ضَروری ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۹۲) **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے (یعنی ثابِت ہے، اسے کرنا ہی چاہیے) اور دوسرے دن کا کھانا سُنّت ہے اور تیسرے دن کا کھانا **سُمْعَہ** ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے) جو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا، **اللہ** پاک اُس کو سنائے گا۔[1] یعنی اس کی سزا دے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۸۹)

پیسے نہ ہوں تو ولیمہ کیسے کریں؟

سُوال: جس کے پاس ولیمہ کرنے کے لئے پیسے نہ ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: **ولیمے** کے لئے لوگوں کی بِھیڑ کرنا **شَرْط** نہ پَندرہ قِسْم کی ڈِشیں بنانے کی حاجَت، حَسْبِ حیثیت دال چاول یا گوشت وغیرہ جو بھی **کھانا** آپ پیش کر سکتے ہیں، پیش کر دیجئے **ولیمہ** ہو جائے گا، دو تین دوست یا رشتے دار ہوں تو بھی **ولیمہ** ہو سکتا ہے۔ ''فتاوٰی اَمجدِیہ'' میں ہے: دعوتِ سُنّت کے لئے کسی زِیادہ اِہتمام کی ضَرورَت نہیں اگر دو چار لوگوں کو کچھ مَعْمولی چیز اگرچہ پیٹ بھر نہ ہو اگرچہ دال روٹی، چٹنی روٹی ہو یا اس سے بھی کم کِھلا دیں **سُنّت** ادا ہو جائے گی۔ (فتاوٰی امجدیہ ج۴ص۲۲۴) ''فتاوٰی بَحْرُ الْعُلُوم'' میں ہے: دعوتِ ولیمہ کرنا ضَرور مَسْنون (سنّت) ہے لیکن نہ تو ضَروری اور لازِم ہے نہ پوری برادری کے لوگوں کو کھانا کِھلانے کی شَرْط، چار آدَمیوں کو کھانا کِھلا دینے سے بھی دعوتِ ولیمہ کی سنّت ادا ہو جاتی ہے۔ (فتاوٰی بحر العلوم ج۳ص۴۴۳) ''مِرْاٰۃُ الْمَناجِیح'' میں ہے: **ولیمہ** بقدرِ طاقتِ زَوج (یعنی دولھے کی حیثیت کے مُطابِق)

[1] ترمذی ج۲ص۳۴۹حدیث۱۰۹۹

ہو اس کے لیے مقدار مُقَرَّر نہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج۵ ص۷۲)

کیا ایڈوانس میں ولیمہ کر سکتے ہیں؟

سُوال: بہن کی شادی میں بارات کا کھانا ہے اور بھائی کی بارات اگلے دن جائے گی، ایسی صورت میں کیا اُسی کھانے پر ایڈوانس میں **ولیمہ** ہوسکتا ہے؟

جواب: رُخْصت سے پہلے جو دعوت کی جائے **ولیمہ** نہیں، یونہی بعدِ رُخصت قَبلِ زِفاف (یعنی رُخصتی کے بعد ''مِلاپ'' سے پہلے بھی **ولیمہ** نہیں ہوگا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ ص۲۵۶)

ولیمہ سنَّتِ مُسْتَحَبّہ ہے

سُوال: **ولیمہ** کیا ہی نہیں یا ایڈوانس میں کرلیا تو کیا ایسے لوگ گناہ گار رہوں گے؟

جواب: نہیں۔ (ایسے لوگ) تارِکانِ سنّت (یعنی سنّت چھوڑنے والے) ہیں، مگر یہ (یعنی ولیمہ) سُنَنِ مُسْتَحَبَّہ سے ہے، (یعنی تاکیدی سنّت نہیں) تارِک (یعنی نہ کرنے والا) گنہگار نہ ہوگا اگر اسے حق جانے۔ **واللہ تعالٰی اعلم**۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ ص۲۷۸)

ولیمے کی دعوت قَبول کرنا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے

سُوال: کیا ولیمے کی دعوت قَبول کرنے کی تاکید ہے؟

جواب: جی ہاں۔ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ولیمے کی طرف بلایا جائے تو وہاں جائے۔ (بخاری ج۳ ص٤٥٤ حدیث ٥١٧٣) **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: دعوتِ ولیمہ کا قَبول کرنا **سُنَّتِ مؤکّدہ** ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت (یعنی **اللہ** پاک کی

نافرمانی) مِثْلِ مَزامیر (یعنی گانے باجے) وغیرہا نہ ہو، نہ اور کوئی مانِعِ شَرعی (یعنی شَرعی رُکاوٹ) ہو، اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے، کھانے نہ کھانے کا اِختیار ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۵۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں: دعوتِ ولیمہ میں بِلا عُذْرِ شَرعی نہ جانا مکروہ (ہے)۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۶۰ ملخصًا)

کیا ہر دعوت قبول کرنا سنّت ہے؟

سُوال: کیا ولیمے کے عِلاوہ عام دعوتیں قبول کرنا بھی سنّت ہے؟

جواب: عام دعوتوں کا قبول اَفْضَل ہے جبکہ نہ کوئی مانِع (رُکاوٹ) ہو نہ کوئی اُس سے زِیادہ اَہم کام ہو، اور خاص اس کی کوئی دعوت کرے تو قَبول کرنے نہ کرنے کا اسے مُطْلَقًا (یعنی بِالکُل) اِختیار ہے۔[1] رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بُلایا جائے تو قَبول کرے پھر اگر چاہے کھالے اور اگر چاہے چھوڑ دے۔[2] مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَطْلَب یہ ہے کہ ہر جائز دعوت میں جانا بہتر ہے کھانے نہ کھانے کا اِختیار ہے کیونکہ نہ جانے سے لوگ (بَعْض اوقات) مُتَکَبِّر (یعنی مغرور) کہتے ہیں، اور اس سے عداوت (ودشمنی) پیدا ہونے کا خطرہ (رہتا) ہے، جماعَت (یعنی خاندان واَحباب وغیرہ) میں مِل جُل کر رہنا چاہیے۔[3]

دو تین دعوت ایک ساتھ مل جائیں تو ....

سُوال: اگر ایک ہی وَقْت میں دو تین جگہ سے دعوتِ ولیمہ مِل جائے تو کس میں شریک ہو؟

جواب: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب دو شَخْص دعوت دینے ایک ہی وَقْت آئیں

[1]: فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۵۵ [2]: مسلم ص ۷۴۹ حدیث ۱۴۳۰ [3]: مراٰۃ ج ۵ ص ۷۵

تو جس کا دَروازہ تمہارے دَروازے سے قَریب ہو اس کی دعوت قَبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قَبول کرو۔ (ابوداؤد ج۳ ص٤٨٤ حدیث٣٧٥٦)

بِغیر دعوت کھانا کیسا؟

سُوال: دعوتِ ولیمہ میں ''بِن بُلایا مہمان'' بَننا اور کھانا کھانا کیسا؟

جواب: ولیمہ ہو یا کوئی اور خُصُوصی دعوت، بِغیر دعوت کے اُس میں گُھس جانا اور کھالینا گُناہ، حرام و جَہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بِغیر بلائے (یعنی دعوت کے بِغیر) گیا وہ چور ہو کر گُھسا اور غارَت گَری کر کے نِکلا۔ (ابوداؤد ج۳ ص٤٧٩ حدیث ٣٧٤١)

بِغیر دعوت نِیاز کا کھانا کھائے یا نہیں؟

سُوال: کیا بُزُرگوں کی نِیاز کا کھانا بھی بِغیر دعوت نہیں کھا سکتے؟

جواب: اِس کی دو صورتیں ہیں: ﴿۱﴾ اگر کسی نے نِیاز کے کھانے کی عام دعوت نہیں دی بلکہ مَخْصوص اَفراد کو کہا ہے یا دعوت کے کارڈ دیئے ہیں تو وہی جا سکتے ہیں، دوسرا اگر گُھس کر کھالے گا تو گُناہ گار ہوگا ﴿۲﴾ اگر لنگرِ عام ہے تو سَب کھا سکتے ہیں۔

محفلِ نَعت میں بغیر دعوت کے کھانا

سُوال: اگر کسی نے نجی (یعنی پرائیوٹ) طور پر مَثَلاً شادی وغیرہ میں محفلِ نَعت کا اہتمام کیا اور وہاں کھانے کا بھی اِنتِظام ہو تو بِغیر دعوت کے جائے یا نہیں؟

جواب: یہ دعوت بھی اگر مَخْصوص اَفراد کے لیے ہے تو بِن بُلائے جا کر کھانے کی اِجازَت

نہیں اور اگر دعوتِ عام ہے تو اِجازَت ہے۔

جسے دعوت نہ ہو اُسے ساتھ لے جانا

سُوال: کیا دعوت میں بُلایا جانے والا مہمان اپنے ساتھ کسی اور کو لے جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں، اگر لے جانا چاہے تو پہلے میزبان سے اِجازَت لے لے، بلکہ میں تو مشورہ دوں گا کہ اجازت مانگ کر میزبان کو آزمائش میں نہ ڈالے۔ کہ شاید اُسے مُرَوَّت میں اِجازت دینی پڑے گی اور ہوسکتا ہے اُس کی گُنجائش کم ہو یا جس کیلئے اِجازت طَلَب کی جا رہی ہے میزبان اُس کو پَسند نہ کرتا ہو۔

بچّوں کو ساتھ لے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: تو کیا بچّوں کو بھی نہیں لے جاسکتے ؟

جواب: بڑی دعوتوں میں اپنے دو ایک بچّے ساتھ لے جانا جائز ہے جب کہ یہ بھی ایسی جگہ ہو جہاں ایسا کرنے کا عُرف ہے ورنہ بچّے لے جانا بھی مَنْع ہے اور خاندان کے بچّوں کی پَلٹَن لے کر تو کہیں بھی نہ جائے۔

پیر صاحِب کے ساتھ مُرید جاسکتا ہے یا نہیں؟

سُوال: اگر کسی عالِم، مُفتی یا پیر صاحِب کو دعوت ملے اور ان کا شاگرد یا مُرید وغیرہ بھی ان کے ساتھ بلا اِجازت دعوت میں پُہنچ جائے تو انہیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ان حضرات کو چاہیے کہ ایسے شَخْص کو حِکْمت عَمَلی سے خود ہی مَنْع کر دیں کیوں کہ میزبان

مُرَوَّت کے سَبَب مَنْع نہیں کر سکے گا اور اگر دعوت میں لے جانا چاہیں تو پہلے میز بان (یعنی جس نے دعوت کی ہے اُس) سے اِجازت لے لیں، ''بُخاری شریف'' میں ہے کہ ایک اَنْصاری جِن کی کُنْیَت ابوشُعیب تھی، انہوں نے اپنے غُلام سے کہا کہ پانچ آدَمیوں جِتنا کھانا پکاؤ، میں نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چار اَصحاب سَمیت دعوت کروں گا۔ لٰہذا تھوڑا سا کھانا تیّار کیا اور حُضُورِ اکرم (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بُلانے حاضِر ہوئے، ایک شَخْص حُضُورِ پاک (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ ہولیے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (دعوت دینے والے سے) فرمایا: اَبوشُعَیب! ہمارے ساتھ یہ شَخْص چلا آیا، اگر تم چاہو تو اسے اِجازت دو اور چاہو تو نہ دو۔ انہوں نے عَرْض کی: میں نے ان کو اِجازت دی۔ (بخاری ج۳ ص۵۴۳ حدیث ۵۴۶۱) مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شَخْص بِغیر بلائے چلا آئے تو ظاہِر کر دے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحِب خانہ کو اِختیار ہے، اسے کھانے کی اِجازت دے یا نہ دے، کیونکہ ظاہِر نہ کرے گا تو صاحِبِ خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا! (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۰)

باڈی گارڈ ساتھ جا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: بَعْض اوقات میز بان کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلاں مہمان کے ساتھ دو چار اَفراد اِضافی آئیں گے، کیا ایسی صورت میں وہ مہمان کسی کو ساتھ لے جا سکتا ہے؟

جواب: جیسا عُرْف (یعنی معمول) ویسا عَمَل، اگر خاص اِسی شَخْص کی کھانے کی دعوت ہے تو

ایک ہوں یا چار، پیشگی پوچھ لینا مُناسِب، اور اگر نِیاز وغیرہ ہے تو عُرف کے مُطابِق عمل کریں، ایسا نہ ہو کہ عُرف چار پانچ لوگوں کا ہو اور پندرہ بیس اَفراد کی فوج ساتھ لے کر پہنچ جائیں۔ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بُلایا ہوا آدمی (یعنی جسے دعوت ہو وہ) بھی اپنے ساتھ کسی ناخواندہ (یعنی بِن بلائے) کو نہ لے جائے **اِلَّا بِالْعُرْف** (مگر جیسا عُرف ومَعمول ہو) چُنانچہ بادشاہ (یا جس کے ساتھ گارڈ ہوتے ہوں اُس) کی دعوت میں اس کا باڈی گارڈ عَملہ (ساتھ) جاسکتا ہے کہ اب اس پر عُرف قائم ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص۷۶)

شادی ہال میں گانے بج رہے ہوں تو......؟

سُوال: اگر ولیمے یا کسی اور دعوت میں مُوسیقی بجائی جائے تو؟

جواب: دعوت میں جانا اُس وَقت سُنَّت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، **لَھو و لَعِب** نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ **خُرافات** (گُناہوں بھری حَرکتیں) وہاں ہیں تو نہ جائے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۲)

جو گناہ روک سکتا ہے اُس کا مَسْئَلَہ

سُوال: اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس کے جانے سے وہاں پر گُناہوں بھرے کام رُک جائیں گے تو اب جائے یا نہ جائے؟

جواب: اگر وہاں **لَھو و لَعِب** (مثلاً گانا بجانا) ہو اور یہ شَخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں **بند** ہو جائیں گی تو اُس کو اس نِیَّت سے جانا چاہیے کہ اس کے جانے سے **مُنکراتِ شَرعِیَّہ**

(یعنی گُناہوں کے کام) روک دیئے جائیں گے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۹۲)

پہلے سے معلوم نہ تھا پھر گانے شُروع ہوگئے تو؟

سُوال: اگر پہلے سے معلوم نہ تھا اور دعوت میں چلا گیا پھر وہاں مُوسیقی چلائی گئی تو کیا کرے؟

جواب: جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لَغْوِیات (مثلاً گانے باجے، بے پردگی وغیرہ ناجائز حرکتیں) ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو **واپَس** آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصّے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں **بیٹھ** سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شَخْص ان لوگوں کو (گانے باجوں سے) روک سکتا ہے تو **روک** دے اور اگر اس (یعنی روکنے) کی قُدْرَت اسے نہ ہو تو صَبْر کرے، یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شَخْص مذہبی پیشوا نہ ہو۔ اور اگر مُقْتَدٰی و پیشوا ہو، مثلاً عُلَما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے **چلے** آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو **مُقْتَدٰی** (یعنی پیشوا) ہو یا نہ ہو کسی (عام مسلمان) کو (بھی) جانا **جائز نہیں**، اگرچہ خاص اُس حصّۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصّے میں ہوں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۹۲)

قبرستان سے آنے والی خوف ناک آواز (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ہاشم سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَستی کے ایک شَخْص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں ناچ رنگ کی مَحْفِل کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبن پر تھی کہ اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوف ناک

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

آواز سُنی جس سے ان کے دل دَہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے ایک غیبی آواز سنی کہ:

یَـا اَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَاتَدُوْمُ لَھُمْ　اِنَّ الْـمَـنَـایَـا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ　اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے ناچ رنگ کی لَذّتوں میں بدمَسْت ہونے والو! بے شک موت کھیل کود کو خَتْم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لَذّت میں گُم دیکھا مگر وہ اپنے ساتھیوں سے جُدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔ خدا کی قَسَم! ابھی چند ہی دن گزر رہے تھے کہ **دولھے** کا اِنتقال ہو گیا۔

(الھواتف مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا ج۲ص۴۵۹ حدیث ۴۸)

رِیاکارانہ ولیمہ

سُوال: اگر اس لئے **دعوتِ ولیمہ** کی کہ دوستوں اور برادری میں خوب واہ واہ ہو گی تو کیا سنّت پر عَمَل کا ثواب ملے گا؟

جواب: ریا و ناموری کے قَصْد (یعنی ارادے) سے جو کچھ ہو **حرام** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ص۲۵۶) ایسی دعوت میں شریک ہونا بھی بہتر نہیں ہے، ''بہارِ شریعت'' میں ہے: (ولیمے کی) دعوت کرنے والوں کا مَقْصُود (یعنی نیّت) **ادائے سُنَّت** ہو اور اگر مَقْصُود (یعنی نیّت) تَفاخُر (یعنی فَخر کرنا) ہو یا یہ کہ میری **واہ وا** ہوگی جیسا کہ اس زمانے میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے، تو ایسی دعوتوں میں (جانا جائز تو ہے مگر) نہ شریک ہونا **بہتر** ہے خُصوصاً اہلِ عِلْم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۹۲) خَیال رہے!

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

یہ فیصلہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں کہ میز بان نے یہ دعوت فَخْر جتانے اور واہ وا کروانے کے لئے کی ہے، مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن (یعنی اچھی سوچ) رکھنا چاہیے۔

زیادہ ڈِش بنانا کیسا؟

سُوال: کیا ولیمے میں کھانے کی زیادہ ڈشز بنانا فضول خرچی نہیں؟

جواب: ولیمے کی دعوت کیلئے غذاؤں کی مِقْدار مُقَرَّر نہیں، چاہے ایک ڈش ہو یا سو ڈشز، جب کہ اُن کا اِستِعمال موجود ہے اور ضائع نہیں کرتا تو جائز ہے اَلْبَتَّہ نیّت اچھی ہونی چاہیے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کھانا نیّتِ مَحْمودہ (یعنی اچھی نیّت) سے ہو تو اِسراف (یعنی فضول خرچی) نہیں اور رِیا و تَفاخُر (یعنی دکھاوے اور فَخْر) کے لئے ہو تو حرام۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۶۶۲) لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ سادگی اور اِعتِدال کو ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا بَہُت عُمدہ ہے۔

ولیمے پر لاکھوں روپے خَرْچ کرنا کیسا؟

سُوال: ولیمے کے کھانے میں (چند گھنٹوں کے اندر) لاکھوں لاکھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسا کرنا جائز تو ہے مگر ہر کام میں میانہ روی (یعنی نہ کمی نہ زِیادتی) ہونی چاہیے۔ تاہم کوئی کم ڈشز بنا کر بقیہ رقم دینی یا قومی خِدمت کیلئے بطورِ عطیہ پیش کر دے تو اِس سے نیک نامی ہوتی ہے۔ مگر نیک نامی کیلئے ایسا نہ کرے، رقم بچا کر صِرْف رضائے الٰہی کیلئے دینی کاموں یا اپنی برداری وغیرہ کے غریبوں پر خرچ کرے کہ بے شک یہ ایک عظیم نیکی ہے، اِس طرح کرنے

والے کو کوئی بُرا بھلا نہیں کہتا، بلکہ یہ کام لائقِ تقلید قرار پاتا ہے۔ لہٰذا جس سے بن پڑے وہ شادی کی تقریبات سے رقم بچا کر دینی اور سماجی نیک کاموں میں خرچ کرے۔

”آٹھ جنّتیں“ کے آٹھ حُرُوف کی نِسبت سے ولیمے کی 8 نیّتیں

(ولیمے کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو تب بھی ان میں سے حَسْبِ حال نیّتیں کی جا سکتی ہیں)

سُوال: کیا ولیمے یا کسی اور دعوت میں بَہُت ساری ڈِشز بنا کر کھلانے میں ثواب کمانے کی بھی نیّتیں کی جا سکتی ہیں؟

جواب: کیوں نہیں، عُمدہ غِذائیں کھانے سے عموماً سبھی خوش ہوتے ہیں، خُصُوصاً غریب لوگوں کو شاذ و نادِر ہی اِس طرح کے قیمتی کھانے نصیب ہوتے ہیں، بِلا شُبہ اس میں **اچّھی نیّتیں** کر کے جو جتنی زِیادہ عُمدہ غِذائیں کھلائے گا اُتنا زِیادہ ثواب کا حق دار ہوگا۔ لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْر یعنی بھلائی میں اِسراف نہیں۔ چند نیّتیں پیش کرتا ہوں، حَسْبِ حال ان میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

(۱) **ولیمے کی سنّت ادا کر رہا ہوں۔** تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنّت کو زِندہ کیا اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٣٠٩ حدیث ٢٦٨٧)

(۲) **مسلمانوں کو کھانا کھلانے کے ثواب کا حق دار بنوں گا،** کھانا کھلانے کی فَضیلَت پر چار **فَرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا **کِھلاتا** ہے۔ (مسند امام احمد ج ٩ ص ٢٤١ حدیث ٢٣٩٨٤) ﴿۲﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کو مٹانے کا اِہتمام کرے اور

اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ پاک اس کی مغفِرت فرما دے گا[1] ﴿۳﴾ رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ جنّت میں چلے جاؤ[2] ﴿۴﴾ جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ پاک اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے ایسے ہی لوگ داخِل ہوں گے۔ (معجم کبیر ج ۲۰ ص ۸۵ حدیث ۱۶۲)

(۳) لوگوں سے اُن کے مَنْصَب کے مُطابِق سُلوک کروں گا۔ **حکایت**: ایک بار اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا تو انہوں نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا پھر ایک شَخْص گزرا جس نے اچّھے کپڑے پہن رکھے تھے تو اُسے بٹھا کر کھانا کھلایا، اُن سے اس کے مُتَعَلِّق پوچھا گیا تو فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ یعنی ”لوگوں کے مرتبے کا لحاظ رکھا کرو۔“[3]

(۴) مسلمانوں کا دل خوش کروں گا۔ دعوت میں آنے والوں کا مُناسِب اِستِقبال کرنے اور مُسکرا کر کھانا وغیرہ پیش کرنے سے ان کا دل خوش ہو گا اور اللہ کی رَحْمت سے آپ کو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) ”اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عَمَل مسلمان کے دل میں خوشی داخِل کرنا ہے۔“ (معجم کبیر ج ۱۱ ص ۷۱ حدیث ۱۱۰۷۹) (۲) ”بے شک مغفِرت کو واجِب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔“ (معجم اوسط ج ۶ ص ۱۲۹ حدیث ۸۲۴۵) حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا قول

---

[1]: مسند ابو یعلٰی ج ۳ ص ۲۱۴ حدیث ۳۴۵۷ ملخّصًا [2]: مسند للامام احمد ج ۲ ص ۵۷۷ حدیث ۶۵۹۸ [3]: ابوداؤد ج ۴ ص ۳۴۳ حدیث ۴۸۴۲

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

ہے: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا 100 (نَفلی) حج سے بہتر ہے۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۷۵۱)

(۵) رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رِحْمی کروں گا۔ صِلۂ رِحْم کا معنٰی ’’رشتے کو جوڑنا‘‘ ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور (حُسنِ) سُلوک کرنا (بہارِ شریعت ج۳ ص ۵۵۸) **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم: (۱) رشتے جوڑنے سے گھر والوں میں مَحبَّت، مال میں بَرَکت اور عُمر میں درازی ہوتی (یعنی عُمر بڑھتی) ہے[۱] (۲) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسْعَت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صِلۂ رِحْمی کرے[۲]۔

(۶) عُلَمائے کِرام کی تعظیم کروں گا۔ خوش دلی کے ساتھ حاضِر ہو کر عُلَمائے کرام کی خِدْمَت میں دعوت پیش کرنا، ان کی تعظیم بجالانا، ان کو اِحترام کے ساتھ گاڑی میں لے آنا، بال بچّوں کیلئے کچھ کھانا ساتھ دے کر واپَس پہنچانا، ان کو نذرانہ پیش کرنا وغیرہ سب ثوابِ عظیم کے کام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: عُلَما کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انْبِیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) کے وارِث ہیں[۳]۔

(۷) نیک بندوں کا دیدار کروں گا۔ امام غزالی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (تعظیم کی نیّت سے) عُلَمائے کرام اور نیک لوگوں کے چِہرے کی زِیارت کرنا عِبادَت ہے، ان کی زِیارت سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم ج۲ ص ۳۰۹ ملخصًا)

(۸) ساداتِ کرام کا اِحترام کروں گا۔ حُصُولِ بَرَکت کے لئے خُصُوصی طور پر ساداتِ کرام کا اِستِقبال کروں گا۔ رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ’’چار لوگ

[۱] ترمذی ج۳ ص۳۹۴ حدیث ۱۹۸۶ [۲] بخاری ج۴ ص۹۷ حدیث ۵۹۸۵ [۳] ابن عساکر ج۳۷ ص ۱۰۴

Go To Index

ایسے ہیں جن کی میں قِیامت کے دن شَفاعت کروں گا: (۱) میری اولاد کی عزّت وتکریم کرنے والا (۲) ان کی ضَرورتیں پوری کرنے والا (۳) جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں تو ان کے مُعاملات کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا (٤) دل وزُبان دونوں سے ان کے ساتھ محبَّت کرنے والا۔“
(جمع الجوامع ج۱ ص۳۸۰ حدیث ۲۸۰۹)

صِرْف مال داروں کو دعوت دینا کیسا؟

سُوال: ولیمے وغیرہ کی دعوتوں میں صِرْف اپنے ہَم پَلّہ امیر لوگوں کو بلانا اور غریبوں کو دعوت نہ دینا کیسا؟

جواب: دعوتِ ولیمہ میں امیروں کو بلانا غریب رشتے داروں، پڑوسیوں وغیرہ کو نظر انداز کر دینا ان کی دل شِکنی کا سَبَب بن سکتا ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: زِنْہار، زِنْہار (یعنی خبردار، ہرگز) ایسا نہ کریں کہ (دعوت میں صِرْف) کھاتے پیتوں کو بلائیں مُحتاجوں کو چھوڑیں (حالاں) کہ زِیادہ مُستحق وُہی ہیں اور انہیں اس (یعنی کھانا کھانے) کی حاجَت ہے تو ان کا چھوڑنا انہیں اِیذا دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی **مَعَاذَاللہ** وہ بَلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی۔..... آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: فُقَرا کہ آئیں کہ ان کی مُدارات وخاطر داری میں سعی جمیل کریں، (یعنی غریبوں کے آنے پر ان کو خوب مان اور عزّت دیں) اپنا اِحسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آتے ہیں اُن کا اِحسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رِزْق کھاتے اور تمہارے گُناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے بٹھانے بُلانے کھلانے کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ اِحسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اَکارت

(یعنی برباد) جاتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۱۵۸،۱۵۹)

غریبوں کے یہاں دعوت (حِکایت)

سُوال: غریبوں کے یہاں نہ جانا، صِرْف مالداروں کی دعوت قَبول کرنا کیسا؟

جواب: ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں غریب گھرانے کا ایک بچّہ حاضِر ہوا، دعوت پیش کی، پیار سے فرمایا: کیا کھلاؤ گے؟ اُس نے دامن کی جھولی میں موجود دال دکھا کر عَرْض کیا: یہ۔ آپ نے دعوت قَبول فرمالی۔ وَقْتِ مُقَرَّرہ پر ان غریبوں کے گھر تشریف لے گئے، وُہی دال وغیرہ حاضِر کی گئی، غذا طبیعت مُبارَکہ کے نامُوافِق ہونے کے باوُجُود خوش دلی کے ساتھ کھا کر خوشی خوشی لوٹے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۲۱ تا ۱۲۳ بتصرف)

سُوال: کیا عقیقے کا گوشْت ولیمے میں شامِل (مکس) کر سکتے ہیں؟

جواب: جی۔ ''وقارُ الفتاوٰی'' میں ہے: ولیمے میں عقیقے کا گوشْت شامِل کرنا اور کھلانا جائز ہے۔[1]

۱ صفرُ المُظفّر ۱۴۴۱ھ
01-10-2019

[1] وقارالفتاوٰی ج ۳ ص ۱۳۸ ملخصًا

بیان :8

کباب سموسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کباب سموسے

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (12صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے، جس نے یہ کہا: **جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ**[1] 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک اُس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(مُعجَم اَوسَط ج ۱ ص ۸۲ حدیث ۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کی بھلائی چاھنا کارِ ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا جَرِیر بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حُضُورتاجدارِ رسالت

مدینہ

[1]: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے حضرتِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔

Go To Index

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نَماز پڑھنے ، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بَیْعَت کی ۔(بُخاری ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۵۷) اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''ہرفرد ِاسلام کی خَیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر فَرض ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ١٤ص ٤١٥)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدّس جذبے کے تحت دُعا کے ساتھ ساتھ صحّت مند رَہنے کیلئے چند مَدَنی پھول نذرِ حاضِر کئے ہیں۔ اگر مَحض دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے تندُرُست رَہنے کی آرزو ہے تو رِسالہ پڑھنا یہیں مَوقُوف کر دیجئے اور اگر عُمدہ صِحّت کے ذَرِیعے عبادَت اور سنّتوں کی خدمت پر قُوّت حاصِل کرنے کا ذِہن ہے تو ثواب کمانے کی غَرَض سے اچھّی اچھّی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور رسالہ مکمَّل پڑھئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ میری ،آپ کی ،جُملہ اہلِ خاندان اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرمائے ۔ہمیں صِحّت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَہتے ہوئے اِسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کرکے ہمیں بیمارِ مدینہ بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کباب سَموسے کھانے والے متوجّہ ہوں

بازار اور دعوتوں کے چٹ پٹے کباب سَموسے کھانے والے توجُّہ فرمائیں۔ کباب

سَموسے بیچنے والے عُموماً قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب سَموسے کا ذائقہ مُتأَثِّر ہوتا ہے! بازاری قیمے میں بعض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سُن لیجئے! گائے کی اوجھڑی کا چھلکا اتار کر اُس کی ''بَٹ'' میں تِلّی بلکہ مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو جَما ہوا خون ڈال کر مشین میں پیستے ہیں اِس طرح سفید بَٹ کے قیمے کا رنگ گوشْت کی مانِند گلابی ہو جاتا اور وہ دھوکے سے گوشْت کے قیمے میں کَھپا دیا جاتا ہے۔ بسا اَوقات کباب سَموسے والے حسبِ ضَرورت ادرک لہسن وغیرہ بھی اُسی قیمے کے ساتھ ہی پِسوا لیتے ہیں۔ اب اس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مِرچ مَصالحہ ڈال کر بُھون کر اُس کے کباب سَموسے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سَموسے والوں سے پکوڑے وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ مَعَاذَاللّٰہ ہر گوشْت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خُدانخواستہ ہر کباب سَموسے والا ناپاک قیمہ ہی استِعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالِص گوشْت کا قیمہ بھی ملتا ہے۔ اور اگر ''بَٹ'' کے قیمے کا کہہ کر ہی فروخت کیا تب بھی گناہ نہیں۔ عَرض کرنے کا مَنْشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سَموسے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان گناہوں بھری حَرَکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کر لینی چاہئے۔

کباب سَموسے طبیبوں کی نظر میں

کباب، سَموسے، پکوڑے، شامی کباب، مچھلی اور مُرغی وغیرہ کی تلی ہوئی بوٹیاں،

پُوریاں، کچوریاں، پِزّے، پراٹھے، انڈا آملیٹ وغیرہ ہم خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ مگر بے ضَرر نظر آنے والی اِن خَستہ اور کراری غذاؤں کا غیر مُحتاط استِعمال اپنے اندر کیسے کیسے مُہلِک (مُہْ۔ لِکْ) اَمراض لئے ہوئے ہے اِس کا شاذ و نادِر ہی کسی کو عِلْم ہوتا ہے۔ تلنے کیلئے جب تیل کو خوب گرم کیا جاتا ہے تو طِبّی تحقیقات کے مطابِق اِس کے اندر کئی ناخوشگوار و نقصان دِہ مادّے پیدا ہو جاتے ہیں، تلنے کیلئے ڈالی جانے والی چیز بھی نَمی چھوڑتی ہے جس کے سبب تیل مُشتَعِل (مُشْ۔ تَ۔ عِل) ہو کر چَٹاخ چَٹاخ کا شور مچاتا ہے جو کہ اِس کے کیمیائی اَجْزا کی توڑ پھوڑ کی علامت ہے اور اِس کے سبب غِذائی اَجْزا اور وِٹامنز تباہ ہو جاتے ہیں۔

”یارب! لَذّاتِ نفسانی سے بچا“ کے اُنّیس حُرُوف کی نِسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی

﴿۱﴾ بَدَن کا وَزْن بڑھتا ہے ﴿۲﴾ آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے ﴿۳﴾ اِجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑ بڑ پیدا ہوتی ہے ﴿۴﴾ پیٹ کا دَرْد ﴿۵﴾ متلی ﴿۶﴾ قَے یا ﴿۷﴾ اِسْہال (یعنی پانی جیسے دَسْت) ہو سکتے ہیں ﴿۸﴾ چربی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استِعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دِہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے ﴿۹﴾ مُفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے ﴿۱۰﴾ خون میں لوتھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں ﴿۱۱﴾ ہاضِمہ خراب ہوتا ہے ﴿۱۲﴾ گیس ہوتی ہے ﴿۱۳﴾ زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زَہریلا مادّہ ”اَیکرُولِین“ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں میں خَراش

پیدا کرتا ہے بلکہ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ﴿۱۴﴾ کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے ﴿۱۵﴾ تیل کو زِیادہ دیر تک گرم کرنے اور اِس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زَہریلا مادّہ ''فری ریڈیکلز'' پیدا ہو جاتا ہے جو کہ دل کے اَمراض ﴿۱۶﴾ کینسر ﴿۱۷﴾ جوڑوں میں سوزِش ﴿۱۸﴾ دماغ کے اَمراض اور ﴿۱۹﴾ جلد بُڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

''فری ریڈیکلز'' نامی خطرناک زَہریلا مادّہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عَوامِل ہیں مَثَلاً ۞ تمباکونوشی ۞ ہوا کی آلودَگی (جیسا کہ آج کل گھروں میں ہر وَقْت کمرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا) ۞ کار کا دُھواں ۞ ایکسرے (X-RAY) ۞ مائیکرو وَیْو اَوَن ۞ .T.V اور ۞ کمپیوٹر کی اِسکرین کی شُعائیں ۞ فَضائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شُعائیں پھینکنے کا عمل)

خطرناک زَہر کا توڑ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس خطرناک زَہر یعنی ''فری ریڈیکلز'' کا توڑ بھی پیدا فرمایا ہے چُنانچِہ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زَرْد یا نارنجی یعنی سُرخی مائل زَرْد ہوتا ہے یہ اِس خطرناک زَہر کو تباہ کر دیتے ہیں اِس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس قدر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور مَعْدَنی اَجْزا کی مقدار بھی زِیادہ ہوتی ہے وہ اِس زَہر کا زِیادہ قوّت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ

دو باتوں پر عمل کرنے سے تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات میں کمی آسکتی ہے: (۱) کباب، سَموسے، پکوڑے، انڈا آملیٹ، مچھلی وغیرہ تلنے کیلئے جو کڑاہی یا فرائی پین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (NON STICK) ہو (۲) تلنے کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹِشو پیپر میں اچّھی طرح لپیٹ لیا جائے تا کہ کچھ نہ کچھ تیل جَذْب ہو جائے۔

بچا ہوا تیل دوبارہ استِعمال کرنے کا طریقہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ: ایک بار تلنے کیلئے استِعمال کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ استِعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اِس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بغیر چھانے فِرِج میں نہ رکھا جائے۔

فنِّ طِبّ یقینی نہیں

تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلُّق سے میں نے جو کچھ عَرض کیا وہ میری اپنی نہیں طبیبوں کی تحقیق ہے۔ یہ اُصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ "فنِّ طِبّ سارے کا سارا ظنّی ہے یقینی نہیں۔"

"یاربِّ مصطَفٰے ہمیں مدینۃُ المُنوَّرہ کی نعمتیں نصیب فرما" کے اِکتالیس حُرُوف کی نِسبت سے غذاؤں کے بارے میں 41 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ چاکلیٹ اور مٹھائیاں زِیادہ کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں کیوں کہ چِینی کے ذرّات دانتوں پر چپک کر مخصوص جراثیم کی اَفزائش کا سبب بنتے ہیں ﴿۲﴾ بچّے

چاکلیٹ کے شیدائی ہوتے ہیں ان کو بچانا ضَروری ہے۔ چاکلیٹ یا اس کی پنّی پر چند مرتبہ کوئی کڑوی چیز یا مرچیں وغیرہ لگا دی جائیں جس سے ان کو چاکلیٹ سے دلچسپی خَتْم ہو جائے ﴿۳﴾ پراسیس کردہ ٹِن پیک غذاؤں کو مَحفوظ کرنے کیلئے ''سوڈیم نائٹرٹ'' نامی کیمیکل ڈالا جاتا ہے، اس کا مسلسل استِعمال سَرطان کی گانٹھ (CANCER TUMOR) بناتا ہے ﴿٤﴾ آئسکریم کے ایک کپ (یعنی 210 ملی لیٹر) میں 84 ملی گرام کولیسٹرول ہوتا ہے ﴿۵﴾ 250 گرام کی بوتل (کولڈ ڈرنک) میں تقریباً سات چمّچ چینی ہوتی ہے ﴿٦﴾ اُبلے ہوئے یا بھاپ (STEAM) میں پکائے ہوئے کھانے اور سبزیاں زیادہ مفید اور زُوْدْ ہَضْم ہوتے ہیں ﴿۷﴾ بیمار جانور کا گوشْت فوڈ پوائزنِنگ (FOOD POISONING) اور بڑی آنت کے کینسر کا ذَرِیعہ بن سکتا ہے ﴿۸﴾ ہاف فرائی انڈا کھانے کے بجائے اچّھی طرح فرائی کر کے کھانا چاہئے اور آملیٹ اُس وَقْت تک پکایا جائے جب تک خُشک نہ ہو جائے ﴿۹﴾ انڈا اُبالنا ہو تو کم از کم سات مِنَٹ تک اُبالا جائے ﴿۱۰﴾ سیب، چِیکو، آڑو، آلو چہ، اَمْلوک، کھیرا وغیرہ پھلوں کو چھیلے بِغیر کھانا مُفید ہے کیوں کہ چھلکے میں بہترین غِذائی رَیشہ (فائبر) ہوتا ہے۔ غِذائی رَیشے ❁ بلڈ شوگر ❁ بلڈ کولیسٹرول اور ❁ بلڈ پریشر کم کرکے ❁ قَبْض کھولتے اور ❁ غذا سے زَہریلے مادّوں کو لے کر نکل جاتے نیز ❁ بڑی آنت کے کینسر سے بچاتے ہیں ﴿۱۱﴾ کدو شریف، شکر قند، چقندر، ٹماٹر، آلو وغیرہ وغیرہ چھلکے سَمیت پکانا چاہئیں، ان کا چھلکا کھالینا مُفید ہے ﴿۱۲﴾ کالے چنوں کا استِعمال صحّت کیلئے مفید ہے۔ اُبلے ہوئے

ہوں یا بھنے ہوئے ان کے چھلکے بھی کھا لینے چاہئیں ﴿۱۳﴾ ایک ہی وَقْت میں مچھلی اور دودھ کا استِعمال نقصان دِہ ہے ﴿۱۴﴾ اینٹی بائیوٹیک دَوا استِعمال کرنے کے بعد دَہی کھالینا چاہئے ۔ جو ضَروری بیکٹیریا ختم ہوجاتے ہیں وہ دہی کھانے سے بحال ہوجاتے ہیں۔ (ہر علاج تجرِبہ کار طبیب کے مشورے کے مطابِق کرنا چاہئے) ﴿۱۵﴾ کھانے کے فوراً بعد چائے یا ٹھنڈی بوتل پینا نظامِ اِنہضام کو مُتَأَثِّر کرتا ہے، اس سے بدہضمی اور گیس کی شکایت ہوسکتی ہے۔ (کھانا کھانے کے تقریباً دو گھنٹے کے بعد ایک دو گلاس پانی پی لینا مفید ہے) ﴿۱۶﴾ چاول کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے کھانسی ہوسکتی ہے ﴿۱۷﴾ گُودے والے پھل (مَثَلاً پپیتا، امرود، کیلا وغیرہ) اور رس والے پھل (مثلاً موسمبی، سنگترہ وغیرہ) ایک ساتھ نہیں کھانے چاہئیں ﴿۱۸﴾ پھلوں کے ساتھ چینی یا مٹھائی کا استِعمال نقصان کرتا ہے۔ (مختلف پھلوں کی ٹکڑیاں کرکے چاٹ مَصالَحہ ڈالنے میں حَرَج نہیں مگر چینی نہ ڈالی جائے) ﴿۱۹﴾ پھل اور سبزیاں ایک ساتھ نہ کھائے جائیں ﴿۲۰﴾ کھیرا، پپیتا اور تربوز کھانے کے بعد پانی نہ پیا جائے ﴿۲۱﴾ کھانا کھانے کے آدھے گھنٹے پہلے پھل کھالینا چاہئے، کھانے کے فوراً بعد پھل کھانا مُضِرِّ صحّت ہے (افسوس! آج کل کھانے کے فوراً بعد پھل کھانے کا رواج ہے) ﴿۲۲﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن روایت نَقْل کرتے ہیں: ''کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۱۹۲ حدیث ۲۱۲۳ وفتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ص۴۴۲) ﴿۲۳﴾ میٹھی ڈِشیں،

مٹھائیاں اور میٹھے مَشروبات کھانے سے کم از کم آدھے گھنٹے قبل استعمال کئے جائیں، کھانے کے بعد ان کا اِستِعمال نقصان کرتا ہے۔ (افسوس! میٹھی ڈشیں آج کل کھانے کے بعد کھائی جاتی ہیں) جوانی ہی سے مٹھاس اور چکناہٹ کا اِستِعمال کم کر دیجئے، اگر مزید زندہ رہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُڑھاپے میں سَہولت رہے گی ﴿۲۴﴾ اُبلی ہوئی سبزی کھانا بَہُت مفید ہے اور یہ جلدی ہَضْم ہوتی ہے ﴿۲۵﴾ سبزی اُسی وَقْت کاٹی جائے جب پکانی ہو، پہلے سے کاٹ کر رکھ دینے سے اُس کے قوّت بَخْش اَجْزا رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں ﴿۲۶﴾ تازہ سبزیاں وٹامِنز، نمکیات اور مَعْدَنیات وغیرہ کے اَہم عَناصِر سے لبریز ہوتی ہیں مگر جتنی دیر تک رکھی رہیں گی اُتنے ہی اُن کے وٹامِنز اور مُقَوّی (مُ۔قَوْ۔وِی) اَجْزا ضائع ہوتے چلے جائیں گے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جس دن کھانا ہو اُسی دن تازہ سبزیاں خریدیں ﴿۲۷﴾ سبزیاں پکانے میں پانی کم سے کم ڈالنا چاہئے کیوں کہ پانی سبزیوں کے حیات بَخْش اَجْزا (وٹامِنز) کھینچ لینے کی صلاحیّت رکھتا ہے ﴿۲۸﴾ سبزیاں مَثَلاً آلو، شکر قند، گاجر، چُقندر وغیرہ اُبالنے کے بعد بچا ہوا پانی ہرگز پھینکا نہ جائے، اُس کو اِستِعمال کر لینا فائدہ مند ہے کیوں کہ اُس میں ترکاریوں کے مُقَوّی اَجْزا شامل ہوتے ہیں ﴿۲۹﴾ سبزیاں زِیادہ سے زِیادہ 19 مِنَٹ میں اُبال لینی چاہئیں ان میں بھی بِالخصوص سبز رنگ کی ترکاریاں تو دس مِنَٹ کے اندر اندر چولہے سے اُتار لی جائیں ﴿۳۰﴾ زِیادہ دیر پکانے سے سبزیوں کے حیات بَخْش اَجْزا (وٹامِنز) ضائع ہونے شُروع ہو جاتے ہیں بِالخصوص **وٹامِن سی** کافی

نازُک ہوتا ہے اس لئے زیادہ دیر پکانے سے یہ بِالکل خَتْم ہوجاتا ہے ﴿۳۱﴾ ترکاری یا کسی قسم کی غِذا پکاتے وقت آگ درمِیانی ہونی چاہیے۔ اس سے غذا اندر تک اچّھی طرح پک جائے گی اور لذیذ بھی ہوگی ﴿۳۲﴾ چولھے سے اُتارنے کے بعد ڈھکّن بند رکھنا چاہیے اِس طرح بھاپ کا اندر رہنا پکنے کے عمل کیلئے مُفید ہے ﴿۳۳﴾ کچّی یا پکّی سبزیاں فِرِج میں رکھی جاسکتی ہیں ﴿۳۴﴾ لیموں کی بہترین قسم وہ ہے جس کا رس رقیق (پتلا) اور چھلکا ایک دَم پتلا ہو، عام طور پر اسے کاغذی لیموں کہتے ہیں۔ لیموں کو آم کی طرح گھولنے کے بعد، چوڑائی میں کاٹنا چاہیے، اس کے کم از کم چار اور اگر ذرا بڑا ہو تو آٹھ ٹکڑے کرلیجئے، اِس طرح نچوڑنے میں آسانی رہے گی۔ لیموں کا ٹکڑا اِس قَدَر نچوڑیں کہ سارا رس نچڑ جائے یعنی ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے، ادھورا نچوڑ کر پھینک دینا اِسْراف ہوسکتا ہے ﴿۳۵﴾ فِرِج سے نکال کر ٹھنڈا لیموں باورچی خانہ میں چولھے کے پاس رکھ دیجئے یا گرم پانی میں ڈال دیجئے، کاٹ کر گرم چاولوں کے پتیلے میں بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اِس طرح نَرْم ہوجائے گا اور رس بآسانی نکل آئے گا ﴿۳۶﴾ کچّی سبزیاں اور سلاد کھانا مفید ہے کہ یہ وِٹامنز سے بھرپور، صحّت بَخْش اور قَبْض کُشا ہوتی ہیں۔ سائنسی تحقیق کے مطابِق پکانے سے اکثر غذائیت ضائع ہوجاتی ہے ﴿۳۷﴾ تازہ سبزی کا استِعمال زِیادہ مُفید ہوتا ہے۔ باسی سبزیاں نقصان کرتیں اور پیٹ میں گیس بھرتی ہیں، ہاں آلو، پیاز، لہسن وغیرہ تھوڑے دن رکھنے میں حَرَج نہیں ﴿۳۸﴾ سبزی، پھل اور اَناج میں موجود غذائیت کا ''حارِس'' (یعنی مُحافِظ) اُس کا چِھلکا ہوتا ہے لہٰذا ان

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

میں سے جو جو چیز چھلکے کے ساتھ بآسانی کھائی جاسکتی ہے، اُس کا چھلکا نہیں اُتارنا چاہیے۔ جس کا چِھلکا سَخْت ہوتا ہے اور نہیں کھایا جاتا اُس کی بھی صِرْف ہلکی سی تہ وہ بھی آہِستہ آہِستہ اُتارنی چاہیے۔ چِھلکا جس قَدَر موٹا اُتاریں گے اُتنے ہی وٹامنز اور قوّت بَخْش اَجْزا ضائع ہوں گے ﴿۳۹﴾ پالِش کیے ہوئے گندُم، چاول اور دالوں کا آج کل استِعمال عام ہے، آٹا بھی پالِش کیے ہوئے گندُم ہی کا ملتا ہے، پالِش کی وجہ سے اَناج کا غِذائی رَیشہ اور اس کی اُوپری تہ جو وٹامنز سے بھرپور ہوتی ہے برباد ہو جاتی ہے ﴿۴۰﴾ موسمبی، سنگترہ وغیرہ کا موٹا چِھلکا اُتارنے کے بعد بچی ہوئی باریک جِھلّی کھا لیجیے ﴿۴۱﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: انار کے دانے اس کی جِھلّی (جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کے ساتھ کھاؤ کیونکہ اس سے مِعْدے کی صفائی ہوتی ہے۔ (مسند امام احمدبن حنبل ج ۹ ص ۷۲ حدیث ۲۳۲۹۷) کھانے کی احتِیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے "فیضانِ سنّت" کا باب "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" پڑھ لیجیے۔

۱۵ رجب المرجّب ۱۴۳۶ھ

05-05-2015

بیان: 9

وزن کم کرنے کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَزْن کم کرنے کا طریقہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فَقْر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۳، معرفۃُ الصّحابۃ لابی نعیم ج ۲ ص ۵۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو کوئی وَزْن کم کرنے کی نِیّت کرے اُس کیلئے سب سے بڑی رُکاوٹ ”کھاؤں کھاؤں“ کا وظیفہ پڑھنے والا نَفْس ہے جو کہ کمزوری وغیرہ کے جھوٹے ڈَراوے دیتا رہتا ہے اور رہا کھانے پینے کا شوقین بندہ! تو وہ بھی پھر مَن بھاتا ”ڈَراوا“ پا کر خوب کھاتا، بَدَن بڑھاتا اور انجامِ کار طرح طرح کے اَمراض میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ لٰہذا مَدَنی اِلتجا ہے کہ آپ کا وَزْن زیادہ ہے تو عِبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیّت سے کم کرنے کا سنجیدَگی سے ذِہْن بنائیے اور اِس پر مدد حاصِل کرنے کیلئے ابتِداءً چند رِوایتیں وغیرہ پڑھئے تا کہ عَزْم میں پختگی آئے،

Go To Index

جب ذِہن بن جائے کہ مجھے دنیا و آخِرت کی بہتریاں پانے کیلئے وَزْن مُعْتَدِل (Normal) کرنا ہی کرنا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کی توفیق طلب کرتے ہوئے مزید آگے کی سُطُور پڑھیے۔ (وَزْن کم کرنے کا طریقہ آگے آرہا ہے)

دُبلا اور کم خَور بندہ اللہ کو پسند ہے

ٹھانس ٹھانس کر کھانا، بَدَن **موٹا** بنانا اور اُبھری ہوئی توند لئے لئے پھرنا دیکھنے والے پر بَہُت بُرا تأثُّر چھوڑتا ہے! اپنے وَزْن کا خیال رکھئے کہ **عِبادت** پر مدد حاصِل کرنے کی نیّت سے صحّت اچّھی اور وَزْن مُعْتَدِل (Normal) رکھنا کارِ ثوابِ آخِرت اور خوفِ خدا کے باعِث دُبلا پتلا ہونا باعِثِ سعادت ہے، **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کو تم میں سب سے زِیادہ پسند وہ بندہ ہے جو کم کھانے والا اور خَفِیف** (یعنی ہلکے) **بَدَن والا ہے۔**

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۲۰ حدیث ۲۲۱)

اللہ کو موٹا شَخْص ناپسند ہے

برائے کرم! اپنے حال پر رَحْم کیجئے، **یقین** مانئے **موٹاپا** بذاتِ خود ایک منحوس مَرَض بلکہ بے شُمار اَمراض کا مجموعہ ہے، **موٹاپا** نیک کاموں میں رُکاوٹ بنتا

ہے، **موٹاپے** کی سب سے بڑی اور تشویشناک آفت بیان کرتے ہوئے امیرُ الْمُؤمِنِین سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** تَعَالٰی **موٹے** ذِی عِلْم کو ناپسند کرتا ہے۔(الجوع مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج ٤ ص ٩٤ رقم ٨١) کیونکہ موٹاپا غفلت اور زیادہ کھانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بُری بات ہے خاص طور پر ذِی عِلْم کے لیے۔(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ٩ ص ١٢) یاد رہے! عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ السّلام فرماتے ہیں کہ وہ فَرَبِہی (یعنی موٹاپا) مذموم ہے جو (بَہُت کھانے پینے اور عیش وعشرت کے ذریعے) قصداً پیدا کی جائے، قدرتی موٹاپے کا یہاں ذِکْر نہیں ہے۔ (مِرْقاةُ الْمَفاتِیح ج ١٠ ص ٣٦٢ تحتَ الحدیث ٦٠١٠) (موٹاپے کی وجہ سے کسی مسلمان پر ہنس کر، چھیڑ کر دل دُکھانا گُناہ ہے)

وَزْن دار شَخْص کا مذاق اڑانا حرام ہے

اگر کوئی زیادہ کھاتا ہو، بے شک خوب موٹا تازہ ہو مگر اُس کا مذاق اڑانا بلکہ اُس کی طرف دیکھ کر اِیذا دینے والے انداز میں مسکرانا یا اِشارے کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر ایک کے موٹاپے کا سبب زیادہ کھانا ہی ہو یہ بھی ضَروری نہیں، مُشاہَدہ یہ ہے کہ بعض اسلامی بھائی وَزْن کم کرنے کیلئے غذاؤں کی پرہیزیوں کی کوشِشوں کے باوُجُود وَزْن کم کرنے

میں ناکام رہتے ہیں جس کا معنیٰ صاف ظاہر ہے کہ کسی بیماری یا دواؤں کے مَنفی اَثَرات کی وجہ سے بے چاروں کا بَدَن پھول جاتا ہوگا۔ بہرحال موٹاپے کا کوئی بھی سبب ہو دل آزاری کی اِجازت نہیں۔

ڈکاریں آنا زیادہ کھانے کی علامت ھے

ڈَکاریں آنا زیادہ کھانے کی عَلامت ہے چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شَخْص کی ڈَکار سُنی تو فرمایا: اپنی ڈَکار کم کر، اِس لئے کہ قِیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زِیادہ پیٹ بھرتا ہے۔(شرحُ السّنة للبغوی ج۷ ص۲۹٤ حدیث ۳۹٤٤) جنہوں نے ڈَکار لی تھی وہ صَحابی (یعنی ابُو جُحَیفَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں: **اللہ** کی قسم! جس دن سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے یہ بات ارشاد فرمائی، اُس روز سے لے کر آج تک (یعنی تادمِ بیان) میں نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امّید ہے کہ آیندہ بھی (پیٹ بھر کر کھانے سے) میری حِفاظت فرمائے گا۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۲۸۲)

کھانے کی مقدار

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ

بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لُقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، اگر ایسا نہ کر سکے تو تِہائی (۱/۳) کھانے کیلئے، تِہائی پانی کیلئے اور ایک تِہائی سانس کیلئے ہو۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ٤ ص ٤٨ حدیث ٣٣٤٩)

لذّت کیلئے ڈٹ کر کھانا کُفّار کی صِفَت ہے

یاد رہے! **موٹا** ہونا یا لذّت کیلئے کوئی غذا استِعمال کرنا یا پیٹ بھر کر کھانا گُناہ نہیں، البتّہ ان چیزوں سے بچنا بَہُت مناسب ہے۔ جیسا کہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھا لینا مُباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گُناہ، کیونکہ اس کا بھی صحیح مقصد ہو سکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی اور بھوک سے زیادہ کھا لینا حرام ہے۔ زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھا لینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گمان ہے، مثلاً دست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ٥٦٠) آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: قراٰنِ کریم میں کُفّار کی صِفَت یہ بیان کی گئی کہ کھانے سے اُن کا مقصود تَمَتُّع و تَنَعُّم (تَمَت۔تُع۔وَ۔تَنَع۔عُم۔یعنی لذّت و مزا لینا) ہوتا ہے اور حدیث میں کثرتِ خوری (یعنی زیادہ کھانا) کُفّار کی صِفَت بتائی گئی۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۷۵)

12 ماہ کی عِبادت سے بڑھ کر نَفْع بخش فِعل

اپنے نَفْس کو مارتے ہوئے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے کم کھانا بَہُت بڑی سعادت ہے اور خواہشِ نَفْس کو ترک کرنے کا فائدہ تو دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلَیمان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: ''نَفْس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے دن کے روزوں اور رات کی عبادَتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نَفْع بخش ہے۔'' (قُوتُ الْقُلوب ج۲ ص ۲۹۲)

کھانا زیادہ تو نَزْع کی سختیاں بھی زیادہ

مَنقول ہے: ''بے شک سکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّتوں کے مطابِق ہے۔'' تو جس نے زیادہ لذّتیں اُٹھائیں اُسے نَزْع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔ (مِنهاجُ العابدِین ص ۹٤)

قِیامت میں بھوکے ہوں گے

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: بَہُت سے لوگ دنیا میں زیادہ کھانے والے اور آسُودَہ زندَگی گزارنے والے ہیں مگر قِیامت کے دن وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔ اور بَہُت سے لوگ دنیا میں بھوکے ننگے ہیں مگر قِیامت کے دن نعمتوں میں ہوں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص ۱۷۰ حدیث ۱٤٦۱)

بُھوک کی نعمت بھی دے اور صَبْر کی توفیق دے

یا خدا ہر حال میں تو شُکْر کی توفیق دے

زیادہ کھانے سے ہونے والی گناہوں کی بیماریاں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اَعْضا میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کرگزرنے کی رَغبت جَنَم لیتی ہے، کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں **تکبُّر** اور آنکھوں میں **بد نِگاہی** کی ہَوَس چٹکیاں لیتی ہے، کان بُری باتیں سننے کے مُشتاق رہتے ہیں، زَبان **فُحش گوئی** (بے حیائی کی باتوں) پر آمادہ ہوتی ہے، شَرْمگاہ شَہْوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بَدَن پُرسکون رہیں گے، نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ ہی بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرتِ اُستاذ ابوجعفر علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ الاَکبر کا ارشادِ گرامی ہے: ''پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اَعْضا سَیر یعنی پُرسُکون ہوتے ہیں، کسی شَے کا مطالبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعْضا بھوکے رَہ جانے کے باعِث مختلِف بُرائیوں کی طرف رُجوع

کرتے ہیں۔“ (مِنہاجُ الْعابِدین ص ۸۳)

زیادہ کھانے سے ہونے والی 12قِسم کی جسمانی بیماری

موٹا ہو یا دُبلا پَتلا جوکوئی بھی خوب ڈٹ کر کھانے کا عادی ہو اُسے کسی بھی مُہلک (مُہْ۔لِک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی) بیماری کے اِستِقبال کیلئے ذِہْن بنا لینا چاہئے کیوں کہ زیادہ کھانے سے پیٹ خراب ہوتا ہے اور بقَولِ اَطِبّا (اَ۔طِبْ۔بَا) **80** فیصد اَمراض پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں، جن میں **12** قِسمیں یہ ہیں: (۱) دِماغی اَمراض (۲) آنکھوں کی بیماریاں (۳) زَبان اور گلے کی بیماریاں (٤) سینے اور پھیپھڑے کے اَمراض (۵) فالِج اور لقوہ (٦) جسم کے نچلے حِصّے کا سُن ہوجانا (۷) شُوگر (۸) ہائی بلڈ پریشر (۹) دِماغی شِریان (یعنی مَغز کی نَس) پھٹ جانا (۱۰) نفسیاتی اَمراض (یعنی پاگل ہو جانا وغیرہ) (۱۱) جِگر اور پِتّے کے اَمراض اور (۱۲) ڈِپْرِیشَن۔

موٹاپا موت کا سبب بن سکتا ہے!

ایک طبّی تحقیق کے مطابق موٹے اَفراد میں خون کے لوتھڑے (کلوٹس۔CLOTS) بننے کا عمل تیز ہوتا ہے، جو جلد زندگی ختم کرنے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ تحقیق کے مُطابِق موٹاپا موت کو دعوت دینے کے برابر ہے، کیونکہ اس

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

سے خون کے لوتھڑے (کلوٹس۔CLOTS) بننا شروع ہوجاتے ہیں، ٹانگوں میں بننے والے لوتھڑے پورے جسم میں خون کی روانی مُتأثّر کرتے ہیں۔ ایک اور طِبّی تحقیق کے مطابق زیادہ میٹھے اور مُرَغَّن (یعنی گھی، تیل اور طرح طرح کی چکنائیوں والے) کھانے اور مَشروبات (DRINKS) نہ صِرف وَزْن اور موٹاپے میں اضافے کا باعث بنتے ہیں بلکہ ان کے استِعمال سے دل اور دِماغ کی شریانوں (یعنی خون کی باریک نَسوں) میں دوڑنے والا خون بھی گاڑھا ہوجاتا ہے جو دل کے دَورے یا دِماغی رگوں میں خون جمنے جیسے جان لیوا عارِضوں (یعنی بیماریوں) کا سبب بن سکتا ہے۔

کیا بیٹھ کر کام کرنے سے موٹاپا آتا ہے؟

بعض بھاری بھرکم اَفراد اپنی صِفتِ بِسیار خوری یعنی خوب کھاتے پیتے رہنے کی خَصلت سے قَطعِ نظر کرتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ بھئی کیا کریں، ہمارا کام ہی بیٹھنے کا ہے اس لئے وَزْن بڑھ اور پیٹ اُبھر گیا ہے!!! یہ ان کی غَلَط فَہمی ہے۔ ایسوں کی خدمت میں عَرْض ہے اِس سے پہلے کہ ڈاکٹر بھاری فیس لے کر کسی مُہلِک بیماری کی خبرِ وَحشت اثر سنا کر خوف سے اَدھ مُوا کر کے

آپ کو کم کھانے اور وَزْن گھٹانے کی تاکید کرے اس سے قَبْل امّت کے خیر خواہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کی ہمدردی سے لبریز مَدَنی التجا قبول فرمالیجئے اور حُصُولِ ثواب کی نِیّت سے **پیٹ کا قُفلِ مدینہ** لگایئے یعنی سادہ غِذا اور وہ بھی خواہش سے کم کھایئے اور پھر بے شک پہلے سے زیادہ وَقْت بیٹھ کر کام کیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوش اَندام (SMART) ہی رہیں گے۔

کس کا کتنا وَزْن ہونا چاہئے

قد کے مطابِق مَرْد کیلئے فی انچ ایک کلو وَزْن مناسب ہے مَثَلًا ساڑھے پانچ فٹ کے مَرْد کیلئے 66 کلو اور سوا پانچ فٹ کی عورَت کا وَزْن 59 کلو۔

ٹھہریئے! پہلے خون ٹیسٹ کروایئے

پہلے شوگر (GLUCOSE) اور لِپڈ پروفائل (LIPID PROFILE) کا ٹیسٹ کروا لیجئے۔ لِپڈ میں کولیسٹرول (CHOLESTEROL) بھی شامل ہے، اس کیلئے کم از کم 12 اور زیادہ سے زیادہ 14 گھنٹے سے پیٹ خالی ہونا ضَروری ہے۔ ہو سکے تو رِضائے الٰہی کیلئے روزہ رکھ کر شام کو وَقْت کی مقدار کے مطابِق یہ تمام ٹیسٹ کروایئے اگر رِپورٹ خراب آئے تو ڈاکٹر کے مشورے کے

مطابِق وَزْن کی ترکیب کیجئے۔

روزانہ پون گھنٹہ پیدل چلئے

روزانہ 45 مِنَٹ (مِ۔نَٹ) اِس طرح پیدل چلئے: پہلے 15 مِنَٹ تیز قدم، دوسرے 15 مِنَٹ مُعْتَدِل (NORMAL) اور آخِری 15 مِنَٹ تیز۔ اس طرح چلنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت سارے جسمانی فوائد کے ساتھ وَزْن میں بھی کمی آئے گی۔

وَزْن کم کرنے کا طریقہ

دن میں صِرف ایک بار کھانا سنّت ہے اگر ایک بار کھانے سے کمزوری آتی ہو تو دن میں دو مرتبہ کھا لیجئے۔ چاہے ایک بار کھائیں یا دو بار مگر بھوک سے کم کھانا ضَروری ہے۔ تین بار کھانے بلکہ دو بار کے علاوہ دیگر اوقات میں مختلِف چیزیں کھانے سے بچئے۔ بیچ میں بھوک لگے اور کھانا چاہیں تو کھیرا، ککڑی، سلاد کے پتّے ''ڈائٹ سیب'' وغیرہ کھا لیجئے۔ ایک یا دو مرتبہ جو کھانا کھائیں گے اُس میں سلاد وغیرہ نیز اُبلی ہوئی یا بَہُت ہی کم یعنی ایک آدھ چھوٹی سی چمچ تیل میں پکائی ہوئی سبزیاں، آلو نہ کھایئے۔ اگر روٹی یا چاول کھانا ضَروری ہو تو مذکورہ سبزی کے ساتھ صِرْف آدھی چپاتی کھایئے، چاول فَقَط پانی میں اُبلے ہوئے صِرْف

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

آدھا کپ، صِرف ایک بوٹی وہ بھی چھوٹی سی بِغیر چربی کی، آم کھانا ضَروری ہو تو ہفتے میں ایک آدھ بار صِرف درمیانہ قسم کا آدھا آم۔ پیٹ کی تکلیفوں اور طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے کا بہترین نُسخہ جو بھی غِذا کھائیں خوب چبا کر کھائیں، یعنی اتنی چبائیں کہ غِذا پانی کی طرح پتلی ہو کر خود ہی حَلْق کے نیچے اتر جائے۔ چائے پینا چاہیں تو ''اسکیمڈ مِلک'' کی پھیکی ہی پی لیجئے اگر بِغیر مٹھاس کے نہ پی سکیں تو ڈاکٹر کے مشورے سے چائے کے کپ میں CANDERELکی ایک گولی ڈال لیجئے، (کہا جاتا ہے کہ کینڈرل دِماغ کیلئے مُضر ہے) اگر شُوگر کا مَرَض نہ ہو تو ممکنہ صورت میں چینی کی جگہ چائے میں شَہد یا گُڑ ڈال لیجئے۔ (دن رات میں صِرف دو بار درمیانہ کپ وہ بھی آدھا آدھا پئیں) چربی، گھی، کھانے کا تیل، انڈے کی زَردی، ڈیری(DAIRY) کی چیزیں مَثَلاً مکّھن، پنیر (CHEESE) اور ہر طرح کی چکناہٹ والی غذائیں، میٹھے اور کریم والے بِسکٹ، مختلِف میٹھی ڈِشیں جیسا کہ ربڑی، کَھیر، فِرنی، پُڈّین (PUDDING) فروٹ جیلی، کسٹرڈ، فالودہ وغیرہ۔ کیک، پیسٹریاں، کوکو چاکلیٹ اور ٹافیوں، نمکو والوں کی تلی ہوئی چیزوں، CREAMلگی ہوئی یا میٹھی غذاؤں، مٹھائیوں، آئسکریم، ٹھنڈے مَشروبات(COLDDRINKS)، پھلوں کے رس، فاسٹ فوڈ مَثَلاً

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

پڑے پَراٹھے، پُوریاں، کچوریاں، پکوڑے، کباب، سَموسے، انڈا آملیٹ وغیرہ **ہر وہ چیز جس میں مَیدہ، چِکنا ہٹ یا مِٹھاس شامل ہو ان سے بچیے۔** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **وَزْن میں کمی آئے گی** اور آپ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خوش اَندام (SMART) ہوجائیں گے۔ ڈاکٹروں کے پاس کھانے کا ''چارٹ'' ملتا ہے اُن کے ذَرِیعے بھی وَزن کا تَناسُب برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اپنے فیملی ڈاکٹر یا ماہر حکیم سے مشورہ کر کے صرف غذاؤں اور پرہیزیوں سے وَزْن کم کرنا چاہئے۔ مگر دوا (MEDICINE) کے ذریعے وَزْن کم نہیں کرنا چاہئے کہ اِس کے مَنفی اَثَرات (SIDE EFFECTs) صحّت کو نُقصان پہنچا سکتے ہیں۔

وزن کم کرنے کیلئے کدّو شریف پکانے کا طریقہ

حسبِ ضَرورت کدّو شریف (لوکی) کے قَتلے (ٹکڑے) پانی میں چولھے پر چڑھا دیجئے، تھوڑی سی ہلدی اور حسبِ ذائقہ نمک ڈالئے۔ تیل نہ ڈالئے اِس کے بیچ سے کچھ نہ کچھ تیل نکل آئے گا۔ تھوڑی سی دیر میں وَزْن کم کرنے کا بہترین نُسخہ تیّار ہے۔ مگر آگے بیان کردہ ترکیبیں بھی عمل میں لانی ہیں۔

وَزْن کم کرنے کا نُسخہ

لاکھ دانہ، زیرۂ سیاہ اور کلونجی، تینوں ہم وَزْن لے کر اچّھی طرح باریک

پیس کر یکجا (یعنی MIX) کر کے بڑے منہ کی بوتل میں محفوظ کر لیجئے روزانہ صُبح و شام ایک ایک چمَّچ پانی کے ساتھ کھانے سے پہلے کھا لیجئے۔ مگر پرہیزی بھی جاری رکھئے۔

گھبرائیے نہیں!

پیٹ کا قُفلِ مدینہ یعنی بھوک سے کم کھانا آپ کو صِرف چند روز دشوار معلوم ہوگا، وہ بھی زیادہ تر اُس وَقْت جب تک کہ دسترخوان پر بیٹھے رہیں گے، دسترخوان بڑھا لینے کے بعد اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ توجُّہ ہٹ جائے گی۔ اِس کے بعد جب پیٹ کے قُفلِ مدینہ کی عادت پڑ جائے گی اور اس کی بَرَکتوں کا مُشاہَدہ فرما لیں گے تو زیادہ کھانے کو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جی بھی نہیں چاہے گا۔

دیگوں کا پکا ہوا کھانا

دیگوں کے زبردستی کے ''لذیذ'' بنائے گئے خوب مُرغَّن اور مَسالے دار قورمے، بریانی وغیرہ چٹ پٹے کھانے اکھاڑے کے پہلوان اور میدان کے کھلاڑی کیلئے بھی صحّت کُش (یعنی صحّت کو تباہ کرنے والے) ہیں اور خُصوصاً وَزْن دار آدمی کی صحّت کے تو نہایت ہی سَخْت دشمن ہیں۔ دعوتوں کی دیگوں کی خوش ذائقہ غذائیں کھانے کے دوران لذّت کی وجہ سے آدمی ہاتھ بھی جلدی نہیں

روک پاتا، معمول سے زیادہ کھاتا اور دوسروں کی موجودگی میں حِرص کی وجہ سے اُس سے برابر چبایا بھی نہیں جاتا، جلدی جلدی نگلنے اور پیٹ میں لڑھکانے کے سبب اِس کی صحّت کو شدید نقصانات پہنچتے ہیں۔ **ایک طبّی تحقیق کے مطابِق چٹ پٹی غذاؤں سے السر(ULCER)، مِعدے کی تیزابیّت، بدہَضمی اور بواسیر کی بیماریاں جَنَم لیتی ہیں۔**

کھا کر فوراً سوجانے کے نقصانات

آج کل کافی اَفراد کام کاج سے رات کو فارغ ہو کر تھکے ہارے آ کر، جلدی جلدی کھانا کھا کر فوراً سو جاتے ہیں، ایسوں کو شُوگر، دل کے اَمراض، مِعدے کی بیماریاں، فالِج وغیرہ اَمراض ہو سکتے ہیں۔ لٰہذا کھانا کھانے کے ۲ دو یا ۳ تین گھنٹے کے بعد سونا چاہیے۔ رات دیر سے کھا کر فوراً سو جانے میں آپ کی لاکھ مجبوریاں ہوں، مگر ’’بیماری‘‘ آپ کی کوئی مجبوری نہیں دیکھے گی، آپ کو ہی اپنے انداز بدلنے ہی پڑیں گے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کے باب، ’’پیٹ کا قفلِ مدینہ‘‘ کا مُطالَعہ فرمائیے)

یا الٰہی بُھوک کی دولت سے مالا مال کر
دو جہاں میں اپنی رَحمت سے مجھے خوشحال کر

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤ رمضان المبارك ١٤٣٢ھ

بیان:10

میتھی کے 50 مدنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میتھی کے 50 مَدَنی پھول

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ تعالٰی کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت میتھی بھی ہے جو کہ صحّتِ انسانی کیلئے نہایت مفید ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ) نے بھی اِس سے نَفْع اُٹھایا ہے لہٰذا فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ نَّفَعَ النَّاسَ۔ یعنی "انسانوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نَفْع پہنچائے[1]" پرعمل کی نیّت سے میتھی کے بارے میں 50 مَدَنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ یہ بات ہمیشہ کیلئے یاد رکھئے کہ کسی بھی شخص کے بتائے ہوئے یا کتابوں میں لکھے ہوئے بلکہ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ عِلاج

---

[1]: شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ١١٧ حدیث ٧٦٥٨ دار الکتب العلمیة بیروت

بھی ماہر طبیب کے مشورے کے بِغیر نہیں کرنے چاہئیں۔

﴿۱﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اِسْتَشْفُوْا بِالْحُلْبَۃِ۔ یعنی ''میتھی سے شِفا حاصل کرو۔''[1] **میتھی** کو عربی میں حُلْبَہ، فارسی میں شَنْبَلِیلَہ، پَشتو میں مَلْخُوزَہ اور انگریزی میں (فِینُوگریک) FENUGREEK بولتے ہیں۔

﴿۲﴾ میتھی میں وِٹامن B، فولاد، فاسفورس اور کیلشیم کی موجودَگی جسمانی کمزوری اور خون کی کمی دُور کرتی ہے۔

﴿۳﴾ **میتھی** دال کی طرح پکا کر، یا کھچڑی بنا کر، یا میتھی کا پوڈر چٹنی یا چھاچھ میں شامل کر کے بھی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

﴿۴﴾ تھوڑے بَہُت **میتھی** دانے ہر طرح کی ترکاری وغیرہ میں ضَرور ڈالنے چاہئیں۔

﴿۵﴾ میتھی آنکھوں کی پیلی رنگت، منہ کی کڑواہٹ اور دل خراب ہونے کی کیفیّت خَتْم کرتی ہے۔

﴿۶﴾ جس کے منہ سے لُعاب یعنی رال بہتی ہو اُس کیلئے میتھی کا استِعمال حیرت انگیز تاثیر رکھتا ہے۔

دائمی قَبْض اور پیٹ کی بیماریوں کا عِلاج

﴿۷﴾ میتھی بدہضمی، کھٹّی ڈکاریں اور بھوک کی کمی دُور کرتی ہے۔

﴿۸﴾ میتھی پیٹ کی ہوا خارِج کرتی اور جگر کا فِعْل دُرُست کرتی ہے۔

مدینہ

[1]: تنزیہ الشریعۃ ج۲ ص۲۴۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

﴿۹﴾ آنتوں کی کمزوری کے سبب اگر دائمی قَبْض ہو تو 5 گرام میتھی کا سُفُوف (پوڈر) گُڑ میں ملا کر صُبْح و شام پانی کے ساتھ کچھ دن تک استِعمال کرنے سے نہ صِرْف دائمی قبض دُور ہو گی بلکہ جگر کو بھی طاقت ملے گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

﴿۱۰﴾ مِعدے کے اَلسر یا انتڑیوں کے زَخْم اور سُوجن میں میتھی کا استِعمال بَہُت مفید ہے۔

﴿۱۱﴾ پیچش کے مریضوں کیلئے 5 گرام (چھوٹی چمچ) پِسی ہوئی میتھی پانی سے استِعمال کرنا مفید ہے۔

﴿۱۲﴾ میتھی پیٹ کے چھوٹے چھوٹے کیڑے مارتی ہے۔

﴿۱۳﴾ میتھی کے دانے مُسَکِّن (یعنی تسکین بخش)، ہاضِم اور پیٹ کے تناؤ کھنچاؤ اور اَپھارا (یعنی پیٹ پھولنے کا مرض) خَتْم کرتے ہیں۔

کمر اور جوڑوں کا دَرْد

﴿۱۴﴾ میتھی کا استِعمال کمر درد، تِلّی کے وَرَم اور گَنْٹھیا (جوڑوں کے درد) وغیرہ میں نافِع (یعنی فائدہ مند) ہے۔

﴿۱۵﴾ میتھی دانے گُڑ کے ساتھ جوش دے کر استِعمال کرنے سے کمر اور جوڑوں کے دَرْد میں آرام آتا ہے۔

﴿۱۶﴾ گَنْٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد) کے لئے میتھی کے دس گرام تازہ پتّے پانی میں پیس کر صُبْح نَہار منہ استِعمال کیجئے۔ (میتھی کے پتّے سبزی والوں سے مل سکتے ہیں)

خونی و بادی بواسیر کا علاج

﴿۱۷﴾ میتھی کے مُسَلسَل استِعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اور بعض اوقات مَسّے (پائلز۔PILES) جَھڑ جاتے ہیں۔ اگر ساتھ میں **اِنجیر** کا بھی استِعمال کیا جائے تو فوائد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

﴿۱۸﴾ بواسیر کیلئے ایک نُسخہ لاجواب یہ ہے کہ 250 گرام میتھی دانے اور 250 گرام چھوٹی الائچی لیجئے اور دونوں کو باریک پیس لیجئے۔ دن میں دو یا تین بار چائے کی ایک ایک چمچ دودھ یا پانی کے ساتھ استِعمال کیجئے۔

﴿۱۹﴾ یہ نُسخہ مذکورہ طریقے سے استِعمال کرنے سے بواسیر کے علاوہ ان بیماریوں کیلئے بھی مفید ہے: بھوک کم لگنا، پُرانی گیس، تَبخیر (یعنی وہ بخارات جو کھانے کے بعد دماغ کو چڑھتے ہیں اور جسم کو گرمادیتے ہیں)، بدہضمی، کھٹّی ڈکاریں آنا، سینے کی جلن، پیٹ کی جلن، پیٹ پھولنا، کھانا کھاتے ہی غُنُودگی یعنی نیند چڑھنا اور کھانا کھاتے ہی طبیعت میں اُکتاہٹ اور بےزاری پیدا ہونا۔

﴿۲۰﴾ کھانسی کی دوائیں عام طور پر مِعدہ خراب کرتی ہیں لہٰذا پرانی کھانسی کے مریض کا دواؤں کے استِعمال کی وجہ سے مِعدے کی جلن اور بدہضمی کے مَرَض سے بچنا دشوار ہے، میتھی کے استِعمال سے نہ صِرف کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ مِعدے کی بھی اِصلاح ہوتی ہے۔

﴿۲۱﴾ میتھی بلغم نکالتی اور پھیپھڑوں کی اندرونی جِھلّیوں کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿۲۲﴾ میتھی دانوں کا پوڈر گرم پانی میں گھول کر پینا کھانسی اور دَمے میں مفید ہے۔

﴿۲۳﴾ میتھی دانے پانی میں ہلکی آنچ پر خوب اچّھی طرح اُبالیں، جب قابلِ برداشت ہو جائے تو اس سے غَرارے کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلے کی خراش اور سُوجن کے لئے مفید

پائیں گے۔

خارجی سُوجن اور پھوڑوں کا علاج

﴿۲۴﴾ میتھی دانوں کا چھلکا اتار کر اُس کا گُودا بطورِ لیپ (پَول ٹِس۔POULTICE) سُوجن یا پھوڑوں پر باندھنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو فائدہ ہو جاتا ہے۔

منہ کے چھالے

﴿۲۵﴾ مُنہ کے اندر، زَبان کے نیچے یا ہونٹوں کی اندرونی سطح پر چھالے ہوں تو میتھی پکا کر کھائیے یا میتھی کے تازہ پتے پانی میں خوب اُبال کر اس کے نیم گرم پانی سے صُبح و شام غَرارے اور کُلّیاں کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منہ کے چھالے ٹھیک ہو جائیں گے۔

شوگر اور ذِیابِیطُس کا عِلاج

﴿۲۶﴾ میتھی دانوں کا استعمال ذِیابِیطُس (ذِیا۔بی۔طُس۔ڈایابیٹیز۔DIABETES) کے ایسے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جو ''اِنسولین'' کا استِعمال کرتے ہیں۔ اس دَوران چاول، آلو، گوبھی، اَروی، کیلا اور دیگر میٹھی اشیاء سے پرہیز ضَروری ہے، صُبح کی چہل قدمی مفید ہے۔ میتھی کے استِعمال کے دوران ایلوپیتھک دوائیں استِعمال ہو رہی ہوں تو کوئی حَرَج نہیں۔

﴿۲۷﴾ میتھی دانے دَردَرے (یعنی موٹے موٹے) پِسے ہوئے 20 گرام روزانہ کھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صِرف دس دن کے اندر ہی پیشاب اور خون میں شُوگر کی مقدار کم ہو جائے گی اگرچہ علاماتِ مَرَض میں کمی ہونے کے سبب مریض کو خود بھی فائدے کا اندازہ ہو

جاتا ہے لیکن بہتر ہے کہ ہر دس دن بعد شُوگر کا ٹیسٹ کروالیا جائے۔ شوگر کے تناسُب سے میتھی دانوں کا استعمال روزانہ 100 گرام تک بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں میتھی کے بیج دال کی طرح یا کسی سبزی میں ملا کر پکا کر بھی استِعمال کئے جاسکتے ہیں۔

﴿۲۸﴾ میتھی دانوں کا ایک ذیلی اثر (سائڈ اِفیکٹ۔SIDE EFFECT) یہ ہے کہ بعض مریضوں کا پیٹ شُروع میں کچھ پھول جاتا ہے لیکن بعد میں یہ اثر خود بخود دُور بھی ہو جاتا ہے۔

﴿۲۹﴾ لوشوگر کے مریض میتھی استِعمال نہ کریں۔

میتھی کولیسٹرول میں کمی لاتی ہے

﴿۳۰۔۳۱﴾ ایک تحقیق کے مطابق روزانہ میتھی کے دانے استِعمال کرنے سے کولیسٹرول (CHOLESTEROL) اور ٹرائی گلیس لائڈز (Triglycerides) میں کمی آتی اور دل کی بیماریوں کا اِمکان کم ہو جاتا ہے۔

﴿۳۲﴾ میتھی پیشاب آور ہے، گُردوں کی سُوجن کے سبب جب پیشاب کم آتا ہے تو میتھی کے استِعمال سے بفضلہٖ تعالٰی پیشاب کُھل کر آتا ہے۔

سردیوں میں میتھی کے فائدے

﴿۳۳﴾ سردیوں میں روزانہ کھانے کے بعد پانی سے میتھی دانے چھوٹا چمچ آدھا استِعمال کر لینے سے سردیوں کی اکثر بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

﴿۳۴﴾ سردی کی وجہ سے پیشاب کی تکلیف ہو تو میتھی کے دانے شَہد کے ساتھ استِعمال

کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

بال لمبے کرے، جَھڑنے سے بچائے

﴿۳۵﴾ میتھی دانوں کو پانی میں کچھ دیر بھگو کر نرم کر لینے کے بعد پیس کر ہفتے میں دو بار سر پر اس طرح لگائیں کہ جَڑوں میں بھی لگ جائے اور کم از کم ایک گھنٹہ لگا رہنے دیجئے اس کے بعد سر دھو لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال گرنے بند ہو جائیں گے اور لمبے بھی ہوں گے۔

﴿۳۶﴾ میتھی کے ساگ یعنی پتّے چِہرے پر ملنے سے چِہرہ صاف ہوتا ہے۔

عورَتوں کی بیماریاں

﴿۳۷﴾ عورت کو سِنِّ بُلوغت کی ابتِدا میں ماہواری کے سبب بسا اوقات جسمانی تھکن، کمزوری، چِہرے پر بے رونقی اور زردی آ جاتی ہے، ماہواری کی زیادتی کے سبب بھی ایسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں، ایسے موقع پر میتھی بھون کر گوشْت یا کسی دوسری سبزی کے ساتھ کھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ حالت جاتی رہے گی۔

﴿۳۸﴾ جن عورَتوں کو بار بار خون آتا ہو ان کیلئے میتھی کا استِعمال مفید ہے۔

﴿۳۹﴾ میتھی بچّہ دانی کے وَرَم (یعنی سُوجن) اور دَرْد وغیرہ میں فائدہ مند ہے۔

﴿۴۰﴾ بچّے کی پیدائش کے بعد ماں کا دودھ کم پیدا ہو رہا ہو تو میتھی کے بیج تھوڑی سی مقدار میں یا کسی ماہر طبیب کے مشورے سے استِعمال کئے جائیں تو دودھ کی پیدائش میں اِضافہ ہو سکتا ہے۔

طبیعت ہَشّاش بَشّاش ہو

﴿۴۱﴾ میتھی کی پتّیاں اُبالنے کے بعد ہلکا سا بھون کر کھائیں تو بدن کی ایک خِلْط صَفرا (یعنی پِت۔زرد رنگ کا کڑوا پانی) کی زیادَتی خَتْم ہو کر طبیعت ہَشّاش بَشّاش ہو جاتی ہے۔

﴿۴۲﴾ میتھی کی پتّیاں بھوک بڑھاتی ہیں۔

﴿۴۳﴾ میتھی کی پتّیاں قَبْض کھولتی ہیں، اِجابت کُھل کر آتی ہے اور یوں انسان خود کو تر و تازہ اور ہلکا پُھلکا محسوس کرتا ہے۔

میتھی کے قَھوے کے مَدَنی پھول

﴿۴۴﴾ میتھی کا قَہوہ (یعنی جوشاندہ) بنانا بَہُت آسان ہے، حسبِ ضَرورت میتھی دانے پانی میں ڈال کر چولھے پر کچھ دیر اچّھی طرح جوش دے کر چھان لیجئے، قَہوہ (جوشاندہ) تیّار ہے۔

﴿۴۵﴾ میتھی کا قَہوہ کھانسی، حَلْق کی سُوجن اس کی جلن اور دَرْد میں فائدہ کرتا ہے۔

﴿۴۶﴾ میتھی کا قَہوہ سانس کی گُھٹَن اور معدے کی جلن کیلئے مفید ہے۔

﴿۴۷﴾ میتھی کا قَہوہ، معدے اور انتڑیوں کی گندگیاں صاف کرتا اور نظامِ ہَضْم سے اضافی اور نقصان دِہ رَطوبتیں خارِج کرتا ہے۔

﴿۴۸﴾ میتھی کا قَہوہ پسینہ لاتا ہے اور اگر خون میں کسی قسم کے جراثیم کی گندگی یا زَہْر ہے اور اس کے سبب بخار آرہا ہے تو اسے جِسْم سے خارِج کرتا ہے نیز بخار کا دَورانیہ بھی کم کر دیتا ہے۔

﴿۴۹﴾ عام اَمراض نزلہ، زُکام اور بخار میں خالی پیٹ دن میں تین چار مرتبہ ایک کپ میتھی

قہوہ پیا جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دو تین دن میں یہ تکلیف خَتْم ہو جائے گی۔

﴿۵۰﴾ اگر منہ میں بدبُو آتی ہو، جسم کے کسی حصّے مَثَلاً ناک کان وغیرہ میں بدبُودار مَواد جَمْع ہو جاتا ہو، پیٹ سے سخت بدبُودار ہوا خارِج ہوتی رہتی ہو، بدن سے پسینے کی تیز بدبُو نکلتی ہو تو میتھی کا قَہوہ مسلسل چندروز تک استِعمال کیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ یہ آپ کے جسم سے سارے فاسِد اور زہریلے مادّے خارِج کر دے گا اور بدبُو کی شکایت جاتی رہے گی۔

گُٹکا خور کے تباہ حال منہ کا علاج ہو گیا! (حِکایت)

ایک صاحِب کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے تقریباً 20 سال پان گُٹکے کھائے ہیں اور اِس قَدَر کثرت سے کھائے ہیں کہ نَماز اور کھانا کھانے کے علاوہ میرا منہ کبھی خالی نہیں رہتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب چار سال سے پان گُٹکے بالکل چُھوٹ گئے ہیں، چھوڑنے کی وجہ یہ بنی کہ میرا منہ اندر سے کچّا ہو کر بالکل گل گیا تھا، میں سالن تو سالن دہی سے بھی روٹی نہیں کھا سکتا تھا، سالن اور دہی سے میرے منہ میں جلن مچتی تھی۔ بِغیر نمک مِرْچ کے صِرْف سادہ کھچڑی کھاتا تھا، میرا منہ بھی صحیح طریقے سے نہیں کھلتا تھا۔ جب یہ بات میرے سامنے آئی کہ پان گُٹکے وغیرہ سے **منہ کا کینسر** ہوتا ہے، میں بَہُت پریشان ہو گیا۔

ایک بار کسی 70 سالہ بوڑھے چوکیدار سے ملاقات پر میں نے اپنی پریشانی بیان کی، اُس نے کہا: بازار سے دس روپے کی **پھٹکری** اور دس روپے کے **میتھرے** (یعنی میتھی دانے) جو کہ اَچار میں ڈالے جاتے ہیں وہ لے آؤ اور یہ دونوں دوائیں ایک اسٹیل کے برتن میں چار

Go To Index

لیٹر پانی کے اندر ڈال کر چولہے پر ہلکی آنچ پر رکھ دو، پھٹکری بھی پانی میں حل ہو جائے گی اور میتھرے (یعنی میتھی دانے) بھی پانی میں پھٹ جائیں گے، جب ایک لیٹر پانی جل جائے، یعنی تین لیٹر پانی رہ جائے تو چولہے سے اتار لو اور ٹھنڈا ہونے پر اس کو بوتلوں میں بھر کر دھوپ سے بچا کر سائے میں ٹھنڈی جگہ پر رکھ دو مگر فریج میں نہ رکھنا اور صُبْح نہار منہ (یعنی ناشتے سے قبل خالی پیٹ) تھوڑا پانی منہ میں روک روک کر غَرارے اور کُلّیاں کرو، اِسی طرح دن میں چار پانچ مرتبہ اور سوتے وَقْت بھی کرنا ہے اور پرہیز یہ بتایا کہ کُلّی اور غَرارے کرنے کے بعد کم از کم آدھے گھنٹے تک کوئی چیز کھانی پینی نہیں ہے۔

بڑے صاحِب نے بتایا کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **پھٹکری** سے منہ اور گلے کے تمام جراثیم خَتْم ہو جائیں گے اور **میتھروں** (یعنی میتھی دانوں) سے منہ اور گلے کے سارے زَخْم صحیح ہو جائیں گے اور بس ایک ہفتے کی بات ہے اِس کے بعد جو مرضی ہے کھاؤ پیو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی۔

میں نے یہ نُسخہ اسی دن بنا کر استِعمال کرنا شُروع کر دیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہفتے کے اندر میرا منہ صحیح ہونا شُروع ہو گیا، منہ کے زَخْم بھر کر خَتْم ہونا شُروع ہو گئے اور پھر میں نے اس نُسخے کے بعد ایک اور نُسخہ بھی استِعمال کرنا شُروع کر دیا۔ **وہ نسخہ پودینے کا تھا** کیوں کہ میں نے پڑھا تھا کہ پودینہ اِنٹی اِلرجِک (ANTI-ALLERGIC) ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ کہیں یہ بھی پڑھا تھا کہ پودینہ **کینسر** کو خَتْم کرتا ہے لہٰذا میں نے پودینہ سُکھا کر بوتل میں

ڈال لیا اور دن میں کئی بار ۲ دو ۲ دو چُٹکیاں لے کر منہ میں ڈال کر خوب چوس چوس اور چبا چبا کر کھاتا معمولی سی جلن ہوتی مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا منہ بالکل صاف ہوگیا۔ کہاں میں معمولی سی مِرْچ بھی نہ کھا سکتا تھا مگر اب میرا منہ بالکل پہلے جیسا ہوگیا ہے، جیسے میں نے کبھی پان اور گُٹکے کھائے ہی نہیں اور اب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پان گُٹکوں سے ہمیشہ کیلئے کان پکڑ لیے ہیں۔ جَبڑے تو میرے زیادہ مُتَاَثِّر نہیں ہوئے تھے مگر پھر بھی میں نے نَماز سے پہلے دانتوں میں مسواک شُروع کردی، **مسواک** کو دانتوں میں دبا کر جبڑے ہلکے ہلکے چلاتا جس سے وہ بھی اپنی اصل حالت پر آ گئے ہیں اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں بالکل صِحّت یاب ہو چکا ہوں اور اس منہ کے موذی مَرَض سے مجھے نَجات مل گئی ہے۔ (پان گُٹکے وغیرہ کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''پان گُٹکا'' کا مُطالَعہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آنکھوں کے نمبر اور موتیا خَتْم ہو گیا! (حکایت)

کسی کا بیان ہے: میرے بھائی کی نظر روز بروز کمزور ہوتی اور **چشمے کے نمبر** بڑھتے چلے جا رہے تھے، انہوں نے کسی کے مشورے کے مُطابِق عمل کیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی نظر دُرُست ہوگئی! ہماری نانی جان کی آنکھوں میں **سفید موتیا** اتر آیا، جب اُنہوں نے اِس نُسخے پر عمل کیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی نظر بھی بحال ہوگئی! **عِلاج کا طریقہ:** خالص آبِ زم زم کسی خالی ڈراپر میں ڈال لیجئے اور پانچوں نَمازوں کے بعد دونوں آنکھوں میں ایک

Go To Index

ایک قطرہ ڈالئے اگر آنکھیں خراب ہوئیں تو جلن ہوگی مگر گھبرایئے نہیں جُوں جُوں آنکھیں ٹھیک ہوتی جائیں گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جلن کم ہوتی جائے گی۔ (مدّتِ علاج: تاحُصُولِ شِفا)

اسکوٹر کے پیٹرول میں برکت کی حِکایت

ایک صاحِب کا بیان ہے: میں اپنی **موٹر سائیکل** میں 8 لیٹر پیٹرول ڈلواتا تھا جو صِرْف **ایک ہفتہ** چلتا تھا۔ پھر میں نے پیٹرول ڈلوانے سے پہلے اوّل آخِر دُرُود شریف کے ساتھ سات بار **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** پڑھ کر پیٹرول کی ٹنکی پر دم کرنا شُروع کردیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب وُہی 8 لیٹر پیٹرول **تین ہفتے** چل جاتا ہے۔

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

24-07-2014

Go To Index

بیان: 11

مچھلی کے عجائبات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (53 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسائل کے ساتھ ساتھ دلچسپ معلومات کا ذخیرہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسُولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے یہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ[1]'' اُس کیلئے میری شَفاعت واجِب ہوگئی۔ (مُعجَم کبیر ج٥ ص ٢٥ حدیث ٤٤٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چند انوکھی مچھلیاں

سُوال: سَمُندر عجائبات سے بھرا پڑا ہے اور مچھلیوں میں بھی قدرت کے ایک سے ایک کرشمے ہیں، چند مچھلیوں کے نام بہ نام کچھ حالات بیان کر دیجئے۔

جواب: چند مچھلیوں کا تذکرہ حاضِر ہے:

مدینہ

[1]: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رَحمت نازِل فرما اور انہیں قِیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مقرّب مقام عطا فرما۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

رَعَّادَہ (بَرْق مچھلی)

رَعَّادَہ (بَرْق مچھلی) یوں تو یہ ایک چھوٹی مچھلی ہے مگر اِس کی خاصیّت یہ ہے کہ جب جال میں پھنس جاتی ہے تو جال جس کے ہاتھ میں ہو اُس کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے! تجرِبہ کار شکاری جب اس مچھلی کو پھنسا ہوا پاتا ہے تو اُس کی رسّی کسی چیز سے باندھ دیتا ہے، جب تک وہ مَر نہیں جاتی رسّی نہیں کھولتا اِس لئے کہ مرنے کے بعد اُس کی یہ خاصیّت خَتْم ہو جاتی ہے۔

(حَیاةُ الْحَیوان لِلدَّمِیری ج ٢ ص ٤٠)

کلمہ لکھی ہوئی مچھلی

عبدُالرَّحمٰن بن ہارون مغرِبی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ "بُحَیرَۂ مغرِب" میں کَشتی پر سُوار ہُوا، ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا اُس کے پاس مچھلی پکڑنے کی ڈور اور کانٹا تھا۔ جب ہماری کَشتی مَوضَعِ بَرْطُون میں پہنچی تو اُس لڑکے نے اپنی ڈور دریا میں پھینکی، ایک بالِشت بھر مچھلی کانٹے میں پھنسی لڑکے نے جب اُسے نکالا تو یہ دیکھ کر ہمارا ایمان تازہ ہو گیا کہ اُس مچھلی کے سیدھے کان کے پیچھے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** اور اوپر کی جانب **مُحَمَّد** اور اس کے اُلٹے کان کے پیچھے **رسُوْلُ اللّٰہ** لکھا ہُوا تھا۔ (ایضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کافی دیر تک زندہ رہنے والی مچھلیاں

ابوحامد اَنْدَلُسی کی کتاب "تُحْفَۃُ الْاَلْباب" میں لکھا ہے کہ بُحَیرَۂ رُوم میں ایک ایسی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

مچھلی پائی جاتی ہے جو ہاتھ بھر کی (یعنی تقریباً آدھ گز لمبی) ہوتی ہے اُسے پکڑا جائے تو وہ مَرتی نہیں بلکہ پُھدَکتی رہتی ہے اور اگر اس کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر آگ پر رکھا جائے تو وہ ٹکڑا ایک دم اُچھل کر آگ سے باہَر آجاتا ہے اور بسا اوقات آدَمی کے منہ پر آ پڑتا ہے جب اِس مچھلی کو پکانا ہو تو پتیلی کے ڈھکن پر لوہا یا وزنی پتّھر رکھ دیا جائے تا کہ اس کے ٹکڑے اُچھل کر پتیلی میں سے باہَر نہ نکل پڑیں، جب تک وہ مکمَّل طور پر پک نہیں جاتی مَرتی نہیں خواہ اُس کے ہزار ٹکڑے ہی کیوں نہ کردیئے جائیں۔ (حَیاۃُ الحَیَوان لِلدَّمِیری ج ۲ ص ٤١)

زندہ جزیرہ!

مَنقول ہے: جب سکندر بادشاہ کی فوج ہندوستان سے بَحری جہاز میں روانہ ہوئی تو شام کے وَقت سَمُندر میں ایک جزیرہ (یعنی خشکی کا ٹکڑا جس کے چاروں طرف پانی ہو، ٹاپو) نظر آیا، جہاز لنگر انداز ہوا اور لشکر اُس جزیرے پر اتر پڑا۔ کُھونٹے وغیرہ گاڑنے تک تو خیر رہی مگر جب اُن لوگوں نے کھانا وغیرہ پکانے کیلئے جا بجا آگ جلائی تو جزیرے میں ایک دم حرکت پیدا ہوئی اور وہ مکمَّل طور پر پانی کے اندر اتر گیا جس سے بَہُت سارے سپاہی ڈوب گئے! وہ جزیرہ دراصل زمین کا کوئی ٹکڑا نہ تھا، ہندوستان کے سَمُندر میں پائی جانے والی دیوہیکل مچھلی **رار کال** تھی! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت سے یہ **مچھلی** اِس قدر لمبی چوڑی ہے کہ جب سَطحِ سَمُندر پر اُبھر آتی ہے تو چھوٹا سا جزیرہ معلوم ہوتی ہے! معلوم ہوا کہ **رار کال مچھلی** نہایت سَخت جان واقِع ہوتی ہے جبھی تو اُس کی کھال میں کُھونٹے گاڑے گئے تب بھی اُس پر کچھ اثر نہ ہوا مگر جب آگ

جلائی گئی تو اُسے خوب جلَن مچی اور ٹھنڈک حاصِل کرنے کیلئے اُس نے پانی میں ڈُبکی لگا دی اور ضِمْناً اُس **زندہ جزیرے** پر موجود لوگ ڈوب گئے۔ (عجائب الحیوانات ص ۲۲۹ بتصرُّف)

زامور

زامور ایک چھوٹی سی مچھلی ہے۔ اِس مچھلی کو انسان کی آواز بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے، اسی لیے کَشتی آتی دیکھ کر یہ اُس کے ساتھ ساتھ ہو لیتی ہے تاکہ انسانوں کی آواز سنتی رہے، جب یہ کسی **بڑی مچھلی** کو کَشتی پر حملہ کرنے کے لیے آتے دیکھ لیتی ہے تو فوراً پُھدک کر اُس کے کان کے اندر گُھس جاتی ہے اور برابر پھڑکتی رہتی ہے، بڑی مچھلی شدّتِ تکلیف سے کَشتی سے رُخ موڑ کر ساحِل کی طرف لپکتی ہے تاکہ کسی پتّھر پر اپنا سر مارے، چُنانچِہ جب اُسے کوئی پتّھر نظر آتا ہے تو وہ اُس پر زور زور سے اپنا سر پٹخنے لگتی ہے یہاں تک کہ مر جاتی ہے۔ **زامور** کی اس خوبی کے پیشِ نظر ماہی گیر اُس سے بَہُت پیار کرتے ہیں اور اُسے کَھلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی **زامور** جال میں پھنس جائے تو اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (حَیاةُ الحَیَوان ج ۲ ص ٦)

ویل مچھلی

آج بھی زندہ رہنے والے جانوروں میں **ویل مچھلی** سب سے بڑا جانور ہے اور ویل مچھلیوں کی ایک قسم جو "**بلو ویل**" کہلاتی ہے وہ سائز اور وَزْن کے اعتِبار ویل مچھلیوں میں سب سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک **بلو ویل** ایسی بھی پکڑی جا چکی ہے جو کہ 108 فُٹ لمبی اور 131 ٹن (یعنی 3668 مَن) سے زیادہ وزنی تھی! **بلو ویل** برفانی سَمُندروں میں رہتی ہے۔

تیرتے ہوئے اس کی رفتار زیادہ سے زیادہ 22.68 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے اور اُس وَقْت رفتار کی وجہ سے اُس کی طاقت 520 گھوڑوں کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ **بلو ویل** کا بچّہ پیدائش کے وَقْت 25 فٹ تک لمبا اور 7 ٹن (یعنی 196 مَن) سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ ۱۹۳۲ء میں 89 فُٹ لمبی اور 119 ٹن (یعنی 3332 مَن) وزنی ایک **بلو ویل** مچھلی پکڑی گئی تھی، اِس مچھلی کی صِرْف زَبان کا وَزْن تین ٹن (یعنی 84 مَن) تھا۔ (ایک ٹن میں 28 مَن ہوتے ہیں) (عجائبُ الْحَیوانات ص ۲۳۰ مُلَخَّصاً)

مَنارہ

یہ سَمُندری مچھلی ہے جو پانی میں **مَنارے** کی طرح سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور پھر کِشتیوں پر اپنے آپ کو گرا کر اُنھیں غَرَق کر دیتی ہے۔ جب مَلّاح اِس کی آہٹ پاتے ہیں تو نَرسِنگھا اور سِلفچی وغیرہ بجاتے ہیں تاکہ خوفزدہ ہو کر بھاگ جائے۔ **مَنارہ** مچھلی کِشتی والوں کیلئے بَہُت بڑی آفت ہے۔ (حَیاۃُ الحَیَوان ج ۲ ص ۴۴۷)

قُوقِی

یہ ایک عجیب وغریب مچھلی ہے، اس کے سر پر ایک بَہُت بڑا **کانٹا** ہوتا ہے۔ جب بھوک لگتی ہے تو جس (بڑے سے بڑے) جانور کو بھی اپنا شکار بنانا چاہے اُس پر جا گِرتی ہے اور وہ جانور اُسے آئی روزی سمجھ کر نگل جاتا ہے اور یہ اندر پہنچ کر اپنے **کانٹے** سے اُس کا پیٹ چیر کر باہَر آجاتی ہے! اور یوں اپنا شکار کرنے والے جانور کو خود شکار کر لیتی اور پھر اُسے مزے سے

کھانے لگتی ہے۔ اُس کے شکار کا بچا کُھچا دوسرے دریائی جانور بھی کھاتے ہیں۔ جب ماہی گیر **قُوقی مچھلی** کا شکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اپنے کانٹے سے حملہ کر کے کَشتی پھاڑ دیتی اور ڈوبتے ہوئے ماہی گیروں کو ہڑپ کر جاتی ہے! **قُوقی** کا شکار کرنے والے اِسی مچھلی کی کھال اپنی کَشتی پر چڑھا لیتے ہیں کیوں کہ اِس کی اپنی کھال پر اِس کا **کانٹا** اثر نہیں کرتا! (اَیضاً ص ۳۶۳)

قاطوس

قاطوس بَہُت بڑی کی مچھلی ہے، بڑی بڑی کَشتیوں کو توڑ پھوڑ ڈالتی ہے۔ **قاطوس مچھلی** میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسی کَشتی میں حَیض والی عورت سُوار ہو تو اُس کَشتی کے قریب بھی نہیں جاتی! مَلّاح (یعنی کَشتی چلانے والے) **قاطوس مچھلی** کو خوب جانتے ہیں، اگر کہیں اس کا سامنا ہو جائے تو اُس کے سامنے عورت کے حَیض سے آلود کپڑے پھینکتے ہیں جس سے یہ بھاگ جاتی ہے۔ (عجائبُ الْحَیوانات ص ۲۲۰ مُلَخَّصاً)

دُلفِین (سوس مچھلی)

دُلفِین بَہُت ہی پیاری مچھلی ہے، کَشتی والے اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ **دُلفِین** مچھلی اگر کِسی انسان کو ڈوبتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اُس کی مدد کو پہنچ جاتی ہے اور اُسے دھکیلتی ہوئی کَنارے کی طرف لے جاتی ہے، بعض اوقات ڈوبتے آدمی کے نیچے ہو کر اُسے اپنی پیٹھ پر سُوار کر لیتی ہے اور بعض اوقات اپنی دُم سے اُسے ساحِل کی طرف لے آتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۱) **دُلفِین** مچھلی مِصْر کے دریائے نیل میں پائی جاتی ہے۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

پَروں والی مچھلی

سَمُندر میں ایک بَہُت بڑی مچھلی ایسی بھی ہے جو اگر کبھی اِتّفاق سے کم گہرے پانی میں آجائے اور پانی وہاں سے خشک ہو جائے تو وہ کیچڑ میں تڑپنے لگتی ہے اور مُتَواتِر سات گھنٹے تک تڑپتی رہتی ہے، اس اِضْطِراب (یعنی بے قراری) سے اس کی کھال پھٹ جاتی ہے اور نیچے سے **دو بڑے بڑے پَر** نکل آتے ہیں جن سے اُڑ کر وہ پھر سَمُندر میں چلی جاتی ہے۔ (اَیضاً ص ۲۲۲)

مِنْشار

''بُحَیْرَۂ اَسود'' میں پہاڑ جیسی ایک قوی ہیکل مچھلی پائی جاتی ہے جس کا نام **مِنْشار** ہے، اِس کی پِیٹھ پر سر سے لے کر دُم تک آبْنُوس[1] کی طرح کالے کالے اور آرے کے دندانے جیسے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں، اس کا ایک دندانہ دو ہاتھ یعنی تقریباً ایک مِیٹر کے برابر ہوتا ہے، سر کے دائیں بائیں تقریباً پانچ پانچ مِیٹر لمبے **دو کانٹے** ہوتے ہیں۔ اپنے دونوں کانٹوں سے سَمُندر کا پانی چِیرتی ہوئی چلی جاتی ہے جس سے خوفناک آواز سنائی دیتی ہے۔ اپنے مُنہ اور ناک سے پانی کی پِچکاری نکالتی ہے جو آسمان کی طرف فوّارے کی شکل میں نظر آتا ہے۔ پھر اس کے قَطرے کَشتی وغیرہ پر بارِش کے قطروں کی طرح گرتے ہیں یہ مچھلی اگر کسی کَشتی کے نیچے پہنچ جائے تو اُسے توڑ پھوڑ ڈالتی ہے۔ جب کَشتی والے اُسے دیکھتے ہیں تو خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور اس سے حفاظت کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا

مدینہ

[1] آبْنُوس: جنوب مشرقی اَیشیا کے ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔

کر دُعائیں مانگتے ہیں۔ (حَیاۃُ الحَیوان ج۲ ص۴٤۸)

کَوسَج

کَوسَج مچھلی جسے ''سَمُندری شیر'' کہتے ہیں، اِس کی سُونڈ آرے کی طرح ہوتی ہے، کبھی انسان کو پا لیتی ہے تو دو ٹکڑے کر کے چبا جاتی ہے، پانی میں جانوروں کو بھی اپنے آرے سے اِس طرح کاٹ ڈالتی ہے جس طرح تلوار کسی چیز کو کاٹ دیتی ہے۔ **کوسَج** کے دانت انسان کے دانتوں جیسے ہوتے ہیں، سَمُندری جانور اِس سے خوفزدہ ہو کر دُور بھاگتے ہیں، **کوسَج** کی عجیب بات یہ ہے کہ اگر رات کے وَقت اس کو شکار کر لیں تو اِس کے پیٹ سے خوشبو دار چَربی نکلتی ہے، اگر دن میں شکار کریں تو نہیں نکلتی! بصرہ شریف کے دریائے دِجلہ میں خاص موسِم کے اندر اس کی بکثرت پیداوار ہوتی ہے۔ (ایضاً ص٤۲٥ مُلَخَّصاً)

غافِل مچھلی ہی جال میں پھنستی ہے

سُوال: کیا **مچھلی** کے جال میں پھنسنے کا بھی کوئی سبب ہے؟

جواب: بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ وُہی **مچھلی** ماہی گیر کے کانٹے یا جال میں پھنستی ہے جو ذِکْرُ اللّٰہ سے غافِل ہو جاتی ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 9 صَفْحہ 760 پر فرماتے ہیں: اَبُوالشَّیخ نے روایت کی: مَا اُخِذَ طَائِرٌ وَّلَا حُوْتٌ اِلَّا بِتَضْیِیْعِ التَّسْبِیْحِ یعنی ''کوئی پرندہ اور **مچھلی** نہیں پکڑی جاتی مگر تسبیحِ الٰہی چھوڑ دینے

سے۔" (تفسیر دُرِّمَنثور ج ٤ ص ١٨٤) **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** صَفْحَہ531 پر ہے: اہلِ کشْف فرماتے ہیں: "تمام جانور تسبیح (یعنی **اللہ** تعالٰی کی پاکی بیان) کرتے ہیں، جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اُسی وَقْت اُن کو موت آتی ہے۔ ہر پتّا تسبیح کرتا ہے، جس وَقْت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اُسی وَقْت دَرَخت سے جُدا ہو کر گر پڑتا ہے۔"

مَدَنی مُنّی اور غافِل مچھلیاں

اس سلسلے میں ایک ایمان افروز حِکایت مُلاحظہ ہو، مُلکِ **یَمَن** میں ایک شَخْص دریا کے کَنارے مچھلیاں پکڑ رہا تھا، اُس کی **بچّی** بھی پاس ہی بیٹھی تھی، جب بھی کوئی **مچھلی** ہاتھ آتی وہ اُسے پیچھے رکھی ہوئی ٹوکری میں ڈال دیتا، بچّی **مچھلی** اٹھا کر دوبارہ پانی میں ڈال دیتی۔ جب وہ شخص شکار سے فارِغ ہوا اور مُڑ کر دیکھا تو ٹوکری میں ایک بھی **مچھلی** نہ تھی! اپنی بیٹی سے پوچھا: مچھلیاں کہاں گئیں؟ اُس نے جواب دیا: پیارے ابّو! آپ ہی نے تو بتایا تھا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "جال میں وُہی **مچھلی** پھنستی ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **ذِکْر** سے غافِل ہو جاتی ہے۔" لٰہذا مجھے اچّھا نہیں لگا کہ ہم وہ **مچھلی** کھائیں جو ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے غافل ہوگئی۔ اپنی بچّی کی زَبان سے ایسی پُر حِکْمت بات سُن کر اُس شَخْص پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگا اور اُس نے **مچھلی** پکڑنے کا کانٹا پھینک دیا۔ (صفةُ الصّفوة ج ٤ ص ٣٥٧ مُلَخَّصاً)

اللّٰہ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُذۡکُرُوا اللّٰہ اللہ اللہ اللہ اللہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غافِل مچھلیاں کھانا کیسا؟

سُوال: تو کیا ’’غافِل مچھلیاں‘‘ نہیں کھانی چاہئیں؟

جواب: ایسا نہیں ہے، مچھلیاں کھانا **حلال** ہے۔

کون کون سا آبی جانور حلال ہے؟

سُوال: پانی کا کون کون سا جانور حلال ہے؟

جواب: مچھلی کے علاوہ پانی کا ہر جانور حرام ہے جیسا کہ فُقَہائے اَحناف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی فرماتے ہیں: ’’پانی کے ہر جانور کا کھانا حرام ہے سِوائے مچھلی کے کہ اس کا کھانا حلال ہے۔‘‘ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۹) **اِمام بُرہانُ الدِّین مَرۡغینانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ’’پانی کا کوئی جانور نہیں کھایا جائے گا سوائے **مچھلی** کے، یہاں تک کہ بَہُت چھوٹی مچھلی، سانپ نُما مچھلی اور مچھلی کی دیگر اَقسام بھی کھا سکتے ہیں۔‘‘ (ھِدایَہ ج ٤ ص ٣٥٣)

مچھلی کی تعریف

سُوال: مچھلی کی تعریف بتا دیجئے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے دارُ الاِفتا کے ایک مُفتی صاحِب کی معلوماتی تحقیق قدرے الفاظ

کے تصرُّف کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: **مچھلی** کی کوئی حتمی (FINAL) تعریف تو فِقْہ یا لُغَت کی کُتُب سے نظر سے نہیں گزری قدیم (یعنی پرانے) اور جدید (یعنی نئے) ماہرین نے اس کے متعلِّق جو باتیں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ **مچھلی** ٹھنڈے خون والا آبی (یعنی پانی کا) جانور ہے، اس کا شمار اُن حَیوانات میں ہوتا ہے جو فِقاریہ (Vertebrate) یعنی ریڑھ کی ہڈّی والے جانور ہیں، لیکن بَہُت ساری مچھلیاں ایسی ہیں جن میں ریڑھ کی ہڈّی نہیں ہوتی۔ سانس لینے کے لئے اکثر مچھلیاں گَلپھڑے استعمال کرتی ہیں۔ اکثر مچھلیاں انڈے دیتی ہیں لیکن بعض بچّے بھی جَنتی ہیں، کچھ مچھلیاں ایسی ہیں جو پانی پر مختصر اُڑان بھی کرتی ہیں۔

مچھلی کے سوا ہر آبی جانور حرام ہے

فِقْہِ حنَفی کی مشہور کتاب ''بَدائِعُ الصَّنائِع'' میں ہے: ''**مچھلی** کے سوا پانی کے تمام جانور حرام ہیں، **مچھلی** حلال ہے سِوائے اُس مچھلی کے جو خود مر کر پانی کی سَطح پر اُلَٹ گئی ہو۔ یِہی ہمارے اَصحاب کا قول ہے، **مچھلی** کی تمام اَقسام حلال ہونے میں برابر ہیں چاہے وہ **جِرّیث** ہو یا مار ماہی (جو کہ سانپ سے ملتی جلتی ہوتی ہے، اِسے ''بام مچھلی'' بھی بولتے ہیں وہ) ہو یا اس کے علاوہ کوئی قسم، کیونکہ ہم نے **مچھلی** کے حلال ہونے پر جو دلائل ذِکر کئے ہیں ان میں ایسی کوئی تفصیل نہیں کہ یہ مچھلی حلال ہے یا وہ مچھلی، سوائے اس کے جس کی دلیل کے ذَرِیعے تَخصِیص کی گئی (یعنی مخصوص کر لیا گیا) ہو۔ اور حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی

وَجْهَهُ الْكَرِيْم اور ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے **جِرِّيْث** اور نر مچھلی کی اِباحت (یعنی جائز ہونا) مَروی ہے جبکہ کسی اور سے اس کا خِلاف منقول نہیں ہے تو یہ اجماع ہو گیا۔

(بَدائِعُ الصَّنائِع ج ٤ ص ١٤٦، مُلَخّصاً)

مچھلی کی ہزاروں قِسمیں ہیں

"بَدائِعُ الصَّنائِع" کی عبارت سے واضِح ہوا کہ مچھلی کی تمام ہی اَقسام حلال ہیں ہاں اتنا ضَرور ہے کہ مچھلی کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں اقسام ہیں بعض اَقسام ایسی ہیں کہ جن میں عُلَماء کو صراحتیں کرنا پڑیں کہ یہ جانور مچھلی ہے اس کو غیر مچھلی کہنا دُرُست نہیں۔ بعض جانور وہ ہیں کہ جن کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں اہلِ لُغت کو اِختِلاف رہا جیسا کہ **جھینگا** اس کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں اختِلاف ہے لیکن دُرُست یہی ہے کہ یہ مچھلی ہے۔ اس بارے میں حَتمی ضابِطہ یہ ہے کہ لُغت اور اہلِ عرب کے عُرف کا اعتِبار معتبر ہو گا کہ عَرَبی میں جس کو **سَمَک** (یعنی مچھلی) کہتے ہیں احادیث میں اس کو حلال کیا گیا ہے اور اس لفظ کے دُرُست مَحمَل کا تَعَیُّن اہلِ عرب صاحِبانِ لُغت کا عُرف ہی کرسکتا ہے۔ البتّہ جس چیز کے بارے میں مُتَعَیَّن (یعنی طے) ہو جائے کہ یہ مچھلی ہے تو اس کا کھانا حلال ہے، چاہے اُس کیلئے سَمَک کے علاوہ کوئی اور لفظ مَثَلاً حُوت اور نُوْن وغیرہ استعمال کیا گیا ہو۔

سَمُندری عجائبات اَن گنت ہیں

مچھلی کی بَہُت ساری اَقسام وہ ہیں جن کے بارے میں شُروع ہی سے لوگوں میں

تَرَدُّد (یعنی تَذَبْذُب، شک وشبہ) رہا کہ یہ مچھلی ہے بھی یا نہیں! بعض اَقْسام تو عقلوں کو حیران کر دینے والی ہیں، سَمُندر کے بارے میں چونکہ کہا جاتا ہے: ''اَلْبَحْرُ لَا تُحْصٰی عَجَائِبُهٗ'' یعنی سَمُندری عجائبات شُمار میں نہیں آسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ سَمُندر سے نِت نئی مخلوقات کی دریافت کے ساتھ ساتھ مچھلیوں کی بھی عجیب سے عجیب ترین اَقسام کی فراہمی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ لہٰذا بعض مچھلیوں سے متعلّق یہ بات ہر دور کے عُلَماء میں زیرِ بحث رہی ہے کہ یہ چیز مچھلی ہے یا نہیں۔

دو مچھلیوں کے مُتَعلِّق اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تحقیقِ اَنِیق

فتاوٰی رضویہ شریف جلد20 صَفْحَہ 323 تا336 پر اسی طرح کی دو مچھلیوں پر عمدہ تحقیق بیان کی گئی ہے، ایک مچھلی کا نام **جِرِّیْث** اور دوسری کا نام عَرَبی میں **جرّی** فارسی میں مارماہی اور اُردو میں **بام** مچھلی ہے یہ دونوں مچھلی اپنی شکل میں ایسی ہیں کہ ان کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں نہ صِرْف یہ کہ عوام میں تَرَدُّد یعنی شک وشبہ رہا بلکہ بعض فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے بھی اس طرح کے اَقوال کُتُب میں نَقْل ہوئے جن کے مطابِق مچھلی نہ ماننے کی بِنا پر اُن کا کھانا جائز نہیں تھا لیکن اعلٰی حضرت، امامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی جو تحقیق اس مقام پر نَقْل کی ہے اُس میں یہ ثابِت کیا ہے کہ یہ دونوں مچھلیاں ہیں اور حلال ہیں، امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اہلِ لُغَت ان دونوں مچھلیوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں لیکن

فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے نزدیک یہ دونوں الگ الگ مچھلیاں ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **جِرِّیْث** مچھلی کے مُتَعلِّق فرماتے ہیں: ''**جِرِّیْث** ایک کثیرُ الْوُجُود مچھلی سَواحِل (سمندر کے کناروں) پر اَرْزانی (یعنی کثرت) سے بِکنے والی ہے۔

حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''مَبْسُوط'' میں روایت فرماتے ہیں: یعنی عَمْرَہ بِنْتِ اَبِی طُبَیْخ نے کہا: میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک **جِرِّیْث** ایک قَفِیْز گیہوں کو (یعنی تقریباً 46 کلوگرام گیہوں کے بدلے) خرید کر لائی جو زنبیل (زَمْ۔بِیل یعنی ٹوکری) میں نہ سمائی، ایک طرف سے سر نکلا رہا دوسری طرف سے دُم، اتنے میں مولا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا گزر ہوا، فرمایا: کتنے کو لی؟ میں نے قیمت عَرْض کی۔ فرمایا: ''کیا (ہی) پاکیزہ چیز ہے اور کتنی اَرزاں (یعنی سستی) اور مُتَعَلِّقِین پر کتنی وُسعت والی۔''

جِرِّیْث کے مُتَعلِّق مختلف اَقوال

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: ''حَیاۃُ الْحَیَوان'' میں ہے: **جِرِّیْث** یہ مچھلی ہے جو سانپ کے مُشابہ (یعنی ملتی جُلتی) ہے اس کی جمع جراثی ہے، اس کو **جِرّی** بھی کہتے ہیں، فارسی میں اِسے مارماہی کہتے ہیں، اور ہَمزہ کی بحث میں گزرا کہ یہ اَنْکَلِیس ہے۔ جاحِظ نے کہا: یہ پانی کا سانپ ہے اس کا یہ حکم ہے کہ وہ حلال ہے۔ مگر فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام، جسے **جِرِّیْث** کہتے ہیں وہ یقیناً ''مارماہی'' (یعنی بام مچھلی) کے سواء دوسری مچھلی ہے کہ مُتُون و

شُرُوح وفتاویٰ میں تَصْریحا (یعنی واضح طور پر) دونوں کا نام جُدا جُدا ذِکْر فرمایا، لاجَرَم (یعنی بےشک) ''مُغْرِب''میں کہا: هُوَ غَيْرُ الْمَارمَاهِي[1] (یعنی وہ مارماہی کا غیر ہے۔ت) علّامہ ابنِ کمال باشا''اِصلاح واِیضاح'' میں فرماتے ہیں: جِرِّیث مچھلی کی قِسم ہے جو مارماہی یعنی بام مچھلی کے علاوہ ہے۔''یہ مُغْرِب'' (نامی کتاب) میں مذکور ہے۔ ان دونوں کو علیٰحدہ اس لئے ذِکْر کیا کہ ان کے مچھلی ہونے میں خَفا (یعنی پوشیدگی) ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۲۰ص۳۳۰، ۳۲٤)

نر اور مادہ مچھلی میں چند نمایاں فرق

سُوال: اِس جواب میں ''نرمچھلی'' کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ براہِ کرم! نراور مادہ مچھلی کی شناخت کی کچھ وضاحت کردیجئے۔

جواب: نَراور مادہ مچھلی کے تین نمایاں فرق مُلاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ عام حالات میں نرمچھلی کا جسم لمبا اور بڑا ہوتا ہے جبکہ مادہ مچھلی کا جسم قدرے (یعنی کچھ) گول اور نرمچھلی سے نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے البتّہ ''نسل بڑھانے'' کے دنوں میں مادہ مچھلی کا پیٹ نرمچھلی سے بڑا ہوجاتا ہے ﴿۲﴾ نرمچھلی کا رنگ واضح اور صاف ہوتا ہے جو اکثر نیلا (Blue) اور نارنگی (Orange) ہوتا ہے جبکہ مادہ مچھلی کی رنگت بھوری (Brown) ہوتی ہے ﴿۳﴾ نرمچھلی کے پیٹ کے نیچے ایک پَر (Fin) ہوتا ہے جو مادہ مچھلی کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے، اس پَر (Fin) کے نیچے نر یا مادہ ہونے کی علامات ہوتی ہیں۔

[1] اَلمُغرِب لِلمُطَرّزی ج ۱ ص ۱۳۸

بِغیر گَلپھڑے کی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: بِغیر گَلپھڑے کی مچھلی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے۔

مچھلی کی کونسی قسم حرام ہے؟

سُوال: کیا مچھلی کی کوئی قسم حرام بھی ہے؟

جواب : نہیں ایسی کوئی قسم نہیں، صِرف وہ مچھلی حرام ہے جو دریا میں خُود بَخُود مَر کر اُلَٹ جائے۔ ہاں! اگر کسی کیمیکل یا ہتھیار وغیرہ کی ضَرب سے پانی ہی میں مر کر اُلٹ گئی تب بھی حلال ہے جیسا کہ **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جو مچھلی پانی میں مر کر تَیر گئی یعنی جو بِغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سَطح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے، مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اُلٹی تیرنے لگی، یہ حرام نہیں۔'' (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۲۴)

مچھلی کے حلال ہونے کی دیگر صورَتیں

بہارِ شریعت میں ہے: ''پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مرگئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مرگئی یا جال میں پھنس کر مرگئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مرگئیں اور یہ معلوم ہے کہ اُس چیز کے ڈالنے سے مَریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مرگئی ان سب صورَتوں

Go To Index

میں وہ مری ہوئی مچھلی **حلال** ہے۔'' (ایضاً، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۹، ص ۵۱۲) **الغرض** صرف وُہی مچھلی حرام ہے جو بِغیر کسی ظاہِری سبب کے پانی میں طَبْعی موت (یعنی خود بخود) مر کر اُلٹی تَیر جائے۔

پرندے کی چونچ سے مچھلی چھوٹ کر گری....

سُــوال: پرندہ مچھلی کا شکار کر کے اُڑا، مچھلی اُس سے چھوٹ کر گری، دیکھا تو مری ہوئی تھی، کھائی جائے گی یا نہیں؟

جواب: کھائی جائے گی کیوں کہ موت کا سبب پرندہ بنا، طَبْعی موت نہیں مری۔

مچھلی کے پیٹ سے اگر مچھلی نکلے تو؟

سُــوال: بڑی مچھلی خرید کر جب کاٹی تو اُس کے پیٹ میں سے چھوٹی مچھلی نکلی، پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جــواب: پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی میں اگر معمول کے مطابِق سختی موجود ہے (یعنی FRESH ہے) تو اُسے بھی کھا سکتے ہیں اور اگر اس میں تَغَیُّر آ چکا ہے یعنی نرم پڑ کر سَخْت بد بودار ہو چکی ہے تو نہیں کھا سکتے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں، ''مُحِیط بُرہانی'' میں ہے: ''مچھلی کا شکار کیا اور اس کے پیٹ میں دوسری مچھلی نکلی تو اسے بھی کھایا جائے کیونکہ یہ پہلی مچھلی کے پکڑنے اور دوسری جگہ کی تنگی (یعنی پیٹ کے اندر دَم گُھٹ جانے) کی وجہ سے مری ہے۔ اور یہ مسئلہ دلالت کرتا ہے کہ اگر طافی مچھلی کے پیٹ میں سے دوسری (فریش) مچھلی پائی گئی تو وہ کھائی جائے گی اور اگر وہ بھی طافی ہو تو

نہیں کھائی جائے گی، اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ اُس مچھلی کے بارے میں جو کُتّے کے پیٹ سے (قے میں) نکلے کہ اُس کے کھانے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ اس کی حالت مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل شدہ) نہ ہو کیونکہ اس کی موت ''سبب'' سے ہوئی ہے۔ (محیط برہانی ج۶ ص۴۴۹) (**طافی**: اُس مچھلی کو کہتے ہیں جو بِغیر کسی ظاہری سبب کے خود بخود مر کر دریا میں اُلٹی تیر جائے)

مچھلی کے انڈے

سُوال: مچھلی کے انڈے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ بڑے سائز کے انڈے بھی ہوتے ہیں مگر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں خشخاش کے دانوں کی طرح باریک پیلے رنگ کے **انڈے** جن پر قُدرَتی جِھلّی چڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ کافی لذیذ ہوتے ہیں، اِس کو ''آنی'' بھی بولتے ہیں، جب کبھی آپ اپنی مچھلی کٹوائیں تو کاٹنے والے کو بول دیجئے کہ اگر انڈے نکلیں تو ہمیں دیدیں، کیوں کہ عُمُوماً اُجرت پر مچھلی کاٹنے والے مچھلی کے انڈے آلائشوں کے ساتھ ڈالدیتے ہیں، پھر نکال کر بیچتے ہیں، ان کو بھی چاہئے کہ ایسا نہ کیا کریں، جس کی مچھلی ہے اُسے دیدیا کریں۔

پانی میں کیمیکل کے ذَرِیعے مچھلیاں مارنا کیسا؟

سُوال: نہر اور تالاب میں کیمیکل ڈال کر یا کرنٹ چھوڑ کر مچھلیاں مار کر شکار کرنا کیسا؟

جواب: کیمیکل ڈالنے یا کرنٹ چھوڑنے کے طریقے شَرْعی اعتِبار سے جائز نہیں کہ اس سے مچھلیوں کے ساتھ ساتھ دیگر غیر مُوذی آبی مخلوق بھی بِلاوجہ ہلاک ہوگی۔

کیمیکل سے ماری ہوئی مچھلیاں کھانا کیسا؟

سُوال: بم یا کیمیکل کے ذریعے ماری ہوئی مچھلیاں کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ان میں زہریلا اثر وغیرہ نہ ہو تو کھانا بلاشبہ جائز ہے۔

بم دھماکے سے مچھلیاں مارنا کیسا؟

مچھلی کے بارے میں "فیصلہ فِقہی بورڈ، دِہلی" (۱۶ جُمادَی الاولٰی ۱۴۲۴ھ مطابق 17-7-2003) کا منظور شدہ ایک سُوال اور اُس کا جواب پڑھئے اور معلومات میں اضافہ کیجئے:

سُوال: مچھلیاں پکڑنے کے لیے ایک بم پھوڑا جاتا ہے جس سے مچھلیاں پانی میں ہی مرجاتی ہیں پھر انھیں پکڑ کر بازار میں لایا جاتا ہے، ہمیں عِلْم نہیں ہے کہ یہ مچھلی پانی میں مری یا پانی کے باہَر! ایسی صورت میں ان مچھلیوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ﴿۱﴾ بم دھماکے سے مری ہوئی مچھلیوں کو کھانا جائز ہے (کیوں) کہ اس کی موت کا سببِ ظاہر (یعنی ظاہری وجہ) معلوم ہے۔ حرام صرف وہ مچھلی ہوتی ہے جس کے مرنے کا کوئی سببِ ظاہر (یعنی ظاہری سبب) نہ معلوم ہو، نہ ہی کوئی علامت سببِ موت پر دالّ (ثُبوت بنتا) ہو یعنی یہ مُتَعَیَّن (یعنی قرار پاچکا) ہو کہ وہ اپنی موت آپ

مر کر اُلَٹ گئی ہے۔ ہاں اگر بم پھوڑنے سے مچھلی میں کوئی سَمِّیَّت (سَم۔مِی۔یَت یعنی زہریلا پن) یامُضِر (یعنی نقصان دِہ) کیفیّت پیدا ہوتو اس کے باعث اُس کا کھانا ممنوع ہوگا۔وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَم ﴿۲﴾ بم دھماکے سے اگر دوسرے غیر مُوذی (یعنی ایذا نہ دینے والے) جانور نہ مریں نہ انہیں اِیذا پہنچے تو شکار کا یہ طریقہ جائز ورنہ اُن (غیر مُوذی جانوروں) کے قتل وایذا سے مَنْفَعَت وابَستہ (یعنی ان کو مارنے یا تکلیف پہنچانے سے فائدہ) نہ ہونے کی وجہ سے (شکار کا یہ طریقہ) **ناجائز** ہے کہ یہ غیر مُوذی جانوروں پر ظُلم ہے۔وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَم.

جال میں غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو؟

سُوال: جال میں مچھلی کے ساتھ ساتھ غیر مُوذی جانور مَثَلاً کیکڑے وغیرہ بھی پھنس جاتے ہیں کیا ان کو مرنے دیا جائے؟

جواب: اس سلسلے میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور شریف (الھند) کے دارُالْاِفْتاء کا فتاوٰی یہ ہے: جال سے مچھلی کا شکار کرنا جائز ہے، اگر جال میں مچھلی کے علاوہ دوسرے غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو انھیں جال سے نکال کر دریا میں ڈال دیں، کیونکہ انھیں بِلاوجہ شَرعی مارنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا اُس سے **اللہ** تَعَالٰی قِیامت کے دن سوال کرے گا، عرض کیا گیا: یارسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم! اُس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ:

''اس کا حق یہ ہے کہ ذَبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج۲ ص ۵٦۷ حدیث ٦۵٦۲، نَسائی ص ۷۷۰ حدیث ۴۳۵۵)

مچھلی کی ہَڈِّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: مچھلی کی ہَڈِّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ مچھلی کی ہَڈِّیاں عُمُوماً سَخت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر بعض کی چَپنی یعنی کُرکُری اور مُلائم ہوتی ہیں۔ مثلاً سَمُندر کے پاپلیٹ اور سُرمئی مچھلی وغیرہ کی ہڈِّیاں نرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبایئے اور اچّھی طرح چوس کر بچا ہوا چُورا پھینک دیجئے۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''جانور حلال مذبوح کی ہَڈّی کسی قسم کی مَنع نہیں جب تک اس کے کھانے میں مَضَرَّت (یعنی نقصان) نہ ہو، اگر ہو تو ضَرَر کی وجہ سے مُمانَعت ہوگی، نہ کہ اس لئے کہ ہَڈّی خود ممنوع ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۳۴۰)

مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟

سُوال: مچھلی کی کھال کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ عُمُوماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے یا پکنے کے بعد نکال کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہ کیا جائے، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھا لینی چاہئے، کہ یہ بھی **اللہ** ربُّ الْعِزّت کی نعمت ہے اور بعض مچھلیوں کی کھال تو نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ ہاں کسی مچھلی کی کھال سخت ہو اور چبانے میں نہ آتی ہو تو پھینکنے میں حَرَج نہیں۔

مچھلی پکانے کا طریقہ

سُوال: کیا مچھلی پکانے کا کوئی مخصوص طریقہ ہے؟

جواب: مچھلی پکانے کے کئی طریقے ہیں: سب سے بہتر یہ ہے کہ نمک مَسالا چڑھا کر کوئلوں پر سینک لی جائے، اوَوَن(OVEN) میں بھی سینک سکتے ہیں۔ بَہُت زیادہ پکا کر یا تیز آنچ پر تل کر کھانے سے اِس کے فائدے میں کمی آجاتی ہے۔ ہمارے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کے) گھر میں **مچھلی پکانے کا طریقہ** یہ ہے کہ پہلے چند گھنٹے پانی کے برتن میں بھگو کر رکھ دیتے ہیں، اِس طرح کرنے سے اِس کی بُو میں کافی کمی آجاتی ہے۔ سالن بنانے میں تیل کے علاوہ صِرف چار چیزیں یعنی نمک، مِرچ، پسا ہوا لہسن اور پسا ہوا خشک دھنیا استِعمال کرتے ہیں، اِس طرح اگر ''فرائی پان'' میں جلا کر مَسالا خشک کر لیں تو مچھلی کی نہایت لذیذ ڈِش بن جاتی ہے۔ مَسالا بِغیر خشک کئے بھی کھا سکتے ہیں اور حسبِ ضَرورت پانی ڈال کر شوربا بھی بنایا جاسکتا ہے۔ تحریر کردہ کے علاوہ ہمارے یہاں مچھلی پکانے میں عُمُوماً اور کوئی چیز مَثَلاً پیاز، آلو، کالی مِرچ وغیرہ نہیں ڈالتے۔ ہاں بُملا نامی ایک نرم مچھلی آتی ہے اُس میں دیکھا ہے مذکورہ مَسالے کے علاوہ ٹماٹر بھی ڈالتے ہیں۔ اگر مَسالا یا شوربا زیادہ کرنا ہو تو پسا ہوا لہسن اور خشک دھنیا دُگنی تِگنی بلکہ اِس سے بھی زیادہ مقدار میں دل کھول کر ڈال سکتے ہیں۔ کبھی تجرِبہ کر کے دیکھ لیجئے، ہوسکتا ہے شُروعات میں صحیح نہ بن پائے، جب ہاتھ بیٹھ

جائے گا تو شاید آپ کو اِس طریقے کا مچھلی کا سالن بَہُت پسند آئے گا۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مچھلی کھائی

سُوال: کیا سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مچھلی کھانا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں۔

قد آور مچھلی

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن **عبدُاللّٰہ** رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں کُفّارِ قُریش کے مقابلے پر بھیجا اور حضرتِ سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہمارا سِپہ سالار (یعنی کمانڈر) مقرّر فرمایا اور ہمیں کَھجوروں کی ایک بوری بطورِ زادِراہ عنایت فرمائی۔ اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں تھی جو ہمیں دیتے، حضرتِ سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک کَھجور عطا فرماتے ۔ کہا گیا: آپ حضرات رضی اللہ تعالٰی عنہم ایک کَھجور سے کیسے گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: ہم اس کو بچّے کی طرح چُوستے اور اُوپر سے پانی پی لیتے تو وہ اُس روز رات تک ہمیں کافی ہو جاتی۔ ہم اپنی لاٹھیوں سے دَرَخْت کے پتّے گِراتے اور انھیں پانی میں بِھگو کر کھا لیتے۔ اس کے بعد ہم ساحلِ سمندر پر پہنچے تو وہاں بڑے ٹیلے کے مانند ایک بہت بڑی مچھلی پڑی تھی، جسے عَنْبَر کہا جاتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ مُردار ہے، پھر خود ہی فرمایا:

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

نہیں بلکہ ہم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور آپ حضرات اِضْطِراری حالت میں ہیں اِس لیے (اسے) کھا لیجئے۔ہم نے ایک مَہینا اس پر گُزارہ کیا اور ہم 300 (آدمی) تھے حتّٰی کہ ہم فَربہ (یعنی تنگڑے) ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس کی آنکھ کے گڑھے سے مٹکے بھر بھر کر چَربی نکالتے اور اُس (مچھلی) سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اُس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا (تو سب سما گئے)۔ اُس کی ایک پسلی (کمان کی طرح) کھڑی کی پھر ایک بڑے اُونٹ پر کجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا اور ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے بطورِ زادِ راہ ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پہنچے تو مصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوئے اور اس کا ذِکر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ رِزْق تھا جو اللّٰہ تعَالٰی نے تمہارے لیے پَیدا فرمایا، کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کِھلاؤ۔ ہم نے حُضُورِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں اُس مچھلی کا گوشت بھیجا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تناوُل فرمایا۔ (مسلم ص ۱۰۷۰ حدیث ۱۹۳۵ مُلَخَّصاً)

اللّٰہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک اِشکال اور اس کا جواب

سُوال: اس حدیثِ پاک میں جو یہ آیا کہ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے تو اس مچھلی کو مردار کہا پھر **حالتِ اِضْطِرار** قرار دے کر تناوُل بھی فرمایا، یہاں تک تو مسئلہ واضح ہے اور اس کی گنجائش بھی ہے لیکن حدیثِ مبارکہ میں آگے چل کر یہ بھی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس مچھلی سے کچھ تناوُل فرمایا حالانکہ سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو **حالتِ اِضْطِرار** میں نہیں تھے اس کا کیا جواب ہوگا؟

جواب: جواباً دارُالْاِفْتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: **مچھلی** ایسا جانور ہے جس کے ذَبْح کی حاجت نہیں ہوتی۔ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس کے حلال ہونے کا عِلْم نہیں تھا یا پھر یہ کہ ملنے والی مچھلی ایسی تھی جو سَمُندر کے کَنارے پڑی ہوئی ملی تھی، اِسے باقاعِدہ شکار نہیں کیا گیا تھا اِس بِنا پر مزید شُکُوک پیدا ہوئے اور اُنہوں نے اِس مچھلی کو

مُردار قرار دیا مگر پھر اپنے اِجتہاد سے **حالتِ اِضْطِرار** کی بِنا پر اسے کھانے کا حکم دیا لیکن ان کا مچھلی کو مُردار گمان کرنا (اجتہادی خطا تھی) اسی بِنا پر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حالتِ اضطِرار نہ ہوتے ہوئے بھی اِسے تناوُل فرمایا۔ شارِحینِ حدیث نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اس مچھلی کے کھائے جانے کے سلسلے میں مختلف نِکات ارشاد فرمائے ہیں مَثَلًا یہ غیبی رِزْق اور بَرَکت والا گوشت تھا اِس لئے محبوبِ رب، تاجدارِ عَرَب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے طلب فرما کر تناوُل فرمایا، وَغَیرٖ ذٰلِک، اس نکتے کے ساتھ ساتھ عین ممکن ہے کہ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ (کی اجتہادی خطا دور کرنے) کے لئے غیب دان آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بطورِ خاص اس مچھلی کا گوشت تناوُل فرمایا تاکہ ان کو اور دیگر حضرات کو اس کے حلال ہونے کا عِلْم ہو جائے۔

حالتِ اِضطِرار کیا ہے؟

سُــوال: اِس سوال جواب میں ''حالتِ اِضْطِرار'' کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ براہِ کرم! اس کی کچھ وضاحت کر دیجئے۔

جواب: حالتِ اِضْطِرار کی تفصیل ''تفسیر خزائنُ العرفان'' صَفْحَہ 56 سے ملاحظہ ہو: مُضْطَر وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوفِ جان (یعنی جان چلی جانے کا خوف) ہو خواہ تو شدّت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن

Go To Index

جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لئے حرام چیز کا قدرِ ضَرورت یعنی اتنا کھالینا جائز ہے کہ خوفِ ہلاکت نہ رہے۔ (بلکہ اتنا کھانا فرض ہے)

اَمِیْنُ الْاُمَّۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے جذبے اور وَلولے کے قُربان! ایسی تنگی اور عُسْرَت کہ روزانہ صِرْف ایک کھجور اور دَرَختوں کے پتّے کھا کر بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دشمنوں سے لڑتے اور اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ یہ اُنہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی بہاریں ہیں، صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے راہِ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قِتال (یعنی جنگ) کا مُعامَلہ ہو یا عِلْمِ دین سیکھنا اور سکھانا مقصود ہو۔ عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کے لئے ہمیں بھی راہِ خدا میں سفر کا ذہن بنانا چاہیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر کر کے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی چاہیے۔ ابھی جو **حِکایت** آپ نے مُلاحَظہ فرمائی اِس مُہِم کا نام "سِیْفُ الْبَحر" ہے، تین سو جانبازوں کی فوج کے سِپَہ سالار حضرتِ سیِّدُنا **ابو عُبَیدہ بن جَرّاح** رضی اللہ تعالٰی عنہ "عَشَرَۂ مُبَشَّرہ" سے تھے۔ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ان کو "اَمِیْنُ الْاُمَّۃ" (یعنی اُمّت کا امانت دار) کا پیارا لقب عنایت ہوا تھا۔ ابتِدائے اسلام میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی انفرادی کوشِش کے نتیجے

میں مسلمان ہوئے تھے۔ نہایت ہی دِلیر، شیر دل، بُلند قامَت تھے اور چِہرۂ مبارَکہ پر گوشت کم تھا، غَزْوَۂ اُحُد کے موقَع پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رخسارِ پُر اَنوار میں لَوہے کے خَود کی دو کڑیاں پَیْوَسْت ہو گئی تھیں، اُنہوں نے اپنے دانتوں سے اُن کو کھینچ کر نکالا اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دو اگلے دانت شہید ہو گئے تھے۔ (الاصابہ ج۳ ص۴۷۵،۴۷۶) **اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَزْوَۂ سِیفُ الْبَحر کے موقع پر قدآوَر مچھلی کا مِل جانا، ایک ماہ تک صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا اس کو تناوُل فرمانا، اونٹوں پر لاد کر ساتھ لانا، مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا بھی ساتھ لے آنا، **مچھلی** کے گوشت کے ذائقے میں تغیُّر (تَ۔غَیْ۔یُر۔) نہ آنا[1] یہ سب **اللہ** ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے سیِّدُنا ابوعُبَیْدہ بن جَرّاح رضی اللہ تعالٰی عنہ اور صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی بَرَکتیں تھیں۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جو بھی سفر کرتا ہے، اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوب رَحْمتیں نازِل ہوتیں، مصیبتوں میں بھی عَظَمتیں مِلتیں اور رنج وآلام راحتوں میں

مدینہ

[1] انظر: شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض ج٦ ص٣٧٦

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ڈھل جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی ان عظیم قربانیوں سے دَرْس حاصل کرتے ہوئے خدمتِ اسلام کیلئے کمر بستہ رہنا چاہئے۔

دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، دعوتِ اسلامی کے ہر فرد کا یہ ''مَدَنی مقصد'' ہے: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**'' اِس مَدَنی مقصد کے حُصول کیلئے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے سُنَّتوں کی تربیت کیلئے شَہر بہ شَہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، ہر مسلمان کو **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن کر اس کی بَرَکتیں لُوٹنی چاہئیں۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر نکلے ہوئے مقدّس افراد کی **قد آوَر مچھلی** کے ذَرِیعے غیبی امداد کی حِکایت آپ نے ابھی مُلاحظہ فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی جو اِخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کی تڑپ لے کر گھروں سے نکلتے ہیں وہ محروم نہیں رَہتے۔ اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمائیے:۔ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے دل کی دو نالیاں بند ہیں، اینجیو گرافی (ANGIOGRAPHY) کروا لیجئے۔ علاج پر ہزار ہا روپے کا خَرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر

اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے ''مدنی قافِلے'' میں سفر کرکے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچِہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے کے مسافر بنے، واپَسی پر طبیعت بہتر پائی۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رَپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر حیرت سے اُچھل پڑا اور کہنے لگا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں۔ آخِر یہ کیسے ہوا ؟ جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلے میں سفر کرکے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک (مُہْ۔ لِکْ) مَرَض سے نَجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سَمُندر کی پھینکی ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: سَمُندر جن مچھلیوں کو پانی سے باہَر پھینک دے اور وہ پانی کے نہ ہونے کی بِنا پر مر جائیں تو کیا وہ حلال ہیں؟

جواب: جواباً دارُالْاِفتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحِب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: جی ہاں ایسی مچھلیاں حلال ہیں اور ابھی بیان کردہ **حدیثِ عَنبَر** اس کی واضح دلیل ہے، فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے یہ مسئلہ تفصیل کے

ساتھ کُتُبِ فِقْہ میں تحریر فرمایا ہے۔ ''حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ العِباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ رَحمت بنیاد ہے: ''سَمُندر جس مچھلی کو پھینک دے یا (مچھلی کے کنارے کے قریب پہنچنے پر) پانی پیچھے ہٹ گیا (اور وہ مچھلی خشکی میں آنے کے سبب مرگئی) تو ایسی مچھلی کو کھاؤ اور جو (بلا سبب) پانی میں مَر کر اُلٹی تَیر گئی وہ نہ کھاؤ۔'' (ابو داؤد ج۳ ص ۵۰۲ حدیث ۳۸۱۵)

''مَبْسُوط'' میں ہے: ہمارے نزدیک مچھلی کے بارے میں اَصل اِباحت ہے (یعنی مُباح ہونا۔ اس مقام پر مُباح سے مراد وہ جاندار ہے جس کے حلال ہونے کے لئے ذَبْح کی حاجت نہیں لہٰذا) اگر وہ کسی سبب کے ذریعے سے مرگئی تو حلال ہے اور بِغیر سبب کے یعنی خود بخود مری تو نہیں کھائی جائے گی اور اگر کسی پرندے نے اسے مار دیا تب بھی کھائی جائے گی اگرچِہ وہ پرندہ اُسے اٹھا کر پانی میں ڈالدے اور وہ مَر جائے، یونہی اگر وہ کسی جال میں پھنس جائے اور اُس سے نہ نکل پائے اور مَر جائے تب بھی کھائی جائے گی، اگر کوئی ایسی چیز پانی میں ڈالی جس کے کھانے سے مچھلی مَر گئی اور پتا ہو کہ اس کے کھانے سے مری ہے تو کھائی جائے گی، یونہی پانی کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوئی تب بھی کھائی جائے گی، اسی طرح پانی کی لہر نے اُسے باہَر پھینک دیا اور وہ مَر گئی تب بھی کھائی جائے گی۔

(اَلَمبسوط لِلسَّرَخْسی ج ۱۱ ص ۲۷۷)

کیا زمین مچھلی کی پیٹھ پر ہے؟

سُــــوال: کہا جاتا ہے کہ زمین ایک بَہُت بڑی مچھلی کی پیٹھ پر ہے اور پہاڑوں کے وُجُود کا سبب بھی یِہی مچھلی بنی ہے!

جواب: جی ہاں، اِس کے متعلِّق روایات موجود ہیں چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 27 صَفْحہ 95 پر درج ایک حدیثِ پاک کا ترجمہ کچھ یوں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے **قلم** پیدا کیا، اُس سے کہا: ''لکھو،!'' اُس نے عرض کی: کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قَدر (یعنی تقدیر) کو لکھو، چنانچِہ اُس قلم نے وہ سب کچھ لکھا جو قِیامت تک ہونے والا تھا، پھر اُس کتاب کو لپیٹ دیا گیا اور قلم کو اٹھا لیا گیا۔ عرشِ الٰہی پانی پر تھا، پانی کے بُخارات (اَبْخرہ کی جمع۔ اَبْخرہ یعنی بھاپ) اُٹھے، ان سے آسمان جُدا جُدا بنائے گئے پھر مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے **مچھلی** پیدا کی، اُس پر زمین بچھائی، زمین پُشتِ ماہی (یعنی مچھلی کی پیٹھ) پر ہے، **مچھلی** تڑپی، زمین جھونکے لینے لگی تو اس پر **پہاڑ** جما کر بوجھل کردی گئی۔ (تفسیر دُرِّمَنْثور ج۸ ص۲۴۰)

سب سے پہلے نُورِ مصطَفٰے پیدا ہوا یا قلم؟

سُــــوال: بیان کردہ روایت میں سب سے پہلے قلم کی پیدائش کا تذکرہ ہے جبکہ یہ بھی روایات ہیں کہ سب سے پہلے نُورِ مصطَفٰے پیدا کیا گیا ہے، دونوں میں تطبیق (مُوافقت) کیسے ہو؟

جواب: صحیح حدیث میں ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ نُور بار ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمام چیزوں سے پہلے میرے **نُور** کو پیدا فرمایا۔ اُس وَقْت نہ لَوح تھی نہ قلم، نہ جنّت، نہ دوزخ نہ فرشتے تھے، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج نہ چاند، نہ جنّ نہ انسان تھے، پھر جب رب عَزَّوَجَلَّ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس **نُور** کے چار حصّے کئے، ایک حصّے سے قلم دوسرے سے لوحِ محفوظ تیسرے سے عرش وغیرہ پیدا فرمایا۔ (اَلْمَواھِب ج ۱ ص۳۶، کَشْفُ الخفاء ج ۱ ص۲۳۷، مدارجُ النّبوۃ ج ۲ ص ۲ مُلخّصاً) جن جن چیزوں کی نسبت روایات میں اوّلیّت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نورِ محمدی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بعد میں ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے حدیثِ پاک کے اس حصّے ''رب نے جو چیز پہلے پیدا کی وہ قلم تھا'' کے تَحْت فرماتے ہیں: یہ اوّلیّت اِضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ **قلم** ہے۔ ''مِرقات'' میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نُورِ محمدی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) پیدا ہوا، وہاں اَوّلیّتِ حقیقیہ مراد ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۰۳) امام قَسطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: قلم کی اَوّلیّت نورِ محمدی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم)، پانی اور عرش کے علاوہ (مخلوقات) کی نسبت سے ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر ایک کی اَوّلیّت اس کی جِنْس (یعنی قِسم) کی طرف اِضافت کے اِعتِبار سے ہے یعنی اَنوار میں سے سب سے پہلے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے **نُور** (نورِ محمدی) کو پیدا فرمایا، اسی طرح دوسری اشیاء بھی پیدا ہونے کے لحاظ سے اپنی اپنی جِنْس (یعنی قِسْم) میں پہلی ہیں۔ (اَلْمَواہِب ج ۱ ص ۳۸)

قلم کے بارے میں وضاحت

سُوال: آپ کے جواب میں بَیان کی گئی روایت میں قلم کا ذِکْر ہے، قلم کے بارے میں وضاحت درکار ہے۔

جواب: جواباً دارُ الْاِفْتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: قرانِ کریم کے پارہ 29 میں **سُوْرَۃُ الْقَلَم** ہے، اُس کی ابتِدائی آیت: ''نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾'' کے تحت ''تفسیر خزائنُ العِرفان'' میں ہے: ''**اللہ** تَعَالٰی نے قلم کی قَسم ذِکْر فرمائی اس قلم سے مُراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دُنیوی مَصالح وفوائد وابَستہ ہیں اور یا **قلمِ اعلیٰ** مراد ہے جو نُوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلہِ زمین وآسمان کے برابر ہے، اس نے بحکمِ الٰہی **لوحِ محفوظ** پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمُور لکھ دیئے۔'' (خزائن العرفان ص ۱۰۴۴)

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَنّان مِراٰۃ شرحِ مشکوۃ میں فرماتے ہیں: ''قلم نے لوحِ محفوظ پر بحکمِ الٰہی واقعاتِ عالَم اَزَلی سے ابد تک ذرَّہ ذرَّہ، قطرہ قطرہ لکھ دیا۔ خیال رہے کہ یہ تحریر اس لئے نہ تھی کہ ربّ کو بھول جانے کا خطرہ تھا بلکہ اس کا مَنشاء فرشتوں اور بعض محبوب انسانوں کو اس پر مُطّلع کرنا تھا [از مرقاۃ ج۱ ص۲۵۷] مزید

فرماتے ہیں: پانی آسمان و زمین وغیرہ سے پہلے پیدا ہوا، عرش کے پانی پر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں کوئی آڑ نہ تھی نہ یہ کہ پانی پر رکھا ہوا تھا اور نہ عرش تمام اَجسام سے بہُت بڑا ہے۔'' [اشعہ ج ۱ ص ۹۵] (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۹۰، ۹۱)

جنّت کی سب سے پہلی غذا

سُوال: جنّت کی سب سے پہلی غذا کیا ہوگی؟

جواب: بخاری شریف میں وارِد ایک فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حصّہ ہے: ''پہلا وہ کھانا جسے جنّتی کھائیں گے وہ **مچھلی کی کلیجی کا کنارہ** ہے۔'' (بُخاری ج ۲ ص ۶۰۵ حدیث ۳۹۳۸) حضرتِ علّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: بعض حضرات نے فرمایا کہ ''یہ وہ مچھلی ہے کہ جس پر زمین ٹھہری ہوئی ہے۔'' اُس کی کلیجی کا مزیدار کنارہ کھلایا جائے گا، جو سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ (مِرقاۃ ج ۱۰ ص ۱۸۹ تحتَ الحدیث ۵۸۷۰)

مچھلی بول نہیں سکتی اِس کی عجیب وغریب حکمت

سُوال: سارے جانور بولتے ہیں مگر مچھلی نہیں بولتی اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: اس کی حکمت ربُّ الْعِزّت ہی جانتا ہے۔ ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں اِس کی یہ **عجیب و غریب حکمت** لکھی ہے: ''**اللہ** تَعَالٰی نے تمام جانوروں کو زَبان سے مشرَّف فرمایا ہے مگر مچھلی کو محروم کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا

Go To Index

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ سے جب شیطان لعین کی شکل بگاڑ کر زمین پر پھینک دیا گیا تو اِس نے سَمُندر کا رُخ کیا، اِسے سب سے پہلے **مچھلی** نظر آئی، شیطان نے سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پیدائش کا واقِعہ سناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ خشکی اور پانی کے جانوروں کا شکار کریں گے۔ **مچھلی** نے تمام دریائی جانوروں میں یہ بات پھیلا دی اِس وجہ سے اِسے **بولنے کی صَلاحیَّت** سے محروم کردیا گیا۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۷۱)

مچھلی کے طِبّی فوائد

کون سی مچھلی زیادہ مفید ہے؟

سُوال: کون سی مچھلی عُمدہ ہوتی ہے؟ مچھلی کے مزید کچھ طِبّی فوائد بھی بتا دیجئے۔

جواب: علّامہ دَمِیری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: سب سے عمدہ مچھلی سمندر کی وہ چھوٹی مچھلی ہوتی ہے جس کی پیٹھ پر نقش ہوتے ہیں، اِس کے کھانے سے بدن میں تازگی آتی ہے۔ مچھلی کھانے سے عُموماً پیاس زیادہ لگتی ہے، بلغم میں اضافہ ہوتا ہے ہاں گرم مزاج والوں اور نوجوانوں کیلئے مچھلی کھانا مُفید ہے۔ اگر شرابی، مچھلی سُونگھ لے تو اس کا نشہ اتر جائے اور وہ ہوش میں آجائے۔ حکیم ابنِ سینا کا قول ہے: اگر مچھلی شہد کے ہمراہ کھائی جائے تو نُزُولُ الْماء (''موتیابِند'' یعنی آنکھ میں پانی اتر آنے کا مَرَض جس سے بینائی جاتی رہتی ہے) کے مرض میں فائدہ ہوتا ہے نیز اِس سے نظر بھی تیز

ہوتی ہے۔(حَیاۃُ الحَیَوان ج ٢ ص ٤٣، ٤٤) ایک طِبّی تحقیق کے مُطابِق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

کیا مچھلی بالکل نہ کھانا مُضرِّ صحّت ہے؟

سُوال: مچھلی بالکل ہی نہ کھانا کہیں مُضِرِّ صحّت تو نہیں؟

جواب: خیر یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا البتّہ ماہِرین کے تَأَثُّرات کے مطابِق **مچھلی** انسانی صِحّت کے لئے نہایت اَہَم غذا ہے، اس میں بعض ایسے اَجزاء ہوتے ہیں جو کسی اور گوشت میں نہیں پائے جاتے، مثال کے طور پر اس میں آیوڈین (IODINE) ہوتا ہے جو کہ صحّت کے لئے نہایت اَھَمِّیَّت کا حامِل ہے اس کی کمی سے جسم کے غُدُودی نظام کا توازُن بگڑ سکتا ہے، گلے کے اَہَم غُدُود تھائیرائیڈ (Thyroid) میں سُقْم (یعنی خامی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بَہُت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ وہ مَمالک جہاں سَمُندری غذا کا استِعمال کم کیا جاتا ہے وہاں کے باشِندے عام طور پر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ **مچھلی بطورِ غِذا استِعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں**، یہاں تک کہ وہ مریض بھی اس کے فوائد سے مَحروم نہیں رہتے جو آخری دَرَجے کے عارِضۂ قلب (یعنی دل کی بیماری) میں مبتَلا ہوتے ہیں۔

ہفتے میں دو بار تو مچھلی کھا ہی لینی چاہئے

سُوال: مچھلی روزانہ ہی کھائی جائے یا کبھی کبھی؟

جواب: آپ کی صَواب دید پر ہے۔ ماہِرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دو بار تو ضَرور **مچھلی** کھالینی چاہیے، اِس طرح دل کی بیماری سے تحفُّظ حاصِل ہوسکتا ہے، ایک اِطّلاع کے مطابِق ''ویلز'' میں ایسے 2000 مریضوں پر تجرِبہ کیا گیا جن پر پہلی بار دِل کے مرض کا حملہ (HEART ATTACK) ہوا تھا۔ ان میں سے جنہیں ہفتے میں **دو بار مچھلی** کھانے کا مشورہ دیا گیا تھا اُن پر آیِندہ دو سال تک عارِضۂ قلب کا کوئی حملہ نہیں ہوا جب کہ اُن ہی مریضوں میں سے جنہیں **مچھلی** کھانے کا نہیں کہا گیا، انہیں اگلے دو سال کے اندر عارِضۂ قلب (یعنی دل کے مرض) میں دوبارہ مبتَلا ہوتے دیکھا گیا۔ ایک امریکی طِبّی جریدے میں شائع ہونیوالی رَپورٹ کے مطابِق غذا میں مچھلی کا زائد استعمال **مَثانے کے کینسر** کی افزائش (یعنی بڑھوتری) کم کرنے کی بھرپور صلاحیَّت رکھتا ہے۔ طِبّی ماہرین کے مطابق مچھلی کا باقاعدہ استعمال مثانے کے کینسر کو بڑھنے سے 50 فیصد تک روک سکتا ہے جس کے باعث اس مرض کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں میں بھی کمی واقِع ہوسکتی ہے۔

سُوال: مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینا کیسا؟

جواب: اَطِبّا کے مُطابِق مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینے سے سفید داغ ہونے کا اندیشہ ہے۔

مچھلی کے تیل کے فوائد

سُوال: کیا مچھلی کا تیل بھی ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو اِس کے بھی کچھ فائدے بتادیجئے۔

جواب: مچھلی کا تیل دراصل اُس کے **جگر** کا تیل ہوتا ہے، اِسے (COD LIVER OIL) کہتے ہیں، اِس کا ایک چمَّچ پینا **گٹھیا** یعنی جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جس طرح مچھلی کھانا مفید ہے اِسی طرح سے **مچھلی کا تیل** بھی اگر لمبے عرصے تک استِعمال کیا جائے تو فائدے سے خالی نہیں۔ اِس کے استِعمال سے خون کی نالیوں میں پیدا ہونے والی ابتِدائی رُکاوٹوں جن سے شِریانوں (یعنی دل کی چھوٹی رگوں) کی سختی کی وجہ سے عارِضۂ قلب (یعنی دل کی بیماری) کا اندیشہ ہوتا ہے، سے تحفُّظ مل جاتا ہے۔ **دل کی بیماری** کا ایک سبب خون میں کولیسٹرول (CHOLESTEROL) کا اِضافہ بھی ہے۔ کولیسٹرول خون کی نالیوں کے راستے یا تو تنگ کر دیتا ہے یا بالکل ہی بند کر دیتا ہے، اس سے دل کی حَرَکت بند ہو کر موت واقِع ہو سکتی ہے۔ **مچھلی کا تیل** خون کی رگوں کی دیواروں کو گڑھوں اور رُکاوٹوں سے بچاتا ہے کیونکہ ان ہی مقامات پر کولیسٹرول جمتا اور دَورانِ خون کیلئے رُکاوٹ بنتا ہے۔ (یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ سُنے سنائے اور کتابوں میں لکھے ہوئے عِلاج مُعالَجے اپنے طبیب کے مشورے کے بعد ہی کرنے چاہئیں کیوں کہ ہر ایک کی طَبْعی کیفیّت ایک طرح کی نہیں ہوتی، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز کسی کیلئے مفید تو کسی کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ثابت ہوتی ہے)

مچھلی کے سر کے فوائد

سُوال: کیا ''مچھلی کا سر'' کھانے کے بھی فوائد ہیں؟

Go To Index

جواب: کیوں نہیں، یہ بھی **اللہ** ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کی ہوئی نہایت لذّت والی نعمت ہے۔ **مچھلی کے سر** میں سے عُموماً آنکھیں نکال کر پھینک دی جاتی ہیں حالانکہ بڑی مچھلی کی آنکھوں کے نیچے کی چربی انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ مچھلی کے سر کی **یخنی** جسے شوربا یا سُوپ (SOUP) بھی کہتے ہیں۔ بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی اَمراض کیلئے فائدے مند ہے، باقاعِدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں۔

مچھلی کے سر کی یخنی بنانے کا طریقہ

سُوال: مچھلی کے سر کی یَخنی بنانے کا طریقہ بیان کر دیجئے۔

جواب: **یخنی** بنانے کا طریقہ بَہُت آسان ہے۔ **مچھلی کے سر** کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دو تین گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے، اس کے بعد دھو کر نئے پانی میں ڈال کر مَعَ مِرْچ مَسالا اور حسبِ ضَرورت نمک چڑھا کر سُوپ بنا لیجئے۔ ہر تین دن بعد صُبْح ناشتے سے قبل ایک پیالی نیم گرم پینا آنکھوں کیلئے نہایت مُفید ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدَمی نے صِرْف تین پیالیاں پی تھیں کہ **اُن کی عینک اُتر گئی!** مگر ضَروری نہیں کہ ہر ایک کی عینک اِسی طرح جلد اُتر جائے۔ **اللہ** ربُّ الْعِزّت کی رَحْمت پر نظر رکھتے ہوئے اِستِقامت کے ساتھ پینا چاہئے۔

مچھلی کے سر کی یخنی کئی اَمراض کیلئے مفید ہے

سُوال: مچھلی کے سر کی یخنی اور کون کون سی بیماریوں میں کار آمد ہے؟

جواب: مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالج، لقوہ، عِرقُ النَّسا (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈّے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹّھوں کی کمزوری، قبل از وَقْت بڑھاپا، جوڑوں کا پُرانا درد، جسمانی اور اَعصابی کھچاؤ اور قُوّتِ حافِظہ بڑھانے کیلئے نہایت مُفید ہے۔ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت خَتْم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استِعمال کریں۔ اگر گرمی کے موسِم میں نامُوافِق محسوس کریں تو سردیوں میں استِعمال کریں۔ اگر آپ کو بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سر کا سوپ استعمال فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہوگا۔

مچّھلی اور قُوّتِ حافِظہ

سُوال: کیا مچھلی کا استِعمال قُوّتِ حافِظہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ خُصوصاً مچھلی کا تیل اور پھلوں کا استعمال **قُوّت حافِظہ** کیلئے مُفید ہے۔ ماہِرین کی تحقیق کے مطابِق پھلوں، سبزیوں اور مچھلی میں وٹامن سی اور فلیوونائیڈز (Flavonoids) پائے جاتے ہیں جو جسم میں سوزش نہیں ہونے دیتے نیز ان میں پائے جانے والے ''اومیگا تھری'' دماغ کی بیرونی تہ کو سَوزش سے بچاتے ہیں جس کی وجہ سے یادداشت بھی مُتَأَثِّر نہیں ہوتی۔ ماہرین نے 65 سال سے زائد عُمْر کے 8085 مرد وخواتین کو ان کے کھانے پینے کی اشیاء، طرزِ زندگی،

یادداشت، غذاؤں اور صحّت کے بارے میں سوالنامے فراہم کر کے 4 سال تک ان کی تحقیق کی جس کے دَوران معلوم ہوا کہ پھل، سبزیاں اور مچھلی کا تیل زیادہ استِعمال کرنے والوں کی یادداشت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے۔ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست "کیرالہ" کے ایک صاحِب نے بیرونِ ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا استِعمال۔

کیکڑا حلال ہے یا حرام؟

سُوال: کیکڑا حلال ہے یا حرام؟

جواب: حرام ہے۔ **مچھلی کے سوا** دریا کا ہر جانور کھانا حرام ہے۔

مَلِکُ الْعُلَماء امام علاؤالدّین ابوبکر بن مسعود کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اس بارے میں فرماتے ہیں: اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ (پ۹ الاعراف ۱۵۷)

اور مینڈک، **کیکڑا** اور سانپ وغیرہ خبائث (گندی چیزوں) میں سے ہیں۔ (بَدائِعُ الصَّنائِع ج٤ ص ١٤٤) **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مجدّدِ دین و

ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''سَرطان (یعنی کیکڑا) کھانا حرام ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٢٠٨)

جِھینگا کھانا کیسا ؟

سُوال: جِھینگا کھانا کیسا ہے؟

جواب: **جِھینگے** کے مچھلی ہونے میں عُلَماء کا اختِلاف ہے، اسی بِناء پر اس کی حِلَّت و حُرمَت (یعنی حلال وحرام ہونے) میں بھی اختِلاف ہے۔ جن کے نزدیک **جھینگا** مچھلی کی اَقْسام میں سے ہے ان کے نزدیک حلال ہے اور جن کے نزدیک مچھلی کی اَقْسام میں سے نہیں ان کے نزدیک حرام ہے۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تحقیق ہے کہ **جھینگا** مچھلی ہی کی ایک قسم ہے، چُنانچہ فرماتے ہیں: ''ہمارے (یعنی حنفی) مذہب میں مچھلی کے سِوا تمام دریائی جانور مُطْلَقاً حرام ہیں تو جن (اہلِ تحقیق رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام) کے خیال میں **جھینگا** مچھلی کی قِسم سے نہیں ان کے نزدیک حرام ہونا ہی چاہیے مگر فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) نے کُتُبِ لُغَت و کُتُبِ طِبّ و کُتُبِ عِلمِ حَیَوان میں بِالْاِتِّفاق تَصرِیح دیکھی کہ وہ **مچھلی** ہے۔'' **جھینگے** کے مچھلی ہونے پر کثیر جُزْئِیّات نَقْل کرنے کے بعد آخر میں فرمایا: بَہَر حال ایسے شُبہ واختِلاف (جھینگے میں ہیں لہٰذا اس کے کھانے) سے بے ضَرورت بچنا ہی چاہیے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٣٣٦ تا ٣٣٩)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 325 پر فرماتے ہیں: **جھینگے** کے متعلِّق اختِلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اِسی بِنا پر اس کی حِلّت وحُرمت (یعنی حلال وحرام ہونے) میں بھی اختِلاف ہے بظاہر اُس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کبھی جِھینگا نہ کھایا

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اِس فقیر اور اس کے گھر والوں نے عُمر بھر (جھینگا) نہ کھایا اور نہ اِسے کھائیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۳۳۹)

مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ علّامہ مولانا وقارُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین کی خدمت میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ حاضِر تھا، برسبیلِ تذکرہ مفتی صاحِب نے فرمایا: میں جھینگے نہیں کھاتا، ایک بار گھر میں پکائے گئے تھے میں نے کہہ دیا کہ جھینگے کے سالن کا چمچ بھی میرے سالن میں نہ ڈالا جائے۔

جِھینگا کھانے سے کولیسٹرول میں اضافہ ہوتا ہے

جھینگا اگر کھانا ہی ہو تو اس کا چِھلکا اُتار کر اس کی پُشت کو لمبائی میں ابتِدا سے لے کر دُم تک اچّھی طرح چِیر کر کالی ڈوری نُما آلائش نکال دی جائے۔ جھینگے زیادہ نہ کھائے جائیں کہ ان میں کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

جِھینگا بِغیر صفائی کئے کھانا

سُوال: کیا کالی ڈوری نکالے بِغیر جھینگا کھانا گناہ ہے؟

جواب: گناہ تو نہیں البتّہ بہتر یِہی ہے کہ کالی ڈوری نکالدی جائے۔ فتاوٰی رضویہ شریف میں جھینگے کے حلال ہونے کی بحث کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''اَنوارُالْاَسرار'' میں ہے: ''رُوبِیان (یعنی جھینگا) بَہُت چھوٹی مچھلی سُرخ رنگ ہوتی ہے۔'' اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: ''مِعْراجُ الدِّرَایَہ '' میں صاف فرمایا کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک نہیں کیا جاتا اور بے آلائش نکالے بھون لیتے ہیں امام شافِعی کے سوا سب ائمّہ کے نزدیک حلال ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۳۳۸)

چھوٹی مچھلیاں بِغیر آلائش نکالے کھانا

سُوال: بَہُت چھوٹی مچھلیوں کے پیٹ کی آلائش نکالنا دشوار ہوتا ہے اگر بِغیر صفائی کئے کھالیں تو کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **بہارِ شریعت** جلد 3 صَفْحَہ 325 پر ہے: چھوٹی مچھلیاں بِغیر شکم چاک کئے (یعنی پیٹ صاف کئے کے بِغیر) بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے۔

مچھلی کے ذَبْح نہ کرنے کی حکمت

سُوال: مچھلی بِغیر ذَبْح کھائی جاتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: **مچھلی** اور **ٹیری** (ٹی۔ڑی یعنی ٹِڈّی) میں خون ہوتا ہی نہیں کہ اس کے اِخْراج (یعنی خارج کرنے) کی حاجت ہو، غیر دَمَوی (یعنی جس میں خون نہ ہو) جانوروں میں ہمارے یہاں صِرْف یہی دو حلال ہیں لہٰذا صِرْف یہی بے ذَبْح کھائے جاتے ہیں۔ شافِعیَّہ وغیرہُم کے نزدیک کہ اور دریائی جانور بھی کُل یا بعض حلال ہیں وہ انھیں بھی بے ذَبْح جائز جانتے ہیں کہ **دریا کے کسی جانور میں خون نہیں ہوتا۔** (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۳۳۵)

مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

سُوال: مچھلی کا **خون** پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: پاک اور ناپاک کا مسئلہ تو اُس وَقْت کھڑا ہوگا جبکہ مچھلی میں خون بھی ہو، مچھلی کے اندر تو **خون** ہی نہیں ہوتا! سیاہی مائل سُرخ گاڑھا سا جو مواد نکلتا ہے وہ خون نہیں ہے!

مچھلی کا ہر جُز پاک ہے

سُوال: مچھلی کی کون کون سی چیزیں ناپاک ہوتی ہیں؟

جواب: مچھلی میں کوئی بھی چیز ناپاک نہیں۔

سوکھی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: خشک مچھلی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے البتّہ اِس میں بدبُو ہوتی ہے اب بدبُو کس نوعیّت کی ہے آیا عارِضی (Temporary) ہے یا دائمی (Long Lasting) اِسی پر مُمانَعت ہونے نہ ہونے کا دارو مدار ہے۔ یاد رہے! جس آدمی کے مُنہ یا بدن سے بدبُو آتی ہو اُسے مسجِد میں جانا **حرام** اور جماعت میں شامل ہونا مَمنُوع ہے۔

باسی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: باسی مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: اگر ابھی سڑی نہیں ہے تو کھانے میں حَرَج نہیں البتّہ سڑی ہوئی مچھلی یا گوشت نہیں کھا سکتے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1539 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اصَفْحہ 327 پر ہے: گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا **حرام** ہے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پَھپُھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آجاتا ہے۔ دالیں، کھچڑا اور ٹماٹر یا کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔

تازہ اور باسی مچھلی کی پہچان

سُوال: کیا تازہ اور باسی مچھلی کی کوئی پہچان بھی ہے؟

جواب: تازہ مچھلی رونقدار اور چمکدار سی ہوتی اور اُس کی آنکھ کے ڈھیلے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں، مچھلی کو ہاتھ کی انگلی سے دبا کر دیکھ لیجئے کہ نرم تو نہیں پڑ گئی، تازہ مچھلی کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اُس کے گلپھڑے گہرے لال رنگ کے ہوں گے مگر کھول کر غور سے دیکھنا ہوگا کیونکہ مُجرِمانہ ذِہن کے مچھلی فروش دھوکا دینے کیلئے آج کل گلپھڑوں پر لال رنگ یا خون لگا دیتے ہیں۔ گلپھڑے پیلے ہوں، کھال بے رَونق سی ہو گئی ہو، گوشت نَرم پڑ گیا ہو، بدبُو زیادہ ہو اور آنکھیں دَھنسی ہوئی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ **مچھلی باسی** ہے۔

بطورِ تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟

سُوال: مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: تفریحاً "**شکار کھیلنا**" حرام اور ضَرورتاً "**شکار کرنا**" جائز ہے۔ امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "شکار کہ مَحْض شوقیہ بغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا "کھیل" سمجھا جاتا ہے۔ وَلِھٰذا "**شکار کھیلنا**" کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطْلَقاً بااِتّفاق **حرام** ہے، **حلال** وہ ہے جو بغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نَفْع یا کسی ضَرر کے دَفْع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کیلئے) ہو۔ آج کل کے بڑے بڑے شکاری جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضَرورت کے کھانے یا پہننے کی چیز

لانے کو جانا اپنی کسرِ شان سمجھیں یا نَرْم ایسے کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجِد میں نَماز کے لئے حاضِر ہونا مصیبت جانیں، وہ گَرْم دوپَہَر، گَرْم لُو میں گَرْم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گَرْم ہوا کے تَھپیڑے کھانا گوارا کرتے اور دو دو پَہَر بلکہ دو دو دن شکار کے لئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں! کیا یہ کھانے کی غَرَض سے جاتے ہیں! **حاشا وَ کَلّا!** (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ وُہی **لَھْو و لَعِب** (یعنی کھیل تماشا) ہے اور **بِالْاِتِّفاق حرام**۔ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مَثَلاً: ''مچھلی'' بازار میں ملے گی وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قبول نہ کرسکیں گے یا کہئے کہ اپنے پاس سے لا دیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اُس کے کھانے سے بھی چَنداں (یعنی کچھ) غَرَض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں، تو یہ (شکار کیلئے) جانا یقیناً وُہی **تفریح و حرام** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳٤۱)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''شکار کرنا ایک مُباح (یعنی جائز) **فعل** ہے مگر حرم یا اِحْرام میں خشکی کا جانور شکار کرنا حرام ہے[1]، اِسی طرح اگر شکار مَحْض **لَھْو** (یعنی کھیل) کے طور پر ہو تو وہ مُباح (یعنی جائز) نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۶۸۰)

[1] مُحرِم (یعنی احرام والے) کیلئے ضرورتاً مچھلی کا شکار جائز ہے۔

تفریحاً کئے گئے شکار کا کھانا کیسا؟

سُوال: تو کیا تفریحاً شکار کھیلنے والے نے جو کچھ شکار سے حاصل کیا اس کا کھانا بھی حرام ہے؟

جواب: جو مچھلی یا حلال جانور شکار کیا اُس کا کھانا حلال ہے صِرْف اس کا تفریحاً شکار کھیلنے کا فِعْل حرام ہے، اِس فِعْل سے سچّی توبہ کرنی واجِب ہے۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''رہی شکار کی ہوئی مچھلی اِس کا کھانا ہر طرح **حلال ہے** اگرچہ فِعْلِ شکار اُن (گزشتہ جواب میں مذکور) **ناجائز** صورتوں سے ہوا ہو۔''

(فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳٤۳)

مچھلی کے شکار کے دَرْدناک مَناظِر

بابُ المدینہ (کراچی) میں ساحِلِ سَمُندر (نیٹی جیٹی) پر چُھٹّی کے دِن مچھلی کے شکار کے بڑے ہی دردناک مَناظِر ہوتے ہیں، کافی لوگ ڈور اور کانٹا لے کر سارا دِن شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ زِندہ کینچوے کے پھڑکتے ٹکڑے کانٹے میں پِروتے ہیں یا جھینگا نُما ایک دریائی کیڑا کانٹے میں زِندہ اَٹکا **کرنا جائز** فعل کے مُرتَکِب ہوتے ہیں۔ وہاں ایک مخصوص قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے اگر وہ پانی سے باہَر نکالی جائے تو غُبارے کی طرح پھول جاتی ہے اگر وہ کانٹے میں پھنس جائے تو بےچاری کو زِندہ ہی بُری طرح چیر پھاڑ ڈالتے ہیں اور جہالت کی بِنا پر اس کو **حرام مچھلی**

کہتے ہیں حالانکہ ہر مچھلی کی طرح وہ بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کیکڑا پھنس گیا تو بے چارے کی شامت ہی آجاتی ہے یا تو پٹخ پٹخ کر مار دیتے ہیں یا بعض اوقات مین روڈ (Main Road) پر زندہ پھینک دیتے ہیں تاکہ گاڑیوں تلے کچل جائے، یہ جانوروں کی بِلاوجہ ایذا رسانی ہے۔ جانوروں پر بھی رَحْم کرنا سیکھئے۔ **یاد رکھئے!** جو رَحْم کرتا ہے، اُس پر رَحْم کیا جاتا ہے اور جو رَحْم نہیں کرتا، اُس پر رَحْم نہیں کیا جاتا۔ ''بخاری شریف'' میں حضرتِ سیِّدُنا جریر بن **عبداللّٰہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جَنابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ'' یعنی جو رَحْم نہیں کرتا، اُس پر رَحْم نہیں کیا جاتا۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٦٠١٣) **حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ رحمت نشان** ہے: ''رَحْم کرنے والوں پر رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ رَحْم فرماتا ہے، (اسلئے اے بندو!) زمین والوں پر تم رَحْم کرو، تم پر وہ رَحْم فرمائے گا جس کی حُکومت آسمان پر ہے۔'' (تِرمِذی ج٣ ص ٣٧١ حدیث ١٩٣١)

کیا جل پری کا وُجُود ہے؟

سُوال: ''جل پری'' اور جل مانَس یعنی دریائی انسان کے کیا معنٰی ہیں؟ آیا یہ خیالی مخلوق ہے یا اِس کا کوئی وُجُود بھی ہے؟

جواب: جواباً دارُالْاِفْتاء اہلسنّت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّو بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: ''جل پَری ''یعنی'' پانی کی پری۔'' اور جَل مانَس یعنی دریائی انسان مَحْض اَفسانوِی کردار ہیں تا حال ان کا کوئی سائنسی ثبوت منظر عام پر نہیں آیا، البتّہ حَیوانیات پر لکھی قدیم کُتُب میں اس طرح کی مچھلیوں کا ذِکْر ملتا ہے کہ جن کی شکل یا بعض اَعضاء انسانوں سے کسی حد تک ملتے جلتے ہیں۔

۲ جمادی الاخری ۱۴۳۵ھ

03-04-2014

Go To Index

بیان:12

پان گٹکا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ (28صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی دُنیا و آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، مَحْبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔'' (نَسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کی بھلائی چاہنا کارِ ثواب

حضرتِ سَیِّدُ ناجَرِیر بن عبدُاللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نَماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بَیْعَت کی۔ (بُخاری ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۵۷) اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے

ہیں: ''ہر فَردِ اسلام کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر **فرض** ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۴۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَسُوڑھوں کے کینسر کے مریض کی حِکایت

اندازاً ۴۰ چالیس سالہ آدمی نے ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو بتایا: میرے مَسُوڑھوں میں کینسر ہو گیا ہے، آپریشن بھی کروا چکا ہوں مگر صِحّت نہیں ملی، دراَصل میں روزانہ 20 یا 25 پان کھاتا اور ساتھ ہی ساتھ سگریٹ کی ایک آدھ ڈِبیا بھی پی جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: اب پان سگریٹ کا استِعمال فرماتے ہیں یا نہیں؟ تو وہ دونوں ہاتھ سے کان پکڑنے لگے کہ ان چیزوں ہی نے تو مجھے برباد کیا اور موت کے دَہانے پر لا کھڑا کیا، اب ان کو کیسے استِعمال کر سکتا ہوں!

آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پرہیزی ارشاد فرمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح کے اور بھی مریض دیکھے اور سنے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لَبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیماروں سے ہمدردی فرماتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف مواقِع پر مُعالَجات اور پرہیزی کی ہِدایات بھی ارشاد فرمائی ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ مُنْذِر رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: (ایک دن) نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم میرے یہاں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

تشریف لائے، حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم بھی آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ تھے۔ ہمارے یہاں کھجوروں کے خَوشے لٹکے ہوئے تھے۔ رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم انہیں تناوُل فرمانے لگے، حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم بھی ساتھ کھانے لگے۔ پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے علی! ٹھہرو، ٹھہرو! (یعنی تم ان کھجوروں کو کھانے سے پرہیز کرو) کیونکہ تم میں ابھی نَقاہَت ہے'' (یعنی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر کمزوری کا اثر غالِب ہے اس لیے تمہارے لیے پرہیز ضَروری ہے) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ مُنْذِر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لیے چُقندر اور جَو پکائے تو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے فرمایا: ''اے علی! تم اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے نَفْع بَخْش اور مُوافِق ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ٣ حدیث ٢٠٤٣)

ڈاکٹر کے مَنْع کرنے کا اِنتِظار مت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خیر خواہی کرتے ہوئے آپ کو **پان گُٹکے کے نُقصانات** سے بچانے کے مقدّس جذبات کے تَحْت ان کے بعض ضَرَر رساں (یعنی نقصان دِہ) پہلوؤں کی نشاندہی کرنے کی کوشِش کرتا ہوں۔ **زہے نصیب!** مَرَض کی آمد اور ڈاکٹر کے اِنتِباہ (Warning) سے قَبْل ہی مجھ گنہگار کے ہمدردانہ الفاظ پڑھ کر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں حُصُولِ نفسانی خواہشات، غیر مُفید لذّات اور مُضِرّات (یعنی نقصان پہنچانے والی چیزوں) سے پرہیز اِختیار فرمالیں۔

تِری وَحشتوں سے اے دل! مجھے کیوں نہ عار آئے

تُو اُنہیں سے دُور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمانِ عالیشان: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔(مُسلِم ص ٤٧ حدیث ٥٥) کا واسِطہ مجھے اُمّتِ مَحْبوب کی خیر خواہی کا دَرْد نصیب فرما، خیر خواہی میں اَغْلا ط سے مَحفوظ کر اور شَرِیْعت کے مُطابِق دیئے جانے والے میرے خیر خواہانہ مشورے ہاتھوں ہاتھ لینے اور ان پر عمل کرنے کی مسلمانوں کو سعادت عنایت فرما اور مجھے بھی عمل خیر کی توفیق بخش۔

تُو تحریر میں دیدے تاثیر یارب! قلم میں اَثر ہو عطا یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پان کیا ھے ؟

پان ایک مخصوص بَیل کا پتّا ہے۔جِسْمِ انسانی پر **پان** کی تاثیر ''گَرم خُشک'' ہے، اس میں وِٹامن بی کمپلیکس(Vitamin B complex)ہوتا ہے۔

''**یا غوثِ اعظم نَظَرِ کرم**'' کے پندَرہ حُرُوف کی نسبت سے پان کے 15 فوائد

﴿1﴾ **پان** کا پتّا کھایا جائے تو بدن میں خون بنانے میں مدد کرتا ہے ﴿2﴾ دل کو فَرحت ﴿3﴾ جگر ﴿4﴾ مِعْدہ اور ﴿5﴾ دِماغ کو قُوّت بخشتا ﴿6﴾ منہ کی خُشکی دُور کرتا

اور ﴿7﴾ گلا صاف کرتا ہے ﴿8﴾ **پان** کا کورا پتّا چبانے سے دانتوں کا دَرْد دُور اور ﴿9﴾ مُنہ کی بدبُو کافور (دُور) ہوتی ہے ﴿10﴾ یہ کھانسی ﴿11﴾ زُکام اور ﴿12﴾ تھکن دُور کرتا ہے ﴿13﴾ کھانا ہَضْم کرنے میں مددگار ہے البتّہ نَہار مُنہ کھانے سے بھوک کم کرتا ہے ﴿14﴾ **پان** میں کلوروفِل (Chlorophyll) ہوتا ہے اور اِسی وجہ سے اِس کا رنگ سبز ہوتا ہے اور یہ صِرف پتّوں ہی میں پایا جاتا ہے۔ کلوروفِل بدنِ انسانی کے لیے قُوَّت بخش ہے ﴿15﴾ پُرانے زمانے میں منہ کا ذائِقہ ٹھیک کرنے کے لیے **پان** استِعمال کیا جاتا تھا، اب بھی **پان** کا صِرف کورا پتّا کھا کر اِس کے فوائد حاصِل کیے جاسکتے ہیں۔ مُرَوَّجہ **پان** کے اَہم اَجزا **کتّھا**، **چُونا** اور **چھالیا** ہیں۔ لہٰذا ان کے بارے میں بھی مختصراً معلومات حاضِر ہیں:

کتّھا کیا ہے؟

کتّھا ایک مخصوص دَرَخْت کی لکڑیوں کا عُصارہ (یعنی نچوڑ) ہے۔ اصلی کتّھے کی انسانی جِسْم پر تاثیر ''سَرد خُشک'' ہے۔

کتّھے کے 8 فوائد

﴿1﴾ **کتّھا** خون صاف کرتا ہے ﴿2﴾ دَسْت بند کرتا اور قَبْض کرتا ہے ﴿3﴾ خون اور ﴿4﴾ جگر کے غیر ضَروری مادّے کے اِخراج (یعنی نکالنے) میں مدد کرتا ہے ﴿5﴾ بلغم اور ﴿6﴾ خون کے فَساد کو دُور کرتا ﴿7﴾ پیشاب کی جَلن کو مِٹاتا ہے ﴿8﴾ اِس کے

Go To Index

غَرارے مُنہ کے چھالوں کے لیے مُفید ہیں۔

سُوکھی کھانسی کا عِلاج

اصلی **کتّھا**، **ہلدی** اور **مِصری** تینوں ہم وَزْن پیس کر رکھ لیجئے اور صُبْح و شام ایک ایک گرام استِعمال کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **خُشک کھانسی** کے لیے مُفید پائیں گے۔

مُفید مَنْجَن

اصلی **کتّھا** اور **چھالیا** ہم وَزْن پیس کر دانتوں پر ملنے سے ہِلتے دانت مضبوط ہوتے اور مَسُوڑھوں کی سُوجَن بھی بِاِذنِ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹھیک ہو جاتی ہے۔

نَقْلی کتّھے کی تباہ کاریاں

میری معلومات کے مُطابِق پاکستان میں کتّھے کی پیداوار نہیں ہوتی، لہٰذا دولت کے حریص اَفراد جنہیں کسی کی دُنیا اور اپنی آخرت **برباد** ہونے کی کوئی فِکر نہیں ہوتی وہ مِٹّی میں چمڑا رنگنے کا **رنگ** مِلا کر اسی مِٹّی کو **کتّھا** کہہ کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے **پاکستانی پان خور** گندی مِٹّی کھا کر طرح طرح کے اَمراض کا شِکار اور سخت بیمار ہو کر تباہی کے غار میں جا پڑتے ہیں۔ کھانا ہی ہو تو اصلی کتّھا صِرف مناسِب مقدار میں کھائیں، جان بوجھ کر **نَقْلی کتّھا** ہرگز استِعمال نہ فرمائیں۔ نَقْلی کتّھے کے تاجِر اور نقلی کتّھے والا **پان گُٹکا** دھوکے سے بیچنے والے اِس فِعْل سے سچّی توبہ کریں، نیز جان بوجھ کر مِٹّی کھانے والے بھی باز آئیں۔ مِٹّی کے بارے میں شَرْعی مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لَہ) یہ ہے کہ اسے **حدِّ ضَرَر**

تک (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) **کھانا حرام ہے۔** چُنانچِہ **خَاتِمُ الْمُحَقِّقِین** حضرتِ سَیِّدُ نا علّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: **اَلتُّرَابُ طَاهِرٌ وَّ لَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ** یعنی مِٹّی پاک ہے اور اس کا (نقصان دِہ حد تک) کھانا، حلال نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۴۰۳) **صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں کہ **مِٹّی حدِّ ضَرَر تک** (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) **کھانا حرام ہے۔** (ضمیمۂ بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۴۱۸)

مِٹّی کھانا گویا خودکُشی ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب، فاتِحُ القُلوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص مِٹّی کھاتا ہے گویا خُودکُشی کرتا ہے۔

(اَلسّنَنُ الکُبرى لِلْبَیْهَقِی ج ۱۰ ص ۲۰ حدیث ۱۹۷۱۹)

چُونا کیا ہے؟

چُونا زمین کی جِنْس (یعنی قِسْم) سے ہے یعنی از قِسْمِ مِٹّی اور پتَّھر ہے، چونے کا کیمیائی نام **کیلشیم** (Calcium) ہے، انسانی جِسْم پر اس کی تاثیر ''گرم خُشک'' ہے یہ قُدْرَتی طور پر انسانی ہڈِّیوں میں موجود ہوتا ہے۔

چُونے کے فوائد

چُونا ہڈِّیاں اور دانت بناتا ہے، خون کی نالیوں کی دیواروں کو مضبوط کرتا ہے،

بچّوں کو چونے کی ضَرورت زیادہ رہتی ہے، جو بچّے دیر سے چلنا سیکھتے ہیں، جن کے دانت دیر سے نکلتے ہیں ان کا سبب چونے (یعنی کیلشیم) کی کمی ہوتی ہے۔ (ہر طرح کا عِلاج طبیب کے مشورے ہی سے کرنا چاہئے)

چُونا کھانے کا شَرْعی حُکْم

میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: **پان کھانا جائز ہے اور اُتنا چُونا (کھانا) بھی (جائز جو) کہ ضَرَر (یعنی نقصان) نہ کرے۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۵۵۸)

چُونے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا نقصان دِہ حد تک چُونا کھانا جائز نہیں کیونکہ زیادہ چُونا کھانے سے منہ میں چھالے پڑتے ہیں اور اس سے پیشاب کا عمل بھی مُتَأَثِّر ہوتا ہے۔ **پان سُپاری کی کثرت کے سبب جن کے مُنہ کی کھال تکلیف دِہ حد تک سُکڑتی اور مُنہ میں چھالے پڑتے ہیں ان کے لیے پان چھالیا اور چونے وغیرہ کا استِعمال شَرْعاً ممنوع ہے۔**

چھالیا

چھالیا (سُپاری) ایک دَرَخْت کا پھل ہے، بدنِ انسانی پر اس کی تاثیر ''سَرْد خُشک'' ہے، **چھالیا** قَبْض کرتی ہے۔ وَرَم (سُوجَن) کو دُور کرتی اور عورَتوں کے سَیلانُ الرِّحْم (لیکوریا) کے لیے مُفید ہے۔ **چھالیا** کا زیادہ استِعمال نقصان دِہ ہے۔

چھالیا کا مَنْجَن

چھالیا کو جَلا کر کوئلہ بنا لیجئے اور اس سے تین گُنا ''چاک'' (Chalk) اس میں ملا کر پیس کر بوتل میں رکھ لیجئے اور روزانہ بطورِ مَنْجَن استِعمال کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دانت صاف، چمکدار اور مَسُوڑھے مضبوط ہوں گے۔

زَبان کا کینسر

زَبان پر قُدْرَتی طور پر مخصوص ذرّات ہوتے ہیں جن میں قُوَّتِ ذائقہ ہوتی ہے، انہیں ذرّات کے ذَرِیْعے **زَبان** کی نوک سے مٹھاس کا اور **زَبان** کے بیچ کے حصّے سے کڑواہٹ اور نمک وغیرہ کا ذائِقہ معلوم ہوتا ہے۔ پان، چھالیا، گُٹکا، خوشبودار سُپاری، مین پوڑی اور تمباکو وغیرہ کا بکثرت استِعمال **زَبان** کے اُن قُدْرَتی ذرّات کا خاتمہ کر دیتا ہے جس کے سبب کھانے پینے کا ذائِقہ اور ٹھنڈے گرم کا پتا نہیں چلتا۔ پان، چھالیا، گُٹکا اور تمباکو وغیرہ کے زیادہ استِعمال سے **زَبان** کے اَگْلے دوتہائی (2/3) حصّے میں کینسر ہوسکتا ہے جو کہ مزید پھیل کر غِذائی نالی کو بند کر سکتا ہے۔ **اس کینسر کا ڈاکٹری عِلاج یہی ہے کہ زَبان**

کاٹ دی جائے۔ اس کے بعد نہ آدمی کھانا کھا سکتا ہے نہ ہی بات کر سکتا ہے۔

مَسُوڑھوں کا کینسر

بکثرت پان گُٹکا وغیرہ کھانے والے کے **مَسُوڑھے عُمُوماً** پُھولے رہتے ہیں اور ان سے اکثر خون رِس رِس کر پیٹ میں جاتا اور طرح طرح کی بیماریاں لاتا ہے۔ اگر پان گُٹکے کی اب بھی مسلسل عادت جاری رَہتی ہے تو پھر عام طور پر نیچے کے پُھولے ہوئے **مَسُوڑھوں کا کینسر** ہو جاتا ہے۔

دانتوں کا قَبْل از وَقْت گِرنا

قَبْل اَز وَقْت **دانت** گرنے کی کئی وُجُوہات ہیں۔ ایک تحقیقی اَعداد و شُمار میں وَقْت سے پہلے ہی جن لوگوں کے **دانت** گر گئے تھے ان میں سے 50 فیصد اَفراد **پان چھالیا** کے عادی تھے۔ **پان چھالیا** کی وجہ سے جس کا کوئی **دانت** گر جائے اور وہ پھر بھی اپنی عادت سے باز نہ آئے تو اس بات کا 90 فیصد خطرہ ہے کہ اس کے **مَسُوڑھوں میں** **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **کینسر** ہو جائے!

پان گُٹکا اور ہونٹوں کا کینسر

ہونٹوں کا کینسر عُموماً 30 تا 70 برس کی عُمْر میں ہوتا تھا مگر اب پان چھالیا اور گُٹکا وغیرہ کا اِستِعمال بڑھ جانے کے سبب 10 تا 20 سال کی عُمْر میں بھی **ہونٹوں کا کینسر** ہونے لگا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

پان گُٹکا اور مُنہ کے گوشْت کا کینسر

مُنہ کے گوشْت یعنی **گال کا کینسر** اِن لوگوں کو ہوتا ہے جو پان یا گُٹکا منہ کی ایک طرف رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ گال کا کینسر مَردوں کی نِسبت **عورَتوں** میں زیادہ ہوتا ہے۔

پان گُٹکا اور مُنہ کا کینسر

اگر اصلی کتّھا لگا کر اچّھی قِسم کی **چھالیا** کی تین چار ٹکڑیوں کے ساتھ کبھی کبھار پان کھالیا جائے تو حَرَج نہیں، مگر مشورۃً عَرْض ہے کہ کبھی کبھار کھانے سے بھی بچئے، کہیں چَسکا لگ گیا تو مشکِل کھڑی ہوسکتی ہے، کیونکہ بکثرت پان، گُٹکا اور پان پراگ وغیرہ کھانا باعثِ تشویش ہے۔

حِکایت: ایک اسلامی بھائی جنہوں نے پان کھا کھا کر ہونٹ لال کئے ہوئے تھے اُن سے میں نے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے) مُنہ کھولنے کو کہا تو بمشکِل تھوڑا سا کھول پائے، زَبان باہَر نکالنے کی درخواست کی تو وہ بھی صحیح طرح سے نہ نکال سکے۔ پوچھا: مُنہ میں چھالا ہوگیا ہے؟ بولے: ہاں۔ میں نے اُن کو پان بند کردینے کا مشورہ عَرْض کیا۔ بعد میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری درخواست پر اُنہوں نے جب پان کی عادت نکال دی تو ان کے مُنہ کا چھالا ٹھیک ہوگیا۔ ہر **پان یا گُٹکا** کھانے والا اپنے مُنہ کا ضَرور امتِحان کرے، کیونکہ اس کا زیادہ استِعمال مُنہ کے نَرم گوشْت کو سَخت کردیتا ہے جس کے سبب مُنہ پورا کھولنا اور زَبان کو ہونٹوں کے باہَر نکالنا دشوار ہوجاتا ہے۔ نیز **چونے** کا مسلسل استِعمال

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

مُنہ کی جلد کو پھاڑ کر **چھالا** بنا دیتا ہے اور یِہی **مُنہ کا اَلْسَر** ہے۔ منہ کے اَلْسَر کے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پان گُٹکا، خوشبودار سونف سُپاری، چھالیا، مین پوڑی، پان پراگ، تمباکو وغیرہ کے سبب اب 100 میں سے 40 اَفراد کو **مُنہ کا اَلْسَر** ہونے لگا ہے۔ شُروع شُروع میں جب مُنہ میں چھالے پڑتے ہیں تو ہفتے دو ہفتے میں ٹھیک ہوجاتے ہیں اگر احتیاط نہ کی جائے تو دوبارہ پڑتے ہیں اور تکلیف کی شدّت میں اِضافہ ہوتا ہے۔ ایسے شَخْص کو چھالیا، گُٹکا، مین پوڑی اور پان پراگ وغیرہ سے **فوراً** جان چُھڑا لینی چاہیے ورنہ یِہی چھالے آگے چل کر **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **کینسر** کی شکل اختِیار کر سکتے ہیں۔

مُنہ کے کینسر کی علامات

پان، چھالیا، گُٹکا، خوشبودار سونف سُپاری اور رنگ برنگی میٹھی گولیاں[1] گیلا گٹکا، خُشک گُٹکا، پان پراگ، نَسوار، خُشک نَسوار، حُقّہ تمباکو، چُرَٹ (یعنی سِگار۔ بڑا سگرٹ جو تمباکو کا پتّا لپیٹ کر بنایا جاتا ہے)، میٹھی چھالیا وغیرہ سب خطرناک چیزیں ہیں، ان کی عادت ترک کردینے ہی میں عافیّت ہے۔ ورنہ خُدانا خَواسْتَہ **مُنہ کا کینسر** ہوگیا تو سَر پَٹخ پَٹخ کر رونے

مدینہ

1: ایک ٹافیوں کے تھوک کے بیوپاری کے بقول بے ضَرَر نظر آنے والی رنگ برنگی میٹھی میٹھی گولیوں پر کپڑے رنگنے کا رنگ چڑھایا جاتا ہے کیونکہ کھانے کا رنگ (Food colour) اس پر چڑھتا ہی نہیں، نیز بابُ المدینہ کے ایک رنگ کے بیوپاری نے مجھے بتایا کہ کھانے کا گلابی رنگ بَہُت مہنگا ہوتا ہے، لہٰذا کھانے پینے کی تمام لال یا گلابی اشیاء میں ہمارے یہاں عام طور پر کپڑے رنگنے کا رنگ ہی استعمال ہوتا ہے جو کہ کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ اُس اُمّت کے خیر خواہ بیوپاری نے مزید کہا کہ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کھانے پینے کی اشیاء بنانے والوں کے ہاتھ گلابی رنگ نہیں بیچتا، آتے ہیں تو منع کر دیتا ہوں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ **منہ کے ہر طرح کے کینسر کی علامات** نوٹ فرما لیجئے: پہلے پَہَل زَبان باہَر نکلنا بند ہوتی ہے، مُنہ سے بدبُو آتی ہے، مَسُوڑھوں سے خون رِستا ہے، بولنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے اور وَقْت سے پہلے دانت گِرنا شُروع ہوجاتے ہیں۔ **یاد رکھیے!** ہر طرح کا کینسر پھیلتا ہے۔ **مُنہ کا کینسر** پھیل کر گلے کی طرف بڑھتا ہے اور بالآخِر غِذا اور سانس کی نالی بند ہوجاتی ہے اور پھر **مریض موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔**

پان گُٹکا اور پیٹ کا کینسر

یہ بھی غور فرمائیے کہ جو **چُونا** منہ کے گوشْت کو پھاڑ سکتا ہے وہ پیٹ کے اندر جا کر نہ جانے کیا کیا تباہیاں مچاتا ہوگا۔ چونا آنتوں اور مِعْدے میں بھی بعض اَوقات چَرکا (یعنی خَراش، ہلکا سا زَخْم) لگا دیتا ہے اِسی کو **اَلْسَر** کہتے ہیں۔ فوری طور پر اس کا پتا نہیں چلتا۔ جب یہ بڑھ جاتا ہے تب کہیں معلوم ہوتا ہے۔ یِہی **اَلْسَر** آگے بڑھ کر **پیٹ کے کینسر** کا بھیانک روپ دھار سکتا ہے۔

کینسر کے 9 مریض

ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ میں نے سِوِل (Civil) اَسپتال بابُ الْمدینہ کراچی کے E.N.T. وارڈ کا دَورہ کیا تو وہاں **مُنہ کے کینسر کے 9 مریض** اپنے آپریشن کی تاریخ کا اِنتِظار کررہے تھے۔ یہ ایک ہفتے کے مریض تھے جو کہ تقریباً سبھی پان تمباکو، چھالیا، گُٹکا، سگریٹ، مین پوڑی، پان پراگ وغیرہ کے شائقین تھے۔ ان کی تفصیل یہ ہے: ﴿1﴾ نادِر

خان، عُمْر 17 برس، **گلے کا کینسر** ﴿2﴾ محمد علی، عُمْر 16 سال، **سانس کی نالی کا کینسر** ﴿3﴾ اصغر، عُمْر 19 سال، **منہ کا کینسر** ﴿4﴾ راشد، عُمْر 33 سال، **منہ کا کینسر** ﴿5﴾ نور محمد، عُمْر 30 سال، **منہ کا کینسر** ﴿6﴾ کامران، عُمْر 25 سال، **گلے کا کینسر** ﴿7﴾ حاجی محمد، عُمْر 52 سال، **غذا کی نالی کا کینسر** ﴿8﴾ تُراب علی، عُمْر 72 سال، **گلے کا کینسر** ﴿9﴾ کریم بخش، عُمْر 65 سال، **منہ کا کینسر**۔ یہ ایک وارڈ کے صِرْف ایک ہفتے کے مریض تھے۔ سِوِل اَسپتال بابُ الْمدینہ میں .E.N.T کے دو وارڈ ہیں، اس طرح غالِباً ہفتہ بھر کے دُگنے مریض ہوئے۔ اب اِسی حساب سے ماہانہ اور سالانہ پان خور کینسر کے مریضوں کا حساب لگا لیجئے۔ یہ صِرْف بابُ الْمدینہ کے ایک اَسپتال کی بات ہے۔ ایسے بلکہ اِس سے بڑے بڑے دُنیا میں نہ جانے کتنے اَسپتال ہیں۔ اس طرح **منہ کے کینسر** کے مریضوں کی ہفتہ وار تعداد ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے!

مین پوڑی اور گُٹکا پان کھانا چھوڑ دو ⁂ بھائیو سگریٹ کا دُھواں اُڑانا چھوڑ دو
کینسر گر ہو گیا گھبراؤ گے پچھتاؤ گے ⁂ سر پٹخ کر روؤ گے، پَر کچھ نہ تم کر پاؤ گے

پان یا گُٹکا اور گلے کا کینسر

پان یا گُٹکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہل آواز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور گلا بیمار ہو جاتا ہے، اگر وہ اس تکلیف کو تنبیہ (NOTICE) تصوُّر کر کے پان یا گُٹکا کھانے سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **گلے کے کینسر**

(Throat cancer) تک نوبت پُہُنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے: گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے 60 تا 70 فیصد تعداد **پان یا گُٹکا** کھانے والوں کی ہوتی ہے۔

پان، گُٹکا اور گُردے کی پتھری و کینسر

آج کل گردے کی پتھری کی بیماری عام ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا سبب **چھالیا** اور **چونا** بھی ہے۔ گردے سے نکلی ہوئی پتھری کی جب تَشْخِیص (EXAMINE) کی جاتی ہے تو اکثر اس میں کیلشیم (یعنی چونے) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ بسا اوقات پتھری میں **چھالیا** کے اَجزا بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو لوگ مزے لے لے کر گُٹکا اور طرح طرح کی خوشبودار سُپاری کھاتے ہیں ان کی خدمت میں عَرْض ہے: **ایک ڈاکٹر کے بیان کے مطابِق گُردے میں 80 فیصد پتھری چھالیا کے سبب ہوتی ہے۔** **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ گردہ ناکارہ (Fail) ہوجانا یا اس میں کینسر (Kidney cancer) ہوجانا بھی پان گُٹکے کے کثرتِ استِعمال کے نقصانات میں سے ہے۔

خوراک ناک سے باہَر آجاتی ھے

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ الْمدینہ کراچی کے اندر رَمَضانُ المبارک ۱٤۲٦ھ میں آخری عَشرے کے اجتماعی اعتِکاف میں 3000 سے زائد اسلامی بھائی مُعْتَکِف تھے۔ دورانِ اعتِکاف نَماز ِظُہر کے بعد "مَدَنی مذاکرے" میں ایک دن سگریٹ اور پان گٹکے کی تباہ کاریاں بیان کی گئیں اور کئی عادی

اسلامی بھائیوں نے اُٹھ اُٹھ کر پان گُٹکا اور سگریٹ کا اِستِعمال تَرْک کرنے کا عَہْد کیا، اِسی دَوران کسی نے ایک پرچی دی جس میں دعوتِ اسلامی کے کسی ذمّے دار نے لکھا تھا: **ٹنڈو آدم** (بابُ الْاسلام سندھ، پاکستان) میں ایک بار دعوتِ اسلامی کے ایک ''مَدَنی مشورے'' کے بعد ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ **میرا بھائی چھالیا بَہُت کھاتا تھا اس کو گلے کا کینسر ہو گیا ہے جو چیز مُنہ سے کھاتا ہے وہ ناک سے نکل جاتی ہے!**

گُٹکا خور کی حِکایت

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ عزیز آباد (بابُ الْمدینہ کراچی، پاکستان) کے 28 سالہ اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے ناک کے نیچے سے اپنا مُنہ چھپایا ہوا تھا، وجہ پوچھنے پر کپڑا ہٹا دیا۔ **بدبُو کا ایک زوردار بھبکا اُٹھا، آہ! بے چارے کے چِہرے کے نچلے حصّے کا گوشْت کینسر کی وجہ سے سڑ کر جھڑ چکا تھا اور دانت نظر آ رہے تھے۔** بمشکِل تمام اُنہوں نے بتایا کہ میں گُٹکا کھانے کا عادی تھا یہاں تک کہ گُٹکا مُنہ میں رکھ کر سو بھی جاتا تھا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد یعنی 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۵ھ کو اُن کا انتِقال ہو گیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری، مرحوم اسلامی بھائی کی اور امّتِ مَحْبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک ڈاکٹر کے تأَثُّرات

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے، میں نے سِوِل اَسپتال (بابُ الْمدینہ کراچی، پاکستان) کی

چار سالہ سروس میں **مُنہ کے کینسر** میں اکثر نوجوانوں ہی کو مبتَلا دیکھا ہے۔ **اِس کی وجہ سگریٹ، پان، چھالیا، تمباکو اور مین پوڑی کا بے تحاشہ استِعمال ہے**۔ یہ چیزیں نہ جانے کتنوں کو کینسر کے مَرَض میں پُہنچ دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا مناسِب نہیں کہ ''فُلاں ایک عرصے سے پان کھا رہا ہے اُس کو تو کچھ نہیں ہوتا!'' ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے عافِیّت کا سُوال کرتے ہیں، آج نہیں بھی ہوا تو کل ''کچھ'' ہوسکتا ہے۔ نفسانی خواہِش اور چند مِنَٹ کے لُطْف کی خاطر اپنی قیمتی جان کو خطرے میں ڈالنا دانِشمندی نہیں، بَہَر حال ان چیزوں کے کثرتِ استعمال میں جانی و مالی ہر طرح سے نقصان ہے۔ ایک **چھوٹا سا پان** بابُ الْمدینہ کراچی میں (تا دمِ تحریر یعنی ۳۰ ربیعُ الغوث ۱۴۲۶ھ) 2 روپے 50 پیسے کا ملتا ہے اگر روزانہ کوئی 10 پان کھائے تو یومیہ 25 روپے ہوئے اور اس طرح وہ مَدَنی برس کے حساب سے سالانہ 9125 روپے کے پان کھا کر تھوتھو کرتا، پچکاریاں مارتا اور بجائے فائدے کے اتنی بھاری رقم میں طرح طرح کے اَمراض خرید رہا ہے۔ نیز اگر کوئی بیماری لگ گئی تو عِلاج پر ہزار ہا روپے کا خَرْچ مزید برآں اور پچکاری مار کر کسی کی دیوار کو رنگین کر دیا تو اُس کی دل آزاری وحق تلفی کے گناہِ کبیرہ کا اِمکان جدا۔

کیچڑ آلود دیوار کی حِکایت

جو لوگ دوسروں کی دیواروں پر پان کی پِیک تھوکتے، بِغیر اجازتِ مالِکِ مکان

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

چاکِنگ کرتے، پوسٹر لگاتے اور جان بوجھ کر کسی طرح سے اُس کے رنگ و چونے وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا باعث ہو کر سخت گنہگار اور جہنّم کے حقدار بنتے ہیں اُن کی توجُّہ کے لیے ایک ایمان افروز حِکایت پیش کی جاتی ہے، چُنانچِہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم اپنے ایک مقروض مجوسی سے قَرض کی وُصُولی کے لیے تشریف لے گئے، گھر کے قریب اتِّفاق سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نَعلِ شریف کیچڑ میں سَن گئی اُس کو صاف کرنے کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جھاڑا تو کچھ گندَگی اُڑ کر مجوسی کی دیوار سے لگ گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس اُلجھن میں پڑ گئے کہ اگر صاف نہیں کروں گا تو دیوار گندی رہے گی، گندَگی کُھرچوں گا تو مِٹّی وغیرہ جھڑے گی اور یوں دیوار کو نقصان پہنچے گا۔ اسی شَشْ و پنج میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا، جب مجوسی نے باہَر نکل کر امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کو دیکھا تو سٹپٹا گیا کہ ہو نہ ہو آپ اپنا قرضہ طلب فرمائیں گے۔ لہٰذا معذِرت چاہنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دیوار کا قصّہ بتا کر تشویش کا اِظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ ہی تدبیر بتایئے تاکہ یہ دیوار صاف ہو جائے۔ اُس مجوسی نے جب امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا یہ تقویٰ اور حُسنِ اَخلاق دیکھا تو بول اُٹھا: دیوار کی گندَگی رَہنے دیجئے پہلے مجھے داخلِ اسلام کر کے میرے دل کی گندَگی صاف کر دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ مجوسی مُشَرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں مسلمانوں کے چہیتے امام یعنی ہمارے امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کس قدر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے حامل تھے۔ یقیناً تقویٰ اور پرہیزگاری کا اپنا ایک اثر ہوتا ہے، امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَدَنی سوچ دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آتش پرست شخص مسلمان ہو گیا۔

سِندھ میں گُٹکے کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بابُ الْاسلام (سندھ، پاکستان) بالخصوص حیدر آباد میں ناقص مین پوڑی اور سڑی ہوئی چھالیا کے گُٹکے نے تباہی مچا رکھی ہے۔ انٹرنیٹ کی ویب سائیٹ ''جنگ آن لائن'' ۱۳ صفرُ المُظفّر ۱۴۲۶ھ (بمُطابِق 23.3.2005) کی ایک طویل خبر کو مختصر کر کے پیش کرتا ہوں پڑھئے اور لرزیئے نیز بازاری پان، چھالیا، گُٹکا اور مین پوڑی کے استِعمال کی خود پر اور ہو سکے تو اپنے بال بچّوں پر بھی سَخت پابندی ڈالیے:

''حیدر آباد اور اس کے قُرب وجَوار میں مُضِرِّ صحّت **مین پوڑی** اور **گُٹکے** کے اِستِعمال کے باعِث 20 افراد کو اِنتہائی نازُک حالت میں مختلف اَسپتالوں میں داخِل کیا گیا ہے جب کہ تقریباً 500 اَفراد **بلڈ کینسر** اور گلے کی بیماریوں میں مبتَلا ہو گئے ہیں۔ واضح ہو کہ ''سندھ ہائی کورٹ سرکٹ بینچ حیدر آباد'' کی جانب سے **مین پوڑی** اور **گُٹکے** کی تیاری اور فروخت پر پابندی ہے۔ لیکن حیدر آباد سٹی، لطیف آباد، قاسم آباد اور اندرونِ سندھ مُضِرِّ صحّت مَین پوڑی اور گُٹکے کی تیاری اور کھلے عام فروخت جاری ہے۔ بعض نُمُونے ٹیسٹ کے لیے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

''پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل رِیسرچ لیبارٹریز'' کو روانہ کئے گئے تھے جس نے 9.9.2004 کو اپنی رَپورٹ میں **گُٹکے** اور **مین پوڑی** کے نُمُونوں کو مُضِرِّ صحّت قرار دیا تھا۔ حیدرآباد کی ''شہری بچاؤ ایکشن کمیٹی سندھ'' نے ایک سروے رَپورٹ جاری کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مَین پوڑی کی تیاری میں 70 فیصد کھجور کی گُٹھلیاں اور 30 فیصد غیر مِعیاری چھالیا استِعمال کی جارہی ہیں۔ **مین پوڑی** اور **گُٹکے** میں گلی سڑی چھالیا، مُلتانی مِٹّی، غیر مِعیاری تمباکو، چُونا اور رنگ (Paint) میں استِعمال ہونے والے پہاڑی پتّھر کا سُفُوف (پاؤڈر) استِعمال کیا جارہا ہے جس کے باعِث لوگوں میں **کینسر** اور دیگر مُہلِک اَمراض تیزی سے پھیل رہے ہیں۔'' حیدرآباد (بابُ الْاسلام پاکستان) کے ''مین پوڑی'' کھانے والوں کے لرزہ خیز واقِعات مُلاحَظہ ہوں۔ چُنانچِہ

مین پوڑی کے پانچ شِکار

حیدرآباد (بابُ الْاسلام پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: غالِباً ۱۴۲۱ھ کی بات ہے، میں حیدرآباد سے بابُ المدینہ (کراچی) جانے کے لیے کم و بیش دوپہر 2 بجے بس میں سُوار ہوا، برابر کی نِشَسْت پر بیٹھے ہوئے ایک اسلامی بھائی سے بات چیت شُروع ہوئی۔ دَورانِ گفتگو اُنہوں نے جو کچھ بتایا وہ اپنی یادداشت کے مطابِق عَرض کرتا ہوں: ''میں **مین پوڑی** کھانے کا اِنتِہائی شوقین تھا، مگر اب میں نے اِس سے جان چُھڑالی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے تقریباً تمام دوست **مین پوڑی** کھانے کے

عادی تھے۔ **ان میں سے 5 کینسر کا شِکار ہو گئے۔** جن میں سے تین اب تک فوت ہو چکے ہیں اور جو 2 زندہ ہیں انہیں ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔ آپ دُعا فرمائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں شِفا عطا فرمائے۔“

گال کا کینسر

پُھلَیلی (حیدَرآباد، بابُ الْاسلام پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: غالِباً 1992ء کی بات ہے کہ ہمارے ایک جواں سال عزیز **مین پوڑی** کھانے کے اِس قَدَر عادی تھے کہ **مین پوڑی** مُنہ میں رکھ کر سو بھی جاتے تھے اِبتِداءً ان کے اُلٹے **گال** کی طرف **چھالا** پڑا جو بڑھتے بڑھتے **کینسر** کی صورت اِختِیار کر گیا۔ عِلاج کروایا مگر مَرَض بڑھتا رہا اور چند ہی ماہ میں رُخسار (یعنی گال) کے آر پار سوراخ ہو گیا اور آہِستہ آہِستہ گال کا گوشْت گل کر اس طرح جھڑنے لگا جیسے جلا ہوا کاغذ جھڑتا ہے کچھ ہی عرصے میں **گال** کا تقریباً حصّہ گل کر جَھڑ گیا۔ جس کی وجہ سے پورا جَبڑا نظر آتا اور جو بھی چیز کھانے یا پینے کی کوشِش کرتے وہ باہَر نکل آتی، وہ اپنے مُنہ پر کپڑا اڑا لے رہتے، بدبُو کے باعِث خوشبو وغیرہ لگاتے۔ حالت جب بَہُت بگڑی تو انہیں عِلاج کے لیے جیسے تیسے مرکزُ الْاولیاء لاہور لے جایا گیا مگر ڈاکٹروں نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ اب ان کا بچنا بَہُت مشکل ہے، شاید یہ چند دِنوں کے مہمان ہیں۔ جب واپَسی کے لیے بس میں بیٹھے تو دیگر مسافِروں نے بدبو کے بھپکوں اور مَرَض کی نوعیت دیکھ کر احتجاج شُروع کر دیا کہ ہم ایسے

مریض کے ساتھ سفر نہیں کر سکتے۔ بالآخر انہیں بذریعہ ٹرین راستے میں خوشبو کا اسپرے کرتے ہوئے لایا گیا۔ گھر آنے کے بعد کچھ ہی دِنوں میں ان کا انتِقال ہو گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری، مرحوم اسلامی بھائی کی اور اُمّتِ مَحْبُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مین پُوڑی کھانے والے کی حِکایت

پان کے ساتھ تمباکو کا استِعمال نقصانات میں مزید اِضافہ کرتا ہے، اسی طرح **خوشبودار سونف سُپاری** بھی مُضرِّ صِحّت ہے اور **مین پوڑی** تو اس قدر خطرناک ہے کہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میں نے لیاقت آباد (بابُ المدینہ پاکستان) کے ایک نوجوان کو دیکھا ہے جو **مین پوڑی** کھانے کا عادی تھا۔ بے چارے کو **گلے کا کینسر** ہو گیا ہے، غِذا اُترنی بند ہو گئی تھی تو ڈاکٹروں نے گلے کی طرف سُوراخ کر کے غِذا پہنچانے کے لیے نالی لگا دی ہے۔

پان کا نِعْمَ الْبَدَل

پان وغیرہ کا نِعْمَ الْبَدَل (Alternative) یوں کر لیجئے کہ اگر گارنٹی شدہ اصلی کتّھا مل جائے فَبِھا (یعنی بہتر) ورنہ سُلَیمانی پان یعنی بغیر کتّھے چونے کے، پان کے سبز پتّے پر بے خوشبو فقط سادہ چھالیا کے تین ٹکڑے رکھ کر کھا لیجئے۔ مگر یہ بھی کبھی کبھار کھائیے اس کی عادت مت بنائیے اِکّا دُکّا بازاری پان کھانے میں یہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ اگر چَسکا لگ گیا

تو بار بار کھانے کو جی چاہے گا اور یوں عادت پڑ سکتی ہے، لہٰذا اس کی جگہ بِغیر خوشبو لگی الا ئچی یا بِغیر خوشبو کا سَونف دھنیا بھی استِعمال کیا جاسکتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی میٹھی گولیاں ہرگز نہ کھائیں کہ میری ناقِص معلومات کے مُطابِق اس پر کھانے کا رنگ(Food colour) نہیں چڑھتا اس لیے کپڑے رنگنے کا رنگ چڑھاتے ہیں۔ زیادہ پان کھانے والے کے ہونٹ اور دانت وغیرہ گہرے لال اور بدنُما ہوجاتے ہیں۔

پان کا اُخْرَوی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ثواب دلانے والی اچّھی اچّھی نیّتیں نہ ہوں تو بازاری پان کھانے میں آخرت کے مُعامَلے میں بھی نقصان ہی نَظَر آرہا ہے کہ **زندَگی کے انمول لمحات** پان چھالیا چبانے کی نَذْر ہوجاتے ہیں، اس دَوران انسان ذِکْر و دُرُود سے دُور اور تِلاوت سے معذور رَہتا ہے۔ بار بار پِیک تُھوک کر دوسروں کے لیے گِھن کا باعِث بنتا ہے، کسی کے کپڑے، گاڑی یا دیوار وغیرہ پر پِیک ڈال دی تو بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور وُضو کے مُعامَلے میں بھی پان کھانے والے کے لیے سَخْت آزمائش کا سامنا ہے۔ چُنانچِہ

پان کھانے والے مُتَوجّہ ہوں

میرے آقا اعلٰی حضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂِ شَمْعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامِیٔ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلٰی)

شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلداوّل صَفْحَہ 624 تا 625 پرفرماتے ہیں: پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فَضا (گیپ) ہو تجرِبے سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بَہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح مُنہ کے اَطراف واَکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی مُنہ کے کونوں اوردانتوں کے کھانچوں میں گُھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنْبِشیں دینے (یعنی ہِلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بَتَدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تَحدید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامِل تَصْفِیہ (تص ۔فِیَہ یعنی مکمّل صفائی) بھی بَہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سَخْت تاکید) ہے مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے مُنہ پر اپنامُنہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے مُنہ میں جاتا ہے اُس وَقْت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سَخْت اِیذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی ۔ (چُنانچِہ)

فِرِشتوں کو اِیذا ہوتی ہے

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہیے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِ۔را۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتے کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۸۱ رقم ۲۱۱۷) اور طَبَرانی نے کَبِیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں (یعنی تکلیف دِہ) نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ٤ ص ١٧٧ حدیث ٤٠٦١)

اِفطار میں اِحتِیاط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص رَمَضانُ المبارَک میں اس بات کا زیادہ خَیال رکھنا چاہیے۔ مسجِد میں ایک آدھ کھجور سے اِفطار کر کے منہ میں اس طرح ہِلا جُلا کر پانی پیئے کہ مُنہ میں مٹھاس اور کوئی ذرّہ باقی نہ رہے اگر پھل یا پکوڑے سموسے وغیرہ بھی کھائے تو منہ اور دانت اچّھی طرح صاف کرنے ہوں گے دورانِ نَماز کوئی ذَرّہ یا رَیشہ دانتوں میں پھنسا ہوا نہیں رہنا چاہیے۔ اگر مُنہ صاف کرنا دشوار ہو یا نَمازِ مغرِب کی جماعت کی کوئی رَکْعَت فوت ہوتی ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صِرْف پانی سے اِفطار کر لے کہ پانی سے اِفطار کرنا بھی سنّت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِفطار سے پہلے نَماز مغرِب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گُھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس پانی سے اِفطار فرماتے) (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ص۳۲۴حدیث۳۷۸۰)

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرتے رہئے اور ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیْعے روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جَمْع کرواتے رہئے **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ان ذرائع سے بے شمار سنّتیں سیکھنے کا موقع ملتا رہے گا۔

یارَبِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! جو مسلمان پان، گٹکا، خوشبودار چھالیا، مَین پوڑی، پان پراگ، تمباکو اور سگریٹ وغیرہ کی عادتوں سے جان چُھڑانا چاہتے ہیں اُن کے لیے آسانیاں عطا فرما اور انہیں ان چیزوں سے نَجات بَخْش، ہماری بے حِساب مغفِرت فرما۔ اُمّتِ مَحْبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بَخْش دے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ رِسالہ پہلی بار ۱۱شوّالُ المُکرّم ۱۴۲۷ھ (بمطابِق 4-11-2006) کو ترتیب پایا اور کئی بار شائع کیا گیا پھر ۱۵محرّمُ الحرام ۱۴۳۳ھ (بمطابِق 11-12-2011)

Go To Index

میں اِس پر نَظَرِ ثانی کی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۱ شوّال المکرم ۱۴۲۷ھ
4 - 11 - 2006

مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
1	قرآنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
2	کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
3	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی	606ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٠ھ
4	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٣ھ
5	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابوسعید جونپوری	1130ھ	پشاور
6	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
7	تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
8	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللّٰہ پانی پتی	1225ھ	کوئٹہ
9	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
10	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
11	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
12	ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
13	نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
14	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
15	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبہ	235ھ	دارالفکر بیروت
16	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
17	مسند ابی یعلی	علامہ احمد بن علی بن المثنی موصلی	307ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
18	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار	292ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
19	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
20	سنن کبریٰ	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
21	الزہد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالغد الجدید مصر ١٤٢٦ھ
22	موسوعہ ابن ابی الدنیا	امام ابوبکر عبداللّٰہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ
23	شرح السنہ	علامہ ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	516ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ

	کتاب	مصنف/ مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
24	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
25	معجم اوسط	//	//	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
26	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
27	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
28	الترغیب والترہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری	656ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
29	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
30	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	741ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
31	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
32	جامع صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
33	الحصن الحصین	امام محمد بن محمد بن محمد بن جزری	833ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت
34	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
35	مقاصد حسنہ	علامہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی	902ھ	دارالکتاب العربی بیروت
36	تنزیہ الشریعہ	علامہ علی بن محمد بن العراق الکنانی	963ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۱ھ
37	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی	1162ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
38	عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی	855ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
39	شرح صحیح مسلم	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	676ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
40	التیسیر	علامہ عبدالرؤف مناوی	1031ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
41	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری	1014ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
42	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
43	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
44	کتاب المغازی	علامہ محمد بن عمر واقدی	207ھ	مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت
45	السیرۃ النبویۃ	امام ابومحمد عبدالملک بن ہشام	213ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
46	طبقات کبریٰ	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	230ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
47	معرفۃ الصحابۃ	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
48	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٨ھ
49	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
50	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن	571ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٦ھ
51	الروض الانف	علامہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی	581ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
52	الاصابۃ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٥ھ
53	اسدالغابہ	علامہ ابوالحسن علی بن محمد الجزری	630ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤١٧ھ
54	المنتظم	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٢ھ
55	تاریخ الاسلام	علامہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	748ھ	دارالکتب العربی
56	سبل الہدیٰ والرشاد	امام محمد بن یوسف شامی	942ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٤ھ
57	خصائص الکبریٰ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
58	مواہب لدنیہ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	923ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٦ھ
59	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
60	مناقب للکردری	علامہ محمد بن محمد ابن البزاز الکردری	827ھ	کوئٹہ
61	سیرت رسول عربی	علامہ محمد نور بخش توکلی	1367ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
62	حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری	1382ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
63	المبسوط	امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی	490ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
64	ہدایہ	علامہ علی بن ابوبکر مرغینانی	593ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
65	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
66	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
67	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	1161ھ	کوئٹہ
68	فتاویٰ بزازیہ	علامہ محمد بن محمد کردری حنفی	827ھ	کوئٹہ
69	دررالحکام	علامہ قاضی شہیر ملاخسرو حنفی	885ھ	کراچی
70	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤١٢تا١٤٢٣ھ
71	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
72	بہار شریعت	//	//	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ

Go To Index

	کتاب	مصنف / مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
73	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند مصطفٰی رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
74	وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی	1413ھ	بزمِ وقار الدین کراچی
75	فتاویٰ بحر العلوم	مفتی عبد المنان اعظمی	1434ھ	شبیر برادرز لاہور
76	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی	386ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
77	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دار صادر بیروت 2000ء
78	منہاج العابدین	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
79	کیمیائے سعادت	//	//	انتشارات گنجینہ تہران
80	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام محمد بن محمد غزالی	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
81	بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی	597ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
82	صفۃ الصفوۃ	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
83	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی	373ھ	پشاور ۱۴۲۰ھ
84	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
85	الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر	974ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
86	القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ
87	سعادۃ الدارین	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
88	جامع کرامات الاولیاء	//	//	مرکزِ اہل سنت برکاتِ رضا ہند
89	حیاۃ الحیوان	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری	808ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
90	المغرب	امام ناصر بن عبد السید بن علی المطرزی	616ھ	مکتبہ اسامہ بن زید حلب
91	جواہر البیان	مولانا نقی علی خان بریلوی	1297ھ	مکتبہ مہریہ رضویہ
92	سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی	1405ھ	فرید بک اسٹال لاہور
93	زلف و زنجیر	علامہ غلام رشید ارشد القادری	1423ھ	شبیر برادرز لاہور
94	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
95	ذوقِ نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی	1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
96	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net